بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "الف"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ مؤلف

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَنۡزَلَ الۡقُرۡاٰنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیۡنٍ وَّاَفۡحَمَ الۡفُصَحَاءَ عَنۡ مُعَارَضَتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ فَلَا اَتٰی بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ اَحَدٌ مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ مَعَ اَنَّہٗ قَدۡ مَضٰی عَلَیۡہِ زُھَاءَ اَرۡبَعِمِائَۃٍ وَّاَلۡفٍ مِّنَ السِّنِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡمَامُوۡنِ الۡاَمِیۡنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ **اَمَّا بَعۡدُ** حمد وصلوۃ کے فقیر ہیچمدان **وحید الزمان** خدمت میں شائقین علم حدیث و متبعان سنت نبویہ کے یہ عرض کرتا ہے کہ ۱۹۰۷ء میں جسکو تقریباً نو دس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ میں نے ایک کتاب انوار اللغۃ جو جامع لغات احادیث مع شرح احادیث فریقین یعنی امامیہ و اہل سنت ہے۔ بڑی محنت اور جانفشانی سے تالیف کی شیخ احمد صاحب لاہوری مالک مطبع احمدی لاہور نے وہ کتاب طبع کرنے کیلئے مجھ سے منگوالی اور اقرار یہ کیا کہ ہر ماہ میں ایک جلد اس کی چھاپیں گے۔ ساری کتاب بعدد حروف تہجی ۲۸ جلدوں میں تھی، لیکن افسوس کہ صاحب موصوف نے اپنی وعدے کو وفا نہ کیا۔ صرف پانچ جلدیں چھاپ کر رہ گئے۔ فقیر تقاضا پر تقاضا کرتا رہا مگر صدائے برنخاست نو دس سال اسی حیص وبیص میں گذر گئے آخر فقیر نے مجبور ہو کر اُن کو لکھا کہ اگر آپ حسب وعدہ یہ کتاب نہیں چھاپ سکتے تو میرا مسودہ واپس کر دیجئے تاکہ میں دوسرے کسی مطبع میں چھپوالوں۔ متعدد تحریرات اور مراسلات اس بارے میں لکھے مگر جواب ندارد خیر بعد از تقاضائے بسیار و تحریرات بیشمار صاحب موصوف نے اصل مسودہ واپس کر دیا۔ اور فقیر نے اُس کی باقی جلدوں کو اسوجہ سے کہ حیات مستعار کا اعتبار نہیں بنگلور میں چھپوانا شروع کر دیا۔ پہلی پانچ جلدیں جو صاحب موصوف نے چھاپی تھیں اول تو ناقص دوسرے اغلاط سے مالامال فقیر نے از سرنو ان جلدوں کی بھی باضافہ احادیث و لغات تصحیح و تکمیل شروع کی اور اُنکا نام اسرار اللغۃ رکھا درحقیقت اب کتاب انوار اللغۃ مکمل ہوئی۔ اور شائقین علم حدیث کو بشارت دیتا ہوں کہ یہ کتاب مکمل جامع تمام لغات عربی و حاوی تمام احادیث فریقین مع ترجمہ و شرح اٹھائیس جلدوں میں طیار ہے شائقین بہت جلد منگوالیں کیونکہ بہت تھوڑی جلدیں چھاپی گئی ہیں اور قیمت بلحاظ افادہ عام اصل لاگت سے بھی چوتھائی کم کر کے رکھی گئی ہے۔

لغت عربی میں آج تک کوئی ایسی جامع کتاب زبان اردو میں شائع نہیں ہوئی ہے اول تو ہر قسم اور ہر قوم اور ہر مذہب کو طلبہ علم جن کو عربی زبان سیکھنے کا شوق ہو اس کتاب سے بیحد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوسرے ہمارے برادران اہل سنت و امامیہ علاوہ دریافت معانی لغات کے تمام احادیث نبوی و ائمہ اہل بیت پر بخوبی عبور حاصل کر سکتے ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

کیفیت سابقہ

اوائل ۱۳۲۳ھ ہجری میں بحمد اللہ ترجمہ صحاح سبعہ یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مؤطا امام مالک اور جامع ترمذی اور سنن نسائی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترجمہ قرآن شریف مع تفسیر موضحۃ القرآن سے فراغت حاصل ہوئی تھی، اس کے بعد میں نے بنظر اس کے کہ ہمارے بعض برادران اہل حدیث نے شرک و بدعت میں اتنا غلو اور تشدد کیا ہے کہ بہت سے امورات کو جن کے جواز اور عدم جواز میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ شرک قرار دینے لگے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جیسے ہم کو شرک سے احتراز ضرور ہے اسیطرح جو امر شرک نہیں اس کو شرک قرار دینے سے بھی اجتناب لازم ہے کیونکہ تکفیر مسلمین نہایت ہی خوفناک اور باعث تباہی اور بربادی آخرت ہے، جیسے حدیث صحیح میں وارد ہے مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِاَحَدِهِمَا دوسرے اصول حدیث و قرآن شریف میں سے جن جن امورات کا حاصل کرنا ضرور ہے۔ ان کے حاصل کئے بغیر مسائل کا استنباط اپنی رائے سے شروع کر دیتے ہیں یہ امر بھی اندیشہ ناک اور باعث مغالطات ہوتا ہے، اسلئے حسبۃً للہ بغرض صیانت برادران اہلحدیث میں نے ایک کتاب عربی زبان میں لکھی تھی اسکا نام ہدیۃ المہدی رکھا تھا اور اس کے دو حصے کئے تھے پہلے حصہ میں عقائد صحیحہ مطابق ائمہ اہل حدیث کے بیان کر دیئے تھے اور شرک کی اصلی ماہیت اور حقیقت کھولدی تھی اور دوسرے حصہ میں اصول قرآن اور حدیث اس تلخیص کے ساتھ بیان کر دیئے تھے کہ ہر ایک شخص بکمال آسانی انکو منضبط کر سکتا ہے اور اس کے بعد وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث سے مسائل ضروری مستنبط کر سکے اور اس کا استنباط قابل اعتماد ہو۔

الحمد للہ کہ یہ کتاب بھی یعنی اس کے دونوں حصے ۱۳۲۳ھ ہجری میں تمام ہو گئے تھے اب شروع ۱۳۲۴ھ ہجری سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گذارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث میں بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہانتک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کر تا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے۔ اور جس لفظ کے معنی میں ان کو اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کر لیں۔ اس کتاب کا نام تاریخی میں نے انوار اللغۃ ۱۳۲۴ ملقب بہ وحید اللغات رکھا تھا اور اس کی تالیف میں مفصلہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی تھی۔

نہایہ ابن الاثیر، مجمع البحار، قاموس المحیط، صحاح جوہری، محیط المحیط، منتہی الارب، مجمع البحرین، الدر النثیر فی تلخیص النہایۃ، الغریبین، الفائق، المغرب، شرح النہج العجیب، لسان العرب وغیرہ، اور اس کے اٹھائیس پارے بعد حروف تہجی کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ جیسے اوپر بیان ہوا مطبع احمدی لاہور نے اس کتاب کو آٹھ دس سال تک بلا طبع روک رکھا بعد اسکے چند اجزاء غلط سلط چھاپ کر بقیہ کتاب واپس کر دی، اس لئے فقیر نے ان اجزاء کو بھی از سر نو مکمل و صحیح کر کے باضافہ چند لغات انکا نام اسرار اللغۃ رکھا، درحقیقت یہ اجزاء اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم انوار اللغۃ ہی کے ہیں، ان اجزاء کو اجزاء ششم سے لے کر تا جزء بست و ہفتم ملالیں تو مکمل انوار اللغۃ حاصل ہو جاتی ہے اور

اٹھائیس جلدیں پوری ہو جاتی ہیں۔

فائدہ صاحب مجمع سے بہت اور صاحب نہایہ سے کم مسامحات ہوئے ہیں۔ یعنی جس لغت کو اُس کے صحیح باب میں بیان کرنا تھا وہاں بیان نہ کرکے دوسرے باب میں بیان کر دیا ہے، شاید ناظرین کے آسانی کے خیال سے انھوں نے ایسا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبوں کو اجرِ عظیم دے۔ انھوں نے فراہمی لغات میں بڑی محنت اٹھائی ہے میں نے اس کتاب میں باتباع ہر دو صاحبان مذکورین کے ہر لغت اسی باب میں بیان کر دیا ہے جس میں انھوں نے بیان کیا ہے مگر اکثر مقامات میں اسکے ساتھ ہی یہ اشارہ کر دیا ہے کہ یہ لغت فلاں باب میں بیان کرنا تھا۔ یا اللہ تو اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے فضل وکرم سے اس کو میری زندگی میں تمام اور شائع کرادے آمین یا رب العالمین ۔

فائدہ اس کتاب میں اکثر ہر لغت شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دئے گئے ہیں تاکہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اسلئے نہیں کی گئی کہ یہ کتاب عربی دانوں کے لئے نہیں بنائی گئی ہے بلکہ کم استعداد ہندی بھائیوں کے لئے۔ اور اسی لئے ترتیب لغات اس طرح سے رکھی گئی۔ کہ حرف اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا۔

فائدہ لفظ آنحضرتؐ سے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں فقط ۔ وحید الزمان

عرض ناشر: ـــــ اس کتاب کا اصل نام "اسرار اللغۃ مع انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" تھا جو اب "لغات الحدیث" کے مختصر نام کے ساتھ آپ کے پیش نظر ہے۔ حضرت علامہ مرحوم نے جہاں جہاں موضوع تشنہ چھوڑا تھا یا سہواً کچھ الفاظ کے معانی و تشریحات رہ گئی تھیں ان کی تکمیل میں ہر ممکن سعی کی گئی ہے تاکہ اس کتاب کی احادیث کو چار چاند لگ جائیں۔ ونسأل اللہ تعالیٰ خیراً عمیماً ورشداً مبیناً وتوفیقاً سبیلاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "الف"

الف - حروف تہجی میں سے پہلا حرف ہے - اسکا عدد حساب جمل میں ایک ہے - اور زبان عرب میں مختلف اغراض کے لئے آتا ہے - جیسے استفہام تسویہ، ندبہ، اور تانیث اور جمع وغیرہ۔
أَ - حرف نداء ہے قریب کے لئے۔

باب الالف مع الالف

آ - حرف نداء ہے - بعید کے لئے۔
آءَةٌ - ایک درخت ہے۔

باب الهمزة مع الباء

أَبَاءٌ - نرکل - سرکنڈے۔
أَبٌّ - چارہ - رمنہ یا سبزہ - ہریالی - بعضوں نے کہا أَبٌّ جانوروں کے لئے جیسے میوہ انسان کیلئے
يَرْتَعُ أَبًّا وَأَصِيدُ ضَبًّا - وہ خوب چارہ چرتا ہے اور میں گھوڑ پھوڑ (گوہ) کا شکار کرتا ہوں۔
أَبَابٌ - تیاری - طیاری،
أُبُوبٌ - چلنا۔
تَأَبُّبٌ - تعجب کرنا۔
أَبَابَةٌ - طریقہ۔
أُبَابٌ - بڑے زور کا پانی کا سیلاب یا بہاؤ،
أَبَّ إِلَيْهِ - اسکا مشتاق ہوا۔

أَبَّ الشَّيْءَ - اس چیز کو ہلایا۔
أَبْأَبَ - چلایا - فریاد کی۔
اِئْتَبَّ - لمیار ہوا - مشتاق ہوا۔

أَبَدٌ - زمانہ - ہمیشہ
أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ - کیا خاص اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کیلئے - آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔
أَبِدَةٌ - وہ جانور جو بدک کر بھاگ نکلے - اس کی جمع ہے أَوَابِدُ
مِنْ كُلِّ أَبِدَةٍ اِثْنَيْنِ - ہر جنگلی جانور میں سے ایک ایک جوڑا۔

أَبْرٌ - یا إِبَارٌ - یا إِبَارَةٌ - کھجور کا پیوند کرنا۔
سِكَّةٌ مَأْبُورَةٌ - وہ راستہ جس پر سب پیوندی کھجور کے درخت ہوں۔
مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ - جو شخص کھجور کے درخت پیوند لگانے کے بعد خریدے۔
أُبِرَتْ - پیوند کئے ہوئے۔
يَأْبُرُونَ - پیوند کرتے ہیں۔
آبِرٌ - کھجور کا پیوند کرنیوالا - (ایک روایت میں آبِرٌ ہے یعنی کوئی خبر دینے والا اثر میں باقی نہ رہے)۔

تَأَبَّرَتْ ۔ پھٹ گئی ۔

اِبْرَةٌ ۔ سوئی ۔

اَبَرَتْهُ الْعَقْرَبُ ۔ یعنی بچھو نے اپنا ڈنک اسکو مار دیا جو سوئی کی طرح ہوتا ہے ۔

لَسْتُ بِمَأْبُوْرٍ فِیْ دِیْنِیْ ۔ مجھ پر کوئی دینی تہمت نہیں ہے ۔

اَلشَّاۃُ الْمَأْبُوْرَۃُ ۔ جو بکری چارے میں سوئی کھا گئی ہو اس کو چین نہیں پڑتا ۔

اَلْکَلْبُ الْمَأْبُوْرُ ۔ جو کُتا سوئی کھا گیا ہو ۔

اَبَرْنَا عِتْرَتَهٗ ۔ ہم اس کی آل اولاد سب مار ڈالیں ۔

تُؤْبِرُوْا اٰثَارَکُمْ ۔ اپنے نشان سب مٹا دو گے ۔

اِبْرِدَۃٌ [ﻋﻪ] ۔ ایک بیماری ہے جو سردی اور رطوبت (بلغم) سے پیٹ میں ہو جاتی ہے ۔ اور جماع میں کوتاہی ڈالتی ہے ۔

اِنَّ الْبِطِّیْخَ یَقْلَعُ الْاِبْرِدَۃَ ۔ خربوزہ ابردہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے ۔

اِبْرِیْزٌ ۔ کھرا (خالص) سونا ۔

اَبَسَ ۔ لعنت ملامت کرنا ۔ غصہ دلانا ۔ ڈرانا ۔

یُؤْبِسُوْنَ ۔ یعنی ڈرانے لگے ۔ دھمکانے لگے ۔

اُبْضٌ ۔ گھٹنے کی اندر کی جانب ۔

مَأْبِضُ اَبَاضِیَۃ ۔ ایک فرقہ ہے خارجیوں کا عبد اللہ ابن اباض کے لوگ ۔

اِبْطٌ ۔ بغل ۔

یَتَأَبَّطُهَا ۔ یعنی اپنا مطلب بغل میں لیکر نکلے اس کا سوال پورا ہو ۔

تَأَبَّطَ ۔ چادر کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیجا کر بائیں مونڈھے پر ڈالنا ۔

مَا تَأَبَّطَتْنِیَ الْاِمَاءُ ۔ مجھ کو چھوکریوں (لونڈیوں) نے نہیں کھلایا ۔

یُوَارِیْهِ اِبْطُ بِلَالٍ ۔ بلال کی بغل اسکو چھپا لیتی تھی (یعنی تھوڑا سا کھانا تھا) ۔

اَبَقَ ۔ بھاگ جانا ۔

اِنَّ بَنِیْ تَغْلِبَ اَبَقُوْا مِنَ الْجِزْیَۃِ ۔ بنی تغلب کے لوگ جزیہ سے بھاگے ۔

اَبَقَ اُبَیٌّ ۔ یعنی ابی بن کعب بھاگ گئے نماز کیلئے نہیں آئے ۔

تَأَبَّقَ ۔ چھپ رہا ۔

اِبِلٌ ۔ معمولی اونٹ ۔

کَاِبِلٍ مِّائَۃٍ لَّا تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَۃً ۔ یعنی سو اونٹوں میں سواری کے لائق عمدہ ایک اونٹ بھی نہیں ملتا ۔ یہی حال آدمیوں کا ہے کہ سو آدمیوں میں اچھا اور نیک کامل عاقل زاہد خدا پرست ایک بھی نظر نہیں آتا ۔

اِبِلٌ مُؤَبَّلَۃٌ ۔ چنے ہوئے اونٹ (جو بچہ کشی یا دودھ کے لئے انتخاب کئے جائیں) ۔

اِبِلٌ اُبَّلٌ ۔ چھٹے ہوئے اونٹ ۔

اَبَابِیْل ۔ جھنڈ کے جھنڈ گروہ کے گروہ الگ الگ یا پے در پے ایک کے بعد ایک ۔

حَتّٰی تَأْمَنَ الْاَبِلَۃَ ۔ جب آفت ارضی اور سماوی سے بے ڈر ہو جائے ۔

ذَهَبَتْ اَبَلَتُهٗ ۔ اُسکا وبال جاتا رہا نحوست اور بلا دفع ہو گئی ۔

تَأَبَّلَ اٰدَمُ عَلٰی حَوَّاءَ ۔ یعنی آدم نے حوا سے صحبت کرنی چھوڑ دی ۔

اَبَلَ اِبِلُهٗ ۔ اُسکے اونٹ بہت ہو گئے ۔

رَجُلٌ اٰبِلٌ وہ شخص جو اونٹ کی اچھی خبر گیری کرے ۔

ﻋﻪ یہ لفظ بَرَدَ یعنی باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا چاہیئے تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ذکر کر دیا ہے ہم نے اسواسطے یہاں لکھ دیا کہ عام لوگ

إِبَّالَۃ - لکڑی کا گٹھا (یا بڑا گٹھا)۔

اُبْلیٰ - مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَبِیْلُ الْاَبِیْلِیْنَ - جو شخص عورتوں سے غرض نہ رکھے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں۔

فَاُبِلْنَا - ہمپر موسلا دھار مینہ برسا۔

اُبُلَّۃ - بصرہ میں ایک خوشگوار مقام ہے۔ یا ایک شہر ہے بصرے کے قریب۔

اُبِلُ - ایک مقام کا نام ہے اسکو آبل الزیت بھی کہتے ہیں۔

اُبْلُمَۃٌ[۵] - گوگل کی چھال اسکو جدھر سے چیریں برابر آگی ہوجاتی ہے۔

کَقَدِّ الْاُبْلُمَۃِ - یعنی ہم تم حکومت میں برابر ہونے چاہئیں جیسے گوگل کے پوست کا چراؤ۔

اَبَنٌ - تہمت لگانا - منہ پر عیب کرنا۔

لَا تُؤْبَنُ فِیْہِ الْحُرَمُ - یعنی آنحضرت کی مجلس میں عورتوں کی بدگوئی نہیں ہوتی تھی۔

اُبْنَۃ - وہ جو گرہ جو لکڑی میں ہو یا جو کمان میں ہو اور کمان کو خراب کرے۔

اَبَنْتُہٗ - میں نے اس پر عیب لگایا۔

مَاْبُوْن - وہ شخص جسمیں مفعولیت کی بیماری ہو۔

اَبَنُوْا اَھْلِیْ - انھوں نے میرے گھر والوں پر تہمت لگائی۔

مَا نَاْبُنُہٗ بِرُقْیَۃٍ - ہمکو معلوم نہیں تھا کہ وہ منتر بھی کیا کرتے ہیں تو یہ عیب اُنپر لگاتے۔

اِنْ نُؤْبَنْ بِمَا لَیْسَ فِیْنَا فَرُبَّمَا زُکِّیْنَا بِمَا لَیْسَ فِیْنَا - اگر ہمپر وہ عیب لگایا گیا جو ہم میں نہیں ہے تو کیا ہوا اکثر یا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ہماری تعریف ایسی صفت سے کی گئی ہے جو ہم میں نہ تھی۔

فَمَا سَبَّہٗ وَلَا اَبَنَہٗ - نہ تو اسکو گالی دی اور نہ اس کا عیب بیان کیا۔

حَتّٰی یَأْتِیَ اِبَّانُ اَجَلِہٖ - یہانتک کہ اُسکی میعاد کا وقت آجائے۔

ھٰذَا اِبَّانُ نُجُوْمِہٖ - یہ اس کے ظاہر ہونیکا وقت ہے۔

اِبْن - بکسر ہمزہ بیٹا۔

اُبَیْنِیَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَۃَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ - میرے چھوٹے بیٹو کنکریاں سورج نکلے تک نہ مارو۔

کَانَ مِنَ الْاَبْنَاءِ - یعنی ان لوگوں کی اولاد میں سے تھا جنہوں نے ایران سے آنکر عرب کے ملک میں شادیاں کرلی تھیں (یہ واقعہ کسرے کے وقت کا ہے جب اُس نے سیف ذی یزن کی کمک کے لئے فارس کی فوجیں بھیجی تھیں اور سیف نے اُنکی مدد سے حبشیوں کو یمن کے ملک سے نکالا تھا)

اَغِرْ عَلٰی اُبْنیٰ اُسَامَۃَ - تو ابنی کو لوٹ کر غارت کیجیو وہیں اسامہ کے باپ زید بن حارثہ شہید ہوئے تھے۔

اُبَیْنٌ - ایک گاؤں کا نام ہے۔

اَبُوٌ - باپ۔

یَا اَبَاھِرٍّ - اصل میں یا ابا تھا ہمزہ حذف کیا گیا۔

لَا اَبَا لَکَ یا لَا اَبَاکَ - تعریف اور ہجو دونوں میں بولا جاتا ہے۔

لِلّٰہِ اَبُوْکَ - تعریف میں بولتے ہیں یعنی تیرا باپ خالص اللہ والا تھا جب ہی تو اس نے تیرا سا بیٹا جنا۔

اَفْلَحَ وَاَبِیْہِ - یعنی قسم اس کے باپ کی وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا (مترجم) - عرب لوگ عادۃً ایسی قسم کھایا کرتے ہیں بعضوں نے کہا تاکید مقصود ہے قسم نہیں ہے - بعضوں نے کہا یہ کلام آنحضرتؐ

[۵] یہ لفظ بلم باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا جیسے صاحب قاموس اور عبید اور صحاح نے کیا ہے مگر صاحب مجمع نے اس باب میں ذکر کر دیا ۱۲ منہ

نے اُس وقت فرمایا جب سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کھانا منع نہیں ہوا تھا بہرحال اس حدیث سے دو باتیں نکلیں ایک یہ کہ غیر اللہ کی قسم کھانا اگر بر سبیل عادت ہو تو وہ شرک اکبر نہیں ہے۔ دوسرے شرک اصغر کی معافی بدون عذاب کے ہو سکتی ہے اہل حدیث کا ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔

بِاَبَا۔ ام عطیہ کا قول ہے اصل میں بابی تھا یعنی میرا باپ آپ پر قربان۔

ایک حدیث میں ہے اِلَی الْمُهَاجِرِیْنَ اَبُوْ اُمَیَّةَ چاہیے تھا کہ اَبِیْ اُمَیَّةَ ہونا مگر چونکہ ابو اسیہ نام کی طرح ہو گیا تھا تو جر نہیں دیا جیسے کہتے ہیں عَلِیُّ ابْنِ اَبُوْ طَالِبٍ۔

کَانَتْ بِنْتُ اَبِیْهَا۔ یعنی اپنے باپ کی طرح دلیر اور بہادر اور چالاک اور چست تھیں۔ (یہ ام المومنین حفصہ رض کو حضرت عائشہ رض نے کہا)۔

اَبُوْ زَیْدٍ۔ اسامہ بن زید کی کنیت ہے۔

حَتّٰی یَاْتِیَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا۔ جب تک ہمارے مکان کا مالک آئے۔

اَبْوَاء۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے وہاں ایک بستی بھی ہے اس کو بھی اَبْوَاء کہتے ہیں۔

اَبَهٌ۔ بھول جانے کے بعد پھر یاد کرنا۔

لَا یُؤْبَهُ لَهٗ۔ اسکو کوئی یاد نہیں کرتا اس کی پرواہ (کیونکہ وہ حقیر ہے)۔

اَشَیْءٌ اُدْهِشْتُهٗ لَمْ اَبَهْ لَهٗ اَوْ شَیْءٌ ذَکَرْتُهٗ اِیَّاهُ۔ یعنی مجھ کو معلوم نہیں کہ عذاب قبر کا حال آپنے بیان کیا تھا اور میں بھول گئی اور مجھ کو یاد نہیں آیا یا آنحضرتؐ اسکو بھول گئے تھے اور میں نے آپ کو یاد دلایا۔

اُبَّهَةٌ۔ بزرگی۔ بڑائی، عظمت، تکبر نخوت اسی سے ہے کَمْ مِنْ ذِیْ اُبَّهَةٍ جَعَلْتَهٗ حَقِیْرًا کتنے عزت والوں کو میں نے ذلیل بنا دیا۔

اِذَا لَمْ یَکُنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ذَا اُبَّهَةٍ لَمْ یُشْبِهْ قَوْمَهٗ اگر مخزوم قبیلے والا بڑائی نہ رکھتا ہو تو اپنی قوم کے مشابہ نہ ہوگا۔ (یعنی اکثر مخزوم قبیلے کے لوگ متکبر ہوتے ہیں۔ تو اگر کوئی مخزومی بڑائی نہ رکھتا ہو تو سمجھو کہ وہ مخزومی نہیں)۔

اَبْهَرُ۔ پیٹھ۔ ایک رگ ہے بعضوں نے کہا ہاتھ میں۔ بعضوں نے کہا وہ دل کے اندر رگی ہے سر سے پاؤں تک سب رگیں اس سے ملی ہوئی ہیں اس کے کٹنے سے آدمی مرجاتا ہے (شہ رگ)

اِبَاءٌ۔ یا اِبَاءَةٌ انکار کرنا۔

اِلَّا مَنْ اَبٰی۔ مگر جو اللہ کا حکم نہ مانے میرا کہنا نہ سنے یعنی کافر رہے۔ انکار کرے۔

قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ۔ یعنی میں نہیں کہہ سکتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس یہ ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے)

اَبَیْتَ اللَّعْنَ۔ یعنی تم کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس سے لوگ تم پر لعنت کریں۔ عرب لوگ بادشاہوں کو اسلام کے وقت جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے۔

یَاْبَی اللّٰهُ ذٰلِکَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ یعنی ابوبکر رض کے سوا اور کسی کی امامت نہ اللہ مانتا ہے نہ مسلمان مانتے ہیں (یہ اشارہ ہے انکی خلافت کیطرف)۔

اَبَی اللّٰهُ اَنْ یُّعْبَدَ سِرًّا۔ اللہ کو یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی عبادت چھپ کر کیجائے (یعنی ظلم اور کفر کی حکومت اللہ کو پسند نہیں ہے۔ جہاں اللہ کی عبادت علانیہ نہ ہو سکے)۔

اَبَی اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ قائل ہے مومن کی تو بہ قبول کرے۔
اَبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَ فِیَّ سُنَّۃً مِّنْ یَّعْقُوْبَ اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے (اُسکے خلاف سے انکار کرتا ہے) کہ یعقوب پیغمبر کی سنت مجھ میں کرے دوبارہ بیٹے مجھ کو بھی دے جیسے یعقوب کو دیئے تھے یہ حضرت علی رہ کا قول ہے)
اَلْمَلَاءُ اَبَوْا عَلَیْنَا۔ ان لوگوں نے ہمارا کہنا نہ سنا (اسلام قبول نہیں کیا)۔
فَلَمَّا اَبَوْا۔ جب صحابہ رہ نے آپ کے حکم اور نہی پر عمل نہیں کیا (وہ سمجھے کہ آپکا حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے یا نہی تنزیہی ہے)۔
رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ۔ ابی بن کعب کو جنگ احزاب میں ایک تیر لگا۔ (جس نے اَبِی پڑھا ہے اس نے غلطی کی)
اِذَا صِیْحَ بِنَا اَبَیْنَا۔ یعنی جب جنگ کیلئے آواز دیجائے تو ہم بھاگنے والے نہیں (ایک روایت میں اَتَیْنَا ہے ہم آن پہنچتے ہیں ایک روایت میں مَا اتَّقَیْنَا ہے ہم بیٹھ نہیں رہتے)۔
نَحْنُ نَقْرَاءُ عَلٰی قِرَاءَۃِ اُبَیٍّ۔ ہم ابی بن کعب کی قرأت پڑھتے ہیں۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ التَّاءِ

اَتَأَۃٌ۔ ایک عورت کا نام یا ایک پہاڑی۔
اِتْبٌ۔ چادر جس میں نہ آستین ہو نہ گریبان عرب کی عورتیں اس کو چاک کر کے پہنتی ہیں۔ بے آستین والی قمیص۔
اَتٌّ۔ دلیل میں غالب آنا۔
اُتْرُجَّۃٌ۔ یا اُتْرُنْجَۃٌ۔ ترنج مشہور میوہ ہے۔ لیموں

اَتْمٌ۔ پھٹنا۔ کاٹنا۔ ایک جگہ اقامت کرنا۔
مَأْتَمٌ۔ جہاں مرد عورت یا خاص عورتیں جمع ہوں خواہ خوشی کے لئے خواہ رنج کے لئے لیکن یہ اب عرب میں عورتوں کے اس اجتماع سے خاص ہو گیا ہے جو کسی کی حادثہ موت پر ہو۔ ماتم۔
اَتَانٌ۔ گدہی اُس کی جمع اُتُنٌ اور اُتْنٌ ہے کبھی اَتَانٌ بیوی کو بھی کہتے ہیں۔
اَتْوٌ۔ اَتِیٌّ۔ پردیسی مسافر اَتَاوِیٌّ کے بھی یہی معنی ہے اِنَّا رَجُلَانِ اَتَاوِیَانِ یا اُتَاوِیَانِ یعنے ہم دونوں پردیسی ہیں۔
سَیْلٌ اَتِیٌّ وَاَتَاوِیٌّ۔ جو سیلاب یکایک آ جائے بارش وغیرہ نہ ہو۔
اَطَعْتُمْ اَتَاوِیًّا مِّنْ غَیْرِکُمْ۔ یعنی تم نے ایک پردیسی کی اطاعت قبول کی (ایک عورت نے انصار کی ہجو میں یہ مصرعہ کہا تھا اُس مردودنے پردیسی سے آنحضرت م کو مراد لیا)۔
کُنَّا نَرْمِی الْاَتْوَ وَالْاَتْوَیْنِ۔ یعنی مغرب کی نماز کے بعد ہم تیر کی ایک مار یا دو مارین کر لیتے تھے۔
وَاَتَوْا اَجْدَاوِلَھَا۔ یعنی پانی جانے کی نالیاں انہوں نے درست کیں۔
یُؤْتَی الْمَاءُ فِی الْاَرْضِ۔ پانی آ کر راستہ زمین میں بنا رہا تھا۔
اَلْمُوَاتِیَۃُ لِزَوْجِھَا۔ اپنے خاوند کی فرمانبردار
اُتِیْتَ۔ تو دیوانہ ہو گیا ہے تیرے حواس پریشان ہو گئے ہیں۔
مِنْ ھٰھُنَا اُتِیْتَ یہاں سے تجھ پر بلا آئی۔
مَأْتَی الْاَمْرِ۔ ایک کام کا رخ ہیرا شروع۔
اَحَدُ الْمَأْتَیَیْنِ الدُّبُرُ۔ دونوں رستوں میں سے ایک دبر بھی ہے (اگر اس میں بھی جماع کر لیا

تو غسل لازم ہے)۔
کُوْرَاتَاءُ اَرْضِكَ - تیری زمین کی آمدنی (مالگذاری) کیا ہے۔
اُتِیَ - یا اِتْیَانٌ آنا۔
اُتِیَ فُلَانٌ مِّنْ مَّأْمَنِهٖ - جہاں سے اُسکو ڈر نہ تھا وہیں سے اسپر آفت آئی۔
طَرِیْقٌ مِیْتَاءٌ - وہ رستہ جدھر سے لوگ آتے جاتے رہیں۔
فَیَاْتِیْهِمُ اللّٰهُ فِیْ غَیْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِیْ یَعْرِفُوْنَهَا اللہ ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ نہیں پہچانتے ہونگے۔
ثُمَّ یَاْتِیْهِمْ فِی الصُّوْرَةِ الَّتِیْ رَاَوْهَا - پھر ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے (اس حدیث سے اللہ جل جلالہ کا آنا اور صورت میں وہ چاہے تجلی کرنا ثابت ہوتا ہے جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے اہل کلام نے نادانی سے ان صفات کا انکار کیا)۔
یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّ کَاذِبٌ - میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں۔ یا کبھی میرا خواب سچ ہوتا ہے کبھی جھوٹ۔
مِنْ اَیْنَ تُؤْتَی الْجُمُعَةُ - کتنی دور تک سے جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہیے۔
اَتَتْكَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ - پوری حدیث صحیح طور سے ٹھیک ٹھیک انھوں نے بیان کی۔
قَدْ اَتَتْكَ - وہ تمہارے طرف آرہی ہے۔
فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ - جب وہ تمہارے پاس آن پہنچے۔
فَاْتِیْ اَبَا بَكْرٍ - ابوبکر کے پاس آئیو۔
لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا فَعَلْتُ - اگر مجھکو بھی وہ دیا جاتا جو اس کو دیا گیا ہے یعنی قرآن یاد ہوتا تو راتوں کو پڑھا کرتا۔
فَیُؤْتِیْنِیْ عَلَیْهِ - نذر کیوجہ سے مجھ کو وہ بات عطا فرمائے۔
اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ - اس کام کو کر لیتا ہوں جو بہتر ہے۔
اُوْتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ - مجھ کو زمین کی خزانے دیئے گئے یعنی زمین کی حکومت۔
فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ - پھر وہ حضرت آدم کے پاس آئیں گے
لَمْ یُؤْتَهُمَا - یعنی انکا خاص ثواب اور پیغمبروں کو نہیں ملا۔
اِلَّا اُوْتِیْتَ - مگر تجھ کو اسکا ثواب مل جائے گا یعنی دس نیکیاں۔
وَلَا یَاْتِ مَعَكَ اَحَدٌ - تمہارے ساتھ اور کوئی نہ آئے (حضرت علی رضکو ڈر رہا کہیں عمر رض کو ساتھ لائیں کیونکہ اُنکے مزاج میں ذرا سختی اور دلیری ہے لہذا بات بڑھ جائے گی اور فساد اٹھ کھڑا ہوگا)۔
اَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ - جس چیز کا تم سے وعدہ تھا (یعنی بہشت) وہ تم کو مل گئی۔
فَاُتِیَ - پھر آنحضرت کے پاس کوئی فرشتہ یا جن آیا (بعضوں نے کہا خواب میں دیکھنا مراد ہے)۔
لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ میری امت کو بھی وہی ضرر پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کو پیش آیا[1] (مراد امت اجابت ہے اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ ایک مدت تک عذاب پائیں گے پھر اگر ان کی بدعت[2] کفر تک نہیں پہنچی تو نجات حاصل ہوگی)۔
اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ - جب کوئی تم میں سے جانوروں پر پہنچے۔
یُؤْتَی الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِهٖ - یعنی عذاب کے فرشتے

[1] یعنی جیسے بنی اسرائیل کچھ عرصہ بعد گمراہ ہو گئے اسی طرح میری امت بھی گمراہ ہو جائیگی ۱۲ منہ [2] حضور نے فرمایا کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ - ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لیجاتی) ہے ۱۲ منہ

آدمی کے پاس اُس کی قبر میں آتے ہیں۔
فَتُؤْتٰی مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْہِ۔ اُس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں۔
لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَ اَشْعَارِھَا۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بالوں سمیت آئیگا (یعنی نیکیوں کے پلڑے میں اُسکی سب چیزیں چڑھائی جائیں گی۔)
اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ۔ مجھ کو قرآن ملا اور ایک اور چیز ملی قرآن کی طرح (یعنی حدیث شریف وہ بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے) مترجم۔ اور صحیح حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہوتی بلکہ قرآن کی تفسیر اور تشریح ہوتی ہے جس کے بغیر نہ قرآن سمجھ میں آسکتا ہے نہ اُس پر عمل ہو سکتا ہے اور یہ جو لوگوں میں حدیث مشہور ہے کہ جب تم کو میری حدیث پہنچے تو اس کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو موضوع اور باطل ہے[1] اسکو بیدینوں نے بنایا ہے اب اگر کوئی شخص صحیح یا حسن حدیثوں کو نہ مانے اور انکو قابل عمل نہ سمجھے وہ کافر ہے۔
اَتٰی۔ کیا کے معنی میں بھی آیا ہے۔
فَاِنَّمَا یَاْتِیْکُمُ الْاٰنَ۔ اب تمہارا امیر آن پہنچیگا (یعنی زیاد جس کو معاویہؓ نے مغیرہؓ کے بعد کوفہ کی حکومت پر مامور کیا تھا)
فَاُتِیَ ذِکْرَ دُجَاجَۃٍ۔ یعنی ابن عباسؓ کے پاس کچھ کھانا آیا (راوی کو شک ہے وہ کیا کھانا تھا پر) اتنا یاد ہے کہ اس میں مرغی کا گوشت تھا۔
مَالَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً۔ جبتک کبیرہ گناہ نہ کرے (مسلم کی روایت میں یوں ہے لیکن مصابیح والے نے یوں نقل کیا ہے مَالَمْ یَاْتِ بِکَبِیْرَۃٍ اس صورت میں معنی صاف ہیں)۔

تَاْتِیْ مَنْ اَنْتَ مِنْہُ۔ جس امام سے تو نے بیعت کی ہے اسی کے پاس چلا جا۔
اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ۔ نماز جب اسکا وقت آن پہنچے (اور صحیح اٰنَتْ ہے معنی وہی ہیں)۔
اَتٰی اُمَّہٗ۔ اپنی ماں سے زنا کیا۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الثَّاءِ

اَثْاَءٌ۔ یا اَثَاءَۃٌ۔ پھینک مارنا۔
اِثْتِنَاءٌ۔ بھوک نہ ہونا۔
اَثَرَۃٌ۔ یا اُثْرَۃٌ یا اِثْرَۃٌ۔ حق تلفی اور بلا استحقاق دوسرے کسی شخص کو عہدہ یا منصب یا عطا میں فضیلت دینا (یہ لفظ انصار کی حدیث میں ہے)۔
اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا۔ تم میرے بعد دیکھوگے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دیجائے گی تو تم صبر کئے رہنا یعنی حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا۔
اِذَا اسْتَاْثَرَ اللہُ بِشَیْءٍ فَالْهُ عَنْہُ۔ جب اللہ تعالٰے کسی کو اٹھالے یعنی مار ڈالے تو اس کو بھولجا (ہر گھڑی مصیبت کو تازہ نہ کر)۔
مَا اسْتَاْثَرَھَا عَلَیْکُمْ۔ آنحضرتؐ نے ان مالوں کو خاص اپنے نفس پر خرچ نہیں کیا۔
اَخْشٰی حَفْدَہٗ وَ اُثْرَتَہٗ۔ مجھے انکی نسبت یہ ڈر ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کی بہت پاسداری کرتے ہیں بلا استحقاق انکو دوسروں پر مقدم رکھتے ہیں[2]
سَتَرَوْنَ اُثْرَۃً۔ تم دیکھوگے بلا استحقاق دوسروں کو تم پر فضیلت دیجائے گی۔
وَعَلٰی اَثَرَۃٍ عَلَیْنَا۔ گو ہم پر بلا استحقاق دوسرونکو فضیلت دیجائے (جب بھی ہم صبر کرینگے)۔
لَا یَبْقَیَنَّ مِنْکُمْ اَثَرٌ۔ تم میں سے کوئی خبر دینے والا باقی

[1] لیکن یہ بات اپنی جگہ صحیح اور قرین عقل ہے کہ عمل اسی حدیث پر کرنا چاہئے جو قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق ہو مخالف نہ ہو کیونکہ وہی ایک آخری معیار اسلام ہے۔ اب اگر کوئی حدیث قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہ حدیث رسول نہیں یا تو وہ موضوع ہے یا راوی اور سامع کی غلط فہمی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور بات ہے ۱۲ مصحح [2] یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے انہوں نے حضرت عثمان رضؓ کی نسبت اسوقت کہا جب لوگوں نے یہ ذکر کیا کہ آپ کے بعد عثمان خلیفہ ہوں [illegible] حضرت عثمان [illegible] [illegible] اپنے عزیزوں [illegible] ۱۲ مترجم

نہ رہے (یہ حضرت علی رضہ نے خارجیوں کیلئے بددعا کی اور صحیح آبِرٌ (چغلی و فساد انگیزی کرنیوالا) ہے جیسے اوپر گذر چکا)۔

لَسْتُ بِمَأْثُورٍ فِي دِينِي۔ میں وہ شخص نہیں ہوں جس کی دروغ گوئی اور بے ایمانی کا حال لوگ بیان کرتے رہیں (اور صحیح بِمَأْبُورٍ (تہمت زدہ) ہے جیسے اوپر گذر چکا)۔

أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ۔ جس چیز کو تونے پردۂ غیب میں رکھ چھوڑا۔

لَوْلَا أَنْ يَأْثُرُوا عَنِّي الْكَذِبَ يا لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ يا لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثُرُوا عَلَيَّ كَذِبًا۔ (یہ تینوں قول ابوسفیان کے منقول ہیں مطلب یہ ہے کہ) اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا یا یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا بنائنگے یا لوگ مجھ کو جھوٹا کہتے رہیں گے (تو میں آنحضرتؐ کی نسبت قیصر روم سے جھوٹی باتیں لگا دیتا)۔

أَتَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ۔ کیا تو یہ بات کسی سے نقل کرتا ہے۔

مَا حَلَفْتُ بِأَبِي ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔ میں نے اپنے باپ کی قسم نہ خود کھائی نہ دوسرے کسی شخص سے بطور حکایت نقل کی۔

وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ باتیں جو (نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور) نہ آنحضرتؐ سے روایت کی جاتی ہیں۔

آثَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنحضرتؐ کی حدیثیں یا سنتیں۔

حَدِيثٌ مَأْثُورٌ۔ مشہور حدیث جس کو لوگ ہر زمانہ میں نقل کرتے آئیں۔

لَا أُوثِرُهُمْ۔ (یہ حضرت عائشہ رضہ کا قول ہے) جب حضرت عمر رضہ کے بعد کوئی اور صحابی اُن سے کہلا

بھیجتا کہ مجھ کو بھی اپنے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت دیجئے تو وہ یہ کہتیں "میں صحابہ میں سے اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دے سکتی" (یعنے اس حجرے میں آنحضرتؐ اور ابوبکر رضہ کے پاس دفن ہونے کی اجازت دیکر)

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَبْسُطَ اللّٰهُ فِي رِزْقِهِ وَيَنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔ ایک روایت میں یوں ہے مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ جسکو یہ بھلا لگے کہ اللہ اس کی روزی کشادہ کرے اور اس کی عمر دراز کرے تو وہ اپنا ناطہ جوڑے (اصل میں اثر کہتے ہیں پاؤں کے نشان کو جو چلنے میں زمین پر پڑتا ہے جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے پاؤں کا نشان نہیں رہتا اسلئے عمر کو بھی اثر کہنے لگے۔

قَطَعَ اللّٰهُ أَثَرَهُ۔ (یہ نمازی کے سامنے سے نکلجانے والے کے لئے بددعا ہے) یعنی اللہ اس کو لنگڑا لولا لنجا کردے وہ زمین پر چل ہی نہ سکیگا تو پاؤں کا نشان کٹ گیا۔

أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ۔ کیا تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (انکا ثواب نہیں چاہتے یعنی ہر قدم پر جو مسجد کو جانے میں اُٹھے ثواب ملیگا جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ملیگا)۔

فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ۔ آنحضرتؐ نے ان لٹیروں کے قدموں کے نشانوں پر یا ان کے تعاقب میں فوج بھیجی)۔

يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَثَرُ السُّجُودِ۔ دوزخ پر سجدے کے مقام حرام ہیں (کہ وہ انہیں جلائے) یعنی ساتوں اعضا یا صرف پیشانی۔

غَسَلَ الْجَنَابَةَ فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ۔ منی کو دھو ڈالا لیکن اسکا نشان نہیں گیا (بعضوں نے کہا پانی کا

نشان مراد ہے)۔

وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَاءِ۔ دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے اس میں موجود تھے۔

عَلٰی اِثْرِ سَمَاءٍ یا اَثَرِ سَمَاءٍ۔ رات کی بارش کے بعد۔

عَلٰی اِثْرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ ہر نماز کے بعد۔

فُرِغَ اِلٰی كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ مَّضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ وَعَمَلِهٖ وَاَجَلِهٖ۔ یعنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فراغت ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہیں) سکون اور حرکت[1]۔

دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ۔ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔

وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ اور ہم تمہارے پیچھے ہیں (یعنی تمہارے بعد مرنے والے اور تم سے ملنے والے ہیں)۔

كَتَبْتَ الْاٰثَارَ۔ تو نے اپنے بندوں کے سب افعال اور اقوال لکھ لیے ہیں۔

مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ۔ جو شخص اللہ سے ملے اور اس میں جہاد کا کوئی نشان نہ ہو (یعنی زخم یا مار یا اور کوئی صدمہ یا تکلیف جو جہاد کیلئے اٹھائے یا مال جو مجاہدین پر خرچ کرے یا مجاہدین کا سامان طیار کر دینا انکی خدمت کرنا)۔

لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَثَرَيْنِ اَثَرٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٍ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ۔ اللہ کو دو نشانوں سے زیادہ کوئی نشان پسند نہیں ہے۔ ایک تو جہاد کا نشان دوسرا اُسکے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدے کا گھٹہ جو پیشانی میں پڑ جاتا ہے یا ہاتھ پاؤں کی ترخ جو سردی میں وضو کرنے سے ہو جاتی ہے۔ یا اسی طرح کا کوئی اور نشان۔

قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ۔ یعنی مقام پیدائش سے مقام مرگ تک جتنا فاصلہ ہے اتنی کشادگی اسکے قبر میں ہوتی ہے۔

مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْكَ۔ میں آپکا جھوٹا دوسرے کسی کو نہیں دے سکتا (یہ اشارہ ہے یعنی دوسرے کا آرام اپنے آرام پر مقدم رکھنا اپنے کو سختی غیر کو لذت)۔

وَدُنْيَا مُؤْثَرَةٌ۔ وہ دنیا جس کی تحصیل آخرت پر مقدم رکھی جائے۔

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ الْمَاْثُوْرُ۔ جب رمضان آجائے تو وہ سب مہینوں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا۔ ہم کو اپنے فضل اور احسان میں دوسروں پر مقدم رکھ اُن کو ہم پر مقدم نہ کر (مطلب یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب نہ کر اور دشمنوں کو ہم سے بڑھ چڑھ کر نہ رکھ)۔

اَلَا اِنَّ كُلَّ دَمٍ وَّمَاْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ۔ سن لو جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون اور فخر میرے ان دونوں پاؤں تلے (یعنی نیست نابود ہو گیا اب اسکا ذکر یا مطالبہ نہیں ہو سکتا)[2]۔

اُثْفِيَّه۔ وہ پتھر جس پر دیگ رکھی جاتی ہے اسکی جمع اَثَافِيُّ اور اَثَاثِيُّ آئی ہے۔

اَلْبُرْمَةُ بَيْنَ الْاَثَافِيِّ۔ دیگ تینوں پتھروں پر تھی۔

اَثَافِي الْاِسْلَامِ ثَلٰثَةٌ۔ چولہے کے اسلام کے تین پتھر ہیں

اُثْكُوْل۔ یا اِثْكَالٌ کھجور کی ڈالی۔

فَجُلِدَ بِاُثْكُوْلٍ۔ کھجور کی ایک ڈالی سے مارا گیا (اس میں سو ٹہنیاں تھیں گویا سو کوڑے پڑ گئے)۔

اَثْلٌ۔ جھاؤ کا درخت یا جھاؤ سے بڑا اس کے مشابہ ایک

[1] بقیہ تین یہ ہیں۔ رزق، عمل، اور موت کا وقت، لیکن ایک روایت میں وہ بقیہ تین یہ ہیں۔ نیک بختی یا بدبختی، رزق، اور موت کا وقت، مطلب دونوں کا ایک ہے۔ بعض روایتوں میں صرف چار چیزوں کا ذکر آیا ہے وہ یہ کہ پیدا ہونا مرنا، رزق اور اخلاق و عادات ۱۲ منہ [2] یہ حضور نے فتح مکہ کے موقعہ پر

درخت اصراح میں ہے درخت شورگز قسطلانی نے
کہا ایک درخت ہے اس میں کانٹے نہیں ہوتے اور اس
کی لکڑی عمدہ ہوتی ہے اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں۔
مِنْبَرُہٗ مِنْ اَثْلِ الْغَابَۃِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا (غابہ ایک جھاڑی ہے
مدینہ سے نو میل کے فاصلہ پر)۔
غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ یا غَیْرَ مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ ۔ یعنی یتیم کے
مال میں سے اپنے لئے دولت نہ جوڑے۔
لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ ۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے جوڑا۔
مَجْدٌ اَثِیْلٌ ۔ موروثی بزرگی۔ اسیطرح مَجْدٌ مُؤَثَّلٌ ۔
اَثْلَۃٌ ۔ جڑ
نَحَتَ اَثْلَتَہٗ ۔ اس کی ذات اور خاندان پر عیب رکھا۔

اِثْلِبٌ ۔ یا اَثْلَبٌ ۔ پتھر یا سنگریزہ یا مٹی۔
وَلِلْعَاھِرِ الْاَثْلَبُ ۔ زنا کرنیوالے کیلئے پتھر ہے۔
(یعنی سنگسار کیا جائے گا یا اسکو کچھ نہیں ملنے کا خاک
و پتھر کے سوا)۔

اَثْمٌ ۔ یا اِثْمٌ یا اَثَامٌ یا مَاْثَمٌ ۔ گناہ۔
اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ ۔ گناہ سے یا گناہ کی بات
سے تیری پناہ۔
طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۔ گنہگار کا کھانا۔
اَخْبَرَ بِھَا عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا ۔ علم چھپانے کے گناہ
سے بچنے کیلئے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو اسکی خبر
کر دی۔
لَا یَتَاَثَّمُ وَلَا یَتَحَرَّجُ ۔ اپنی تئیں (آنحضرتؐ پر
جھوٹ باندھ کر) گنہگار نہیں کرتا۔
ضَرْبَۃٌ بِضَرْبَۃٍ وَّلَا تَاَثَّمْ یا وَلَا تَاْثَمْ ۔ (یہ
حضرت علی رضؓ نے امام حسن رضؓ سے فرمایا) ابن ملجم
ملعون کے باب میں مار کے بدل مار ہے تجھ پر کوئی گناہ
نہیں (یعنی قصاص لے سکتا ہے)۔

لَا یَنْزِلُ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْہِ حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ ۔ کوئی
تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے پاس اتنا نہ ٹھیرے
کہ اسکو گناہ میں ڈالے (لوگوں نے عرض کیا گناہ میں کیونکر
ڈالے فرمایا اسطرح کہ اسکے پاس خرچ کو نہ ہو وہ
مہمانی نہ کر سکے)۔
تَرْکُ الصَّلٰوۃِ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَھْلِ الْقِبْلَۃِ تَاَثُّمًا
گناہ سے بچنے کیلئے اہل قبلہ پر کسی نے نماز جنازہ پڑھنا
چھوڑ دیا ہو۔
لَمْ اِیْثَمْ ۔ ایک لغت ہے یعنی صرف مضارع کو کسرہ
دینا اور مشہور لَمْ اٰثَمْ ہے یعنی میں گنہگار نہ ہونگا۔
تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَۃِ ۔ سوداگری سے بخیال گناہ
بچے رہے۔
کَرِھْتُ اَنْ اُؤْثِمَکُمْ ۔ مجھ کو تمہارا گناہ میں ڈالنا
برا معلوم ہوا۔
حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ ۔ یہانتک کہ اسکو گناہ میں ڈالے
(کیونکہ جب مہمان زیادہ ٹھہرا رہے گا اور میزبان اس
کی مہمانی نہ کریگا تو گنہگار ہوگا)
شَرِبْتُ الْاِثْمَ ۔ میں نے شراب پی۔
فَاِنَّہٗ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْکَفَّارَۃِ ۔ کفارے
سے زیادہ قسم پر اڑے رہنے میں گناہ ہے۔

اِثْمِدٌ ۔ سرمہ کا پتھر (اس کو باب الثاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا
مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی ذکر
کر دیا ہے)

اَثْوٌ ۔ یا اِثَاوَۃٌ یا اَثْیٌ یا اِثَایَۃٌ چغلی کھانا۔
اِنْطَلَقْتُ اِلٰی عُمَرَ اٰثِیْ عَلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیْ
میں ابو موسیٰ اشعری کی چغلی کھانے کو حضرت عمر رضؓ
کے پاس چلا۔
اِثَایَۃٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے جو جحفہ کے رستے
میں ہے۔

اُثَیْلٌ - ایک موضع جو مدینہ کے قریب ہے اور وہاں جعفر بن ابی طالب کے آل کا ایک چشمہ ہے۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْجِیْمِ

اَجَاءٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَجَاءَۃٌ - ایک موضع ہے

اَجٌّ - دوڑنا۔

وَخَرَجَ یَؤُجُّ - حضرت علیؑ دوڑتے ہوئے نکلے

طَرَفُ سَوْطِہٖ یَتَاَجَّجُ - اُن کے کوڑے کا کنارہ چمک رہا تھا۔

وَعَذْبُھَا اُجَاجٌ - اسکا میٹھا پانی بھی بہت کھاری ہے

وَطَرَفٌ لَّھَا بِالْبَحْرِ الْاُجَاجِ - ایک کنارہ اسکا بہت کھاری سمندر میں تھا۔

اَجِیْجُ النَّارِ - آگ کی لپٹ اور چمک۔

یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ - دو قومیں ہیں ترکوں کی یافث ابن نوح کی اولاد میں سے۔

تَاَجُّجٌ - شعلہ مارنا - چمکنا - بھڑکنا

اُجُدٌ - زوردار مضبوط اونٹنی۔

وَجَدْتُ اُجُدًا اَیَّحُشُّھَا - میں نے ایک زوردار گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَجَدَنِیْ بَعْدَ ضُعْفٍ - شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو کمزوری کے بعد زوردار کیا۔

اَجْدَبٌ - اُس کی جمع ہے اَجَادِبُ باب الجیم مع الدال میں مذکور ہوگا (اس لغت کو باب الجیم مع الدال میں ذکر کرنا تھا - مگر صاحب مجمع اور دُرّ نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی اُنکی متابعت کی)۔

اَجْدَلٌ - باز۔

یَھْوِیْ ھُوِیَّ الْاَجَادِلِ - اسطرح گرتا ہے جیسے باز شکار پر گرتا ہے (اسکو باب الجیم مع الدال میں ذکر کرنا تھا - مگر صاحب نہایہ نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی اُنکی متابعت کی)۔

اَجْرٌ - مزدوری دینا۔

کُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَائْتَجِرُوْا - کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور خیرات کرو ثواب کمانے کو (وَاتَّجِرُوْا پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ تجارت سے نکلا ہے اور قربانی کے گوشت میں تجارت درست نہیں ہے - بعضوں نے کہا صحیح ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے) مَنْ یَّتَّجِرُ فَیَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ مَعَہٗ - ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں بھی یَأْتَجِرُ ہے یعنی کون اجر حاصل کرتا ہے اگر یَتَّجِرُ کی روایت صحیح ہو تو وہ تجارت سے ہوگا نہ کہ اجر سے

مَنْ اَعْطَاھَا مُؤْتَجِرًا بِھَا - جو شخص ثواب حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دے۔

اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ یا آجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ — اَجَرَ یَاْجِرُ سے یا آجَرَ یُؤْجِرُ سے دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی میری مصیبت میں مجھکو اجر و ثواب دے۔

اَجَرَہُ اللّٰہُ اور آجَرَہُ اللّٰہُ - اللہ اسکو ثواب دے اور اَجَرَكَ اللّٰہُ اور آجَرَكَ اللّٰہُ - اللہ تجھ کو ثواب دے

اِلَّا اُجِرْتَ بِھَا - مگر تجھ کو اسکا ثواب ملیگا۔

مَنْ زَادَ عَلَی اِثْنَتَیْنِ لَمْ یُؤْجَرْ - دو بار سے زیادہ دھونے میں (یعنی وضو میں) ثواب نہ ملیگا (یہ امامیہ کی روایت ہے)

فَاِنَّ الْمَرَضَ لَا اَجْرَ فِیْہِ وَلٰکِنْ یَّحُطُّ السَّیِّئَاتِ بیماری میں کچھ ثواب نہیں مگر وہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے

اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا - سفارش کرو تو تم کو ثواب ملیگا (اسلئے ثواب حاصل کرو)۔

لَھَا نِصْفُ اَجْرِہٖ - عورت کو خاوند کا آدھا ثواب ملے گا۔

قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ - جس کو تم نے امان دی ہم نے بھی امان دی (اے ام ہانی)

فَاِنْ کَانَ فِیْہَا اُجُوْرٌ فَاَرْبَعَۃُ اَبْعِرَۃٍ - اگر کوئی ہنسلی کی ہڈی توڑ ڈالے اور اسمیں گرہ رہجائے (سیدھی صاف اپنی اصلی حالت پر نہ جڑے) تو توڑنے والے کو چار اونٹ دیت کے دینے ہونگے -

عَلٰی مِنْبَرٍ مِّنْ اٰجُرٍّ - ایک منبر پر جو پکی اینٹ سے بنا ہوا تھا (اس میں کئی لغتیں آئی ہیں اٰجُرٌّ اٰجُوْرٌ یاجُوْرٌ اٰجُرٌ اٰجُرَۃٌ وغیرہا)

مَنْ بَاتَ عَلٰی اِجَّارٍ - جو شخص رات کو ایسی چھت پر رہے - (سوئے) جس پر روک (کٹھرہ یا منڈیر نہو)

فَاِذَا جَارِیَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اِجَّارٍ لَّھُمْ دیکھا تو ایک انصار کی چھوکری ان کی ایک چھت پر ہے جس پر روک نہ تھی - اِجَّار کو اِنجار بھی کہتے ہیں - جمع کا صیغہ اَجَاجِیْرُ اور اَنَاجِیْرُ ہے

فَتَلَقَّی النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ فِی السُّوْقِ وَعَلَی الْاَجَاجِیْرِ وَالْاَنَاجِیْرِ - مدینہ کے لوگوں نے آنحضرتؐ کو بازار اور چھتوں پر سے دیکھا -

اجط - بکریوں کو ڈانٹنے کیلئے یہ کلمہ کہا جاتا ہے -

اَجَلٌ - مدت، مہلت، میعاد، عمر،

تَاَجُّلٌ - دیر کرنا - مہلت چاہنا -

اَلْقُرَّآءُ یَتَعَجَّلُوْنَہٗ وَلَا یَتَاَجَّلُوْنَہٗ - قاری لوگ قرآن پر عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس میں دیر نہیں کرتے -

کُنَّا بِالسَّاحِلِ مُرَابِطِیْنَ فَتَاَجَّلَ مُتَاَجِّلٌ مِّنَّا ہم سمندر کے کنارے مورچہ لگائے ہوئے تھے (دشمن کا انتظار کر رہے تھے) اتنے میں ہم میں سے کسی نے رخصت مانگی (اپنے گھر جانے کیلئے) اور ایک مدت مقرر کرانی چاہی (مہلت مانگی) -

اِنْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ - اس کو آخری محل تک لیجاؤ (پہلی اجل موت ہے جہاں پر روحوں کا مقام ہے - نیکوں کا سدرۃ المنتہٰی اور بدوں کا سجین) -

اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا لَا اَجَلَ لَہٗ دُوْنَ لِقَائِکَ - میں ایسا ایمان تجھ سے مانگتا ہوں جس کی انتہا تجھ سے ملنے پر ہو -

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ - جس امر کا کل کے لئے تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور تم کو اس کیلئے مہلت دی گئی تھی وہ آن پہنچا -

اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مراد ہے نصر فتح سے سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ میں[۱]

اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - یہ ایک مدت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مقرر کی گئی یا ایک مثل ہے جو آپ کیلئے بیان کی گئی -

بَعْدَ الْاَجَلِ - میعاد کے بعد (یعنی مدت ایلاء کے بعد جو چار مہینے ہے) -

اَبْعَدُ الْاَجَلَیْنِ - دونوں مدتوں میں دور والی مدت یعنی جس میں زیادہ عرصہ ہو (چار مہینے دس دن یا وضع حمل) -

مِنْ اَجْلِ اَنْ یُحْزِنَہٗ - اس لئے کہ اسکو رنجیدہ کرے - (یہ اَجْل تعلیلیہ ہے بسکون لام اسمیں کئی لغتیں آئی ہیں اِجْلٌ اِجْلًا جَلَلٌ سب کے معنے ایک ہیں -

اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ اَجْلَ اَنْ یَاْکُلَ مَعَکَ - تو اپنے بچہ کو اسلئے مار ڈالے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہو گا[۲]

۲

[۱] کچھ لوگ کہتے ہیں فتح مکہ میں جو تائید ایزدی ہوئی وہ مراد ہے کہ مسلمان بغیر کسی ایسی جنگ کے فاتحانہ طریقے سے مکہ میں داخل ہوئے اور جو لوگ جوق در جوق اسلام لائے ۱۲ منہ [۲] یعنی اور حرام باتوں کے یہ بھی حرام ہے ۱۲ منہ

اَجَلْ - بہ فتحہ ہمزہ وجیم کلمہ ایجاب بھی ہے جیسے
نَعَمْ یعنی ہاں - بعضوں نے کہا تصدیق اور وجہ میں
اَجَلْ بولنا اچھا ہے اور استفہام میں نَعَمْ مناسب
تر ہے -
اِجْلٌ - بکسر ہمزہ نیل گائے یا ہرن کا گلہ اجال
جمع -
فِیْ یَوْمٍ تَرْمَضُ فِیْهِ الْاٰجَالُ - ایسے دن جس
میں جنگلی گائیں یا ہرنیں گرمی کے مارے جل جائیں

اُجُمٌ - قلعہ یا محفوظ بلند مکان -
حَتّٰی تَوَارَتْ بِاٰجَامِ الْمَدِیْنَةِ - مدینہ کے
محلوں میں چھپ گئی -
فَنَزَلْتُ فِیْ اُجُمِ بَنِیْ سَاعِدَةَ - میں بنی ساعدہ
کے قلعہ میں اترا -
اَجَمَةٌ - جھاڑی -
اَلرَّجُلُ دَخَلَ الْاَجَمَ لَیْسَ فِیْهَا مَاءٌ - ایک
شخص جھاڑی میں گیا جہاں پانی نہ تھا -
اَجَمَ النِّسَاءَ - عورتوں سے نفرت کی -
اَجَمَ الطَّعَامَ - کھانے سے نفرت کی -
اَجْمٌ اور اَجِیْمٌ - سخت گرم ہونا - بدل جانا -
تَاَجُّمٌ - غصہ ہونا -

اَجْنٌ - پانی کا رنگ اور مزہ بدلجانا -
لَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الْاٰجِنِ -
رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی سے وضو کرنے
میں قباحت نہیں (یہ امام حسن بصریؒ کا قول
ہے - مراد وہ پانی ہے جسکا رنگ یا مزہ رکھے
رکھے یا ٹھہرے رہنے یا کسی پاک چیز کے مل جانے
سے بدل جائے - اگر نجاست کیوجہ سے رنگ یا
مزہ یا بدبو بدل جائے تو اس سے وضو درست
نہیں) -

اَجِنَّكَ مخفف ہے مِنْ اَجْلِ اَنَّكَ کا یعنی اس
وجہ سے کہ تم -
نَهٰی عَنِ الْوُضُوْءِ فِی الْمَاءِ الْاٰجِنِ - رنگ
یا مزہ بدلے ہوئے پانی میں وضو کرنے سے منع کیا -
قَدِ ارْتَوٰی مِنْ اٰجِنٍ - جس شخص نے دین کا علم
رائے اور قیاس سے حاصل کیا (قرآنی آیات و
احادیث کو چھوڑ دیا) تو وہ سڑے ہوئے پانی سے
سیراب ہوا (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے) -
اِجَّانَةٌ - کٹرہ گنگال کپڑے دھونے کا ٹب -
تسلہ - تھالہ - اَجَاجِیْنُ اسکی جمع ہے -

اَجْنَادٌ - جند کی جمع ہے بمعنے لشکر - (اس کو باب الجیم مع
النون میں ذکر کرنا تھا) -
اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ - سرداران فوج سپہ سالار -
اَجْنَادِیْنُ یا اَجْنَادَیْنِ - ایک موضع ہے اطراف
دمشق میں ہے وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں
جنگ عظیم ہوئی تھی -

اَجْیَاد - ایک پہاڑ جو مکہ میں ہے - بعضوں نے کہا جیاد -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْحَاءِ

اَحٌّ - کھانسنا -
اُحَاحٌ پیاس غصہ درد دل جیسے اَحِیْحَةٌ اور
اَحِیْحٌ ہے -

اَحَدٌ - خدا کا نام ہے یعنی اکیلا جو ہمیشہ سے اکیلا ہی رہا ہے -
اَحِّدْ اَحِّدْ - ایک انگلی سے اشارہ کر ایک سے
(یہ آپ نے سعد سے فرمایا جب وہ دعا میں دو انگلیوں
سے اشارہ کر رہے تھے -)
اِحْدٰی مِنْ سَبْعٍ یہ تو یوسف علیہ السلام کے
زمانہ کے سات سالوں میں سے ایک سال ہے
(یہ ابن عباس رضؓ نے اُس شخص کیلئے کہا جس پر دو

: رائے اور قیاس سے مراد بے تحقیق گمان بازی ہے ورنہ عقل اور سمجھ کو دین کے امور اور ان کی حکمت میں تفقہ حاصل کرنے کی ممانعت تو کیا بلکہ دعوت

رمضان کے روزے لگاتار آگئیں) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یہ ایک رات ہے اُن سات راتوں میں سے جن میں قوم عاد پر عذاب بھیجا گیا تھا۔

أَحَدُ الثَّلَاثَةِ - تم جس کے ڈھونڈھنے کیلئے بھیجے گئے تھے وہ ان تین میں کا ایک ہے۔

أُحُدٌ - ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مشرکوں سے جنگ ہوئی تھی حضرت حمزہ رض اسی جنگ میں شہید ہوئے

أُثْبُتْ أُحُدُ - ارے احد پہاڑ ٹھہارہ (تیرے اوپر نبی ہے اور صدیق یا شہید یہ آنحضرت ص نے اس وقت فرمایا جب آپ مع ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر تھے وہ ہلنے لگا حالانکہ دو شخص شہید تھے مگر فعیل واحد اور جمع سب کیلئے یکساں آتا ہے یا شہید اسلئے فرمایا کہ شہادت اسوقت تک حاصل نہیں ہوئی تھی اور نبوت اور صدیقیت حاصل ہو چکی تھی ایک روایت میں وشہیدان ہے یعنی دو شہید - مراد حضرت عمر اور حضرت عثمان ہیں)

فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى - مقتدیوں کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے یعنی ایک ساتھ دونوں کہے جائیں۔

إِسْمُهُ فِي التَّوْرَاةِ أُحَيْدٌ - آنحضرت کا نام توراۃ شریف میں اُحَیْد مذکور ہے کیونکہ آپ اپنی امت کو دوزخ سے ہٹا دیں گے۔

أَحَابِيشُ - (اس کو باب الحاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی اس کو ذکر کیا ہے اسلئے ہم نے بھی یہاں لکھدیا) یہ احبوش کی جمع ہے یعنی مختلف قبیلوں کے لوگ۔

جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ - قریش کے لوگوں نے آپ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں کی جماعتیں اکٹھا کی ہیں (یہ سنکر آپ نے فرمایا اچھا تو پہلے ان قبیلوں ہی پر حملہ کردو)

إِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللهُ قَدْ قَطَعَ مِنْهُمْ عَيْنًا وَإِنْ لَمْ يَأْتُونَا نَهَبْنَا عِيَالَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَتَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِيْنَ - دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ قبیلے والے اپنے بال بچوں کو بچانے کے لئے ہمارے مقابلہ پر آئیں گے تب تو یہ فائدہ ہوگا کہ اللہ ان قریش کے کافروں کا ایک جاسوس کم کردیگا (کیونکہ یہ قبیلے والے قریش کے کافروں کو خبریں دیا کرتے تھے) ایک روایت میں عَیْنًا کے بدل عُنُقًا ہے یعنی ایک گروہ انکا کم کردیگا - یا نہ آئیں گے وہیں قریش کے کافروں کے پاس پڑے رہیں گے تب بھی ہمارا فائدہ ہے ہم ان کے بال بچے اسباب سب لوٹ لیں گے اور ان کو ٹھنک (لٹا ہوا خالی ہاتھ) بنا دیں گے۔

أَحْرَادٌ - ایک پرانے کنوئیں کا نام ہے جو مکہ میں ہے۔

إِحْنَةٌ - حسد اور کینہ اور دشمنی - اس کی جمع إِحَنٌ اور إِحَنَاتٌ ہے۔

وَفِي صَدْرِهِ عَلَيْهِ إِحْنَةٌ - وہ دل میں اس پر حسد رکھتا ہے۔

وَفِي قُلُوبِكُمُ الْبَغْضَاءُ وَالْإِحَنُ - تمہارے دلوں میں دشمنی اور کینے ہیں - حِنَةٌ اور حِنَاتٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَقَدْ مَنَعَتْنِي الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِي الْحِنَاتِ - میری قدرت مجھ کو روکتی ہے کہ میں کینہ والوں سے بدلہ لوں - (یہ معاویہ رض کا قول ہے)

كُلُّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ إِحْنَةٌ فَهِيَ تَحْتَ قَدَمِيْ هٰذِهٖ - جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون کینہ میرے اس پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو اور کالعدم ہو گیا[1]

[1] یہ حضور ص نے فتح مکہ کے موقع پر اُن لوگوں مسلموں سے مخاطب ہوکر فرمایا جو آپس میں جھگڑ رہے تھے ۱۲ مص

أَخْيَا - ایک چشمہ ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْخَاءِ

أَخِيْخَةٌ - ایک قسم کا آٹا جس میں دودھ اور تیل ملایا جاتا ہے۔
أُخُنٌّ - ایک مقام جو بصرہ میں دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے۔
أَخْ أَخْ - ایک لفظ ہے جو عرب لوگ اونٹ کو بٹھانے کے لئے بولتے ہیں۔
أَخْدَعُ - (اس کو باب الخاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا۔ مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی بیان کر دیا ہے گردن کی رگ۔
يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ - گردن کی دونوں رگوں میں پچھنے لگاتے تھے۔ (یہ درد سر کو جو غلبۂ خون سے ہو مفید ہے۔)
أَخْذٌ - پکڑنا۔ لینا۔
كُنْ خَيْرَ آخِذٍ - اچھے قید کرنے والے ہو۔
مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا أُخِذَ بِهٖ - جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کریگا اس کو سزا ملے گی۔
أَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ - اگر اُن کو اس کام سے باز رکھیں۔
أَيُؤْخَذُ عَلٰى يَدَيَّ - (یہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے) کیا میں اپنے مال میں تصرف کرنے سے روکی جاؤں گی۔
أَأُخِّذُ جَمَلِيْ - کیا میں اپنے اونٹ پر ٹونا ٹوٹکا کروں (یعنی خاوند پر کہ وہ دوسری عورتوں سے کچھ نہ کر سکے یہ حضرت عائشہ رضؓ سے ایک عورت نے پوچھا وہ نہیں سمجھیں کہ اونٹ سے خاوند مراد ہے اس وجہ سے انھوں نے اجازت دے دی)

أَوْ يُؤَخَّذُ عَنْهَا - اُس سے جماع نہ کر سکے۔
أُخْذَةٌ - اس افسون (منتر) کو کہتے ہیں جو عورتیں مردوں پر کر دیتی ہیں تا وہ دوسری عورتوں سے صحبت نہیں کر سکتے۔
أَخِيْذٌ - قیدی۔ أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ فَأَخَذَهَا - حضرت عمر رضؓ نے ایک ریشمی کپڑے کا جبہ چکایا پھر اس کو لے لیا۔
فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِيْ اللّٰهَ - پھر اس ظالم کا گلا گھونٹا گیا اور (حضرت سارہؑ سے کہنے لگا اللہ سے دعا کر۔
فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا - میں نے ایک دن اُنکی قرارت خوب یاد کر لی۔
أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَقَبَةٍ أَوْ ثَنِيَّةٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کی طرف چلے۔
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِيْ بِأَخْذِ الْقُرُوْنِ - قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جبتک کہ میری امت اگلی امتوں کی چال پر[1] نہ چلے گی (ان کی روش اور سیرت اختیار نہ کریگی)
اَلْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ - ایک عورت اپنی قوم والوں کے لئے امان لے سکتی ہے۔
مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا - اللہ کی تلواریں ابھی تک اپنے مارنے کی جگہوں میں نہیں پہنچیں (یعنی جن کافروں کو مار ڈالنا چاہیئے تھا ان میں سے بعضے ابھی تک زندہ ہیں یہ قول ابوسفیان کے حق میں کہا گیا ہے۔)
مَنْ تَخَطّٰى اِتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ - جو شخص (جمعہ کے دن) لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا (اگلی صفوں میں) جائے اس نے جہنم تک ایک پل بنا لیا

[1] یعنی یہ یقینی بات ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے پہلے میری امت ایسی ایسی ہو جائے گی ۱۲ منہ

(ایک روایت میں اُتُّخِذَ ہے بصیغہ مجہول یعنی اس کے لئے ایک پل جہنم تک بنا دیا جائے گا)۔

لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ۔ کاش ہم کو معلوم ہو جائے کہ کونسا مال بہتر ہے تو وہ ہم اپنے لئے جوڑ رکھیں۔

فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ۔ تو وہ اپنے بال نہ کتروائے۔

کَانَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ۔ آنحضرت ؐ اپنی ڈاڑھی کے بال کتروا تے تھے۔ (ادھر اُدھر سے کتروا کر برابر کرتے تھے۔)

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ۔ میں پیچھے سے تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (اور تم دوزخ میں گرتے پڑتے ہو)۔

اَخَذُوْا اَخَذَاتِھِمْ۔ اپنے اپنے ٹھکانوں پر اتر پڑے۔

فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ۔ تو وہ اپنی ناک تھام لے (تاکہ دوسرے لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ ایک ادب اور تہذیب کی تعلیم ہے۔

وَکَانَتْ فِیْھَا اِخَاذَاتٌ۔ اس زمین میں گڑھے تھے (جن میں پانی جمع ہو جاتا ہے)۔ یہ اِخَاذَۃٌ کی جمع ہے۔ یعنی گڑھا کنڈ۔

نَوَجَدْتُھُمْ کَالْاِخَاذِ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو گڑھوں کی طرح پایا (کوئی بڑا کوئی چھوٹا کوئی زیادہ علم والا کوئی کم علم والا) اِخاذ بھی اِخَاذَۃٌ کی جمع ہے۔ بعضوں نے کہا اِخَاذٌ مفرد ہے اس کی جمع اُخُذٌ ہے)۔

وَامْتَلَاَتِ الْاِخَاذُ۔ گڑھے بھر گئے۔

لَا تَاْخُذُوْا مِنْہُ شَیْئًا۔ (یعنی فرات میں سے (قیامت کے قریب) جو سونے کا خزانہ نکلیگا) اس میں سے کچھ مت لینا وہاں لاکھوں آدمی مارے جائیں گے)۔

فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَاَنَا جُنُبٌ (یہ ابوہریرہ رض کا قول ہے) (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما، یا مجھ سے مصافحہ کیا) حالانکہ میں جنب تھا (یعنی غسل کی حاجت تھی۔)

اٰخِر۔ خدا کا نام ہے یعنی مخلوق کے فنا ہونے پر وہی باقی رہے گا۔

مُؤَخِّرٌ۔ پیچھے کرنے والا جیسے مُقَدِّمٌ آگے کرنیوالا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاٰخِرَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے اٹھنے لگتے تو اخیر میں یوں فرماتے (گویا یہ کفارہ مجلس تھا)۔

لَمَّا کَانَ بِاٰخِرَۃٍ۔ جب کہ وہ اخیر تھا۔

اِنَّ الْاَخِرَ قَدْ زَنٰی۔ اس کمبخت نے زنا کیا۔ اٰخِر سے اپنی تئیں مراد لیا۔ (یعنی دور از رحمت الٰہی راندۂ بارگاہ خدائی ہیں)۔

اَلْمَسْئَلَۃُ اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْئِ۔ سوال کرنا آدمی کے لئے ذلیل پیشہ ہے (ایک روایت میں اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْئِ ہے یعنی سوال کرنا آدمی کا آخری پیشہ ہے جب دوسری کمائیوں سے عاجز ہو جاتا ہے)۔

مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ یا مُؤْخِرَتِہٖ۔ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔

اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ۔ چلو عمر پرے ہٹو۔ یا اپنی رائے رہنے دو۔

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جس شخص کا آخری کلام یہ ہو لا الٰہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) (خدا کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرونگا) (یعنی توحید و رسالت پر یقین رکھتا ہو گو زبان سے نہ کہہ سکے)۔

اَمَّا الْاٰخِرُ فَجَلَسَ۔ لیکن دوسرا شخص تو وہ بیٹھ گیا۔

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ۔ ہم دنیا میں تو دوسری امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں اُن کے آگے

ہوں گے (درجہ یا مرتبہ یا دخول جنت یا حساب و کتاب میں)۔

فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔ اخیر کی دس راتوں میں۔

اٰخِرُ مَا كَلَّمَهُمْ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ ابوطالب نے (مرتے وقت) آخری بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر دنیا سے جاتا ہوں۔

اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ۔ آخری آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ سے آخیر تک ہے۔ (یہ براء کا قول ہے ابن عباس نے کہا آخری آیت ربوا کی آیت[1] اور صحیح یہ ہے کہ آخری آیت وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ہے)[1]۔

ذٰلِكَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَيَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ۔ یہ امام بخاری کا قول ہے صحیح میں یعنی آنحضرت ص کا آخری فعل یہ ہے کہ دخول سے غسل کرتے تھے (بعضوں نے ذٰلِكَ الْاٰخَرُ پڑھا ہے یعنی ہم نے دوسری حدیث جس سے عدم وجوب غسل نکلتا ہے یا دوسرا قول عدم وجوب غسل کا اس لئے بیان کر دیا کہ محدثین کا اس حدیث کی صحت میں یا صحابہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے)۔

سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ۔ یعنی عمر رض کا دوسرا خطبہ سنا (جو انھوں نے آنحضرت ص کی وفات کے بعد سنایا تھا پہلے خطبہ میں انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی آپ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے دوسرے خطبے میں انھوں نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور معذرت کی)۔

يُغْفَرُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔ یعنی اس جمعہ اور اگلے گذرے ہوئے جمعہ یا آئندہ جمعہ کے بیچ میں جو گناہ ہیں[2] یا ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے۔

لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا لٰكِنْ اَهْلُهَا۔ یہ حضرت عمر رض کا قول ہے (یعنی اگر دوسرے مسلمان جو آخیر میں آنے والے ہیں نہ ہوتے تو میں ہر بستی کو جو فتح ہوتی فتح کرنے والوں پر بطور جاگیروں کے تقسیم کر دیتا۔

اِذَا اٰخِرُوْا لَمْ يَعُوْدُوْا اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ یا اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وہ فرشتے جو وہاں آتے ہیں جب وہاں سے چلے جاتے پھر نہیں آتے یہی آنا انکا آخری آنا ہوتا ہے (سبحان اللہ کتنے بے شمار فرشتے ہیں)۔

عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ۔ (یہ شیطان نے جنگ احد میں پکارا تھا) یعنی خدا کے بندو ان لوگوں سے بچو جو تمہارے پیچھے ہیں (مسلمانوں کو مردود نے دھوکا دیا پچھلے گروہ کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے اور مسلمان آپس ہی میں لڑ پڑے)۔

فَجَزَاۤؤُهٗ جَهَنَّمُ اٰخِرُ مَا نَزَلَتْ۔ یعنی یہ آیت وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا۔ آخیر میں اتری ہے (یہ مطلب نہیں ہے کہ سب آیتوں کے آخیر میں اتری)[3]۔

اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ۔ اسکو اپنے آخری ٹھکانے میں لیجاؤ (سدرۃ المنتہیٰ یا سجین میں یا دنیا تمام ہونے تک اسکو وہاں لیجا کر رکھو)۔

لَمْ يَطَأْهَا اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ۔ کبھی آخری سے آخری موقع پر بھی پیاسا نہ ہوگا۔

لَا يُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ۔ آخری اٹھنے پر یقین کرے (یعنی قیامت یا حساب کے وقت پر اور خدا سے ملنا تو مرتے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اس لئے حدیث میں تکرار نہیں ہے)۔

يَوْمَ النَّفْرِ الْاٰخِرِ۔ (تیرھویں تاریخ ذی الحجہ کی) وہ آخری کوچ کا دن ہے (پہلا کوچ بارھویں تاریخ کو ہوتا ہے)۔

فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ اٰخِرُ اٰيَةٍ۔ تیرا مقام (قرآن کی اس

---

[1] اس میں اختلاف ہے کچھ لوگ اسی آیت کو آخری بتاتے ہیں۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ الخ ۱۲ معس [2] مراد گناہ صغیرہ ہیں ورنہ کبائر بغیر توبہ و تلافی کے معاف نہیں ہوتے ۱۲ معس [3] ترجمہ جس نے مسلمان کو عمداً قتل کیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا ۱۲ معس

آخری آیت پر ہے۔ یہانتک تو پڑھ سکے (بہشت کی سیڑھیاں قرآن کی آیتوں کے شمار میں ہیں جو شخص جتنی آیتیں زیادہ پڑھ سکیگا اتنا ہی اُس کا مرتبہ بلند ہوگا)[1]۔

اِلْتَمِسُوْا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اَوْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ آخیر کی سات یا دس راتوں میں شب قدر کو ڈھونڈو (یعنی مہینہ کے آخر سے شروع کر کے سات راتوں میں یا بیسویں شب کے بعد سے سات راتوں میں)۔

اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ بِهٖ۔ آخیر میں یہ بات کی۔

اُخْرَيَاتٌ۔ اُخْرٰى کی جمع ہے جیسے اَوَاخِرُ آخر کی جمع ہے

كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا۔ ہر بار جب اگلا جانور (اُس کو روندکر) اسپر سے گذر جائے گا تو پھر پچھلا اُس پر آن پہنچیگا۔ (مطلب یہ ہے کہ اُس پر سے گذرنے کا سلسلہ برابر جاری رہیگا ہر اگلے کے بعد ایک پچھلا اور آئیگا یہ نہ ہوگا کہ کہیں سلسلہ ختم ہو جائے۔ بعضوں نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے۔ اور صحیح یوں ہے کُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا۔ یعنی ساری مندے (گلّے) میں سے جب آخیر کا جانور اس پر سے گذر لیگا تو پھر پہلا جانور لایا جائے گا وہ اس پر سے گذریگا اسی طرح سلسلہ قائم رہیگا اس صورت میں مطلب صاف ہے)۔

اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے ظہر اور عصر پڑھ کر وقوف کر کے جب دن آخر ہوا اسوقت لوٹے۔

رَاٰى تَاَخُّرًا فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَا يَزَالُوْنَ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ۔ آنحضرت نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب (پہلی صف کو چھوڑ کر) پچھلی صفوں میں رہنے لگے تو فرمایا کچھ لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے رہیں گے یہانتک کہ اللہ بھی ان کو پیچھے ڈالدے گا۔ (اپنی رحمت اور توجہ سے محروم کر دیگا)۔

لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ۔ نماز میں دیر نہ کرو نہ کھانے کے انتظار میں نہ اور کسی کام کے لئے۔ (یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ جب رات کا کھانا رکھا جائے اُدھر عشا کی نماز تیار رہو تو پہلے کھانا کھالو کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کھانا ابھی سامنے نہ رکھا گیا ہو لیکن اس کے انتظار میں نماز میں دیر کریں یہ منع ہے)۔

اَخِّرُوْهُنَّ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ[2]۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مردوں کے بعد رکھا (یعنی ذکر اور مرتبہ میں) تو تم بھی ان کو مردوں کے بعد رکھو (ان کی صف مردوں کے پیچھے رہے)۔

بِعْتُهٗ بِاٰخِرَةٍ۔ میں نے اُسکو ادھار پر بیچا۔

حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ الطَّوَافِ۔ جب طواف ختم ہونے کو تھا۔

وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔ یعنی میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں

وَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخشدے۔

اَخْشَبَيْنِ۔ (اس لغت کو باب الخاء مع الشین میں بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ہی ذکر کیا) مکہ کے دونوں پہاڑ بو قبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ (جبل النور)

اِنِّيْ اُطْبِقُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ۔ اگر آپ فرمائیں میں ان قریش کے کافروں پر مکہ کے دونوں پہاڑوں کو ملا دوں (یہ اُنکے درمیان پس کر رہ جائیں گے)

---

[1] اور اس دن وہ اتنی ہی آیات پڑھ سکیگا جتنی کہ اس نے دنیا میں پڑھی ہونگی۔ پڑھنے سے یہ مراد نہیں کہ چاہے کوئی پڑھے اور کسیطرح بھی پڑھے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو ان آیات پر کما حقہ ایمان رکھتا ہو عملاً کاربند ہو اور سمجھ کر پڑھتا ہو اور پھر ان پر عمل کرتا ہو (مص)۔

اُخضُر۔ ایک مقام کا نام جو تبوک کے قریب ہے۔ آنحضرت ؐ سفر تبوک میں وہاں اترے تھے۔

اُخمُص۔ تلوے کا وہ حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا (اس کو باب الخاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔

اَخٌ۔ بھائی دوست ہمنشین۔

اَخِیَّۃٌ یا اِخیۃٌ یا اِخیَۃٌ۔ وہ رسی یا لکڑی جس کو جھکا کر اُسکے دونوں کنارے زمین میں گاڑ دیتے ہیں وہ کنڈے کی طرح ہو جاتی ہے جانور کو اس سے باندھ دیتے ہیں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِی اٰخِیَّتِہٖ۔ مومن کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کنڈے میں بندھا ہو (کبھی اس سے نزدیک ہو جاتا ہے کبھی دور مگر اس سے بالکل جدا نہیں ہو سکتا اسی طرح مومن کو کبھی قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے کبھی گناہوں کی وجہ سے بُعد ہو جاتا ہے مگر اصل ایمان سے جدا نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے)۔

لَاتَجْعَلُوْا ظُہُوْرَکُمْ کَاَخَایَا الدَّوَابِّ۔ یعنی نماز میں اپنی پیٹھوں کو جانور باندھنے کے کنڈوں کی طرح ٹیڑھا مت کیا کرو۔

اَنْتَ اٰخِیَّۃُ اٰبَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (یہ حضرت عمر رضؓ کا قول ہے) انھوں نے حضرت عباس سے کہا کہ تم ہی آنحضرت ؐ کے بزرگوں میں ایک باقی ہو اور سب گذر گئے)۔

یَتَاَخّٰی مُتَاَخّٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ پیروی کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

اَلرَّجُلُ یُؤَخِّیْ وَالْمَرْاَۃُ تَحْتَفِزُ۔ مرد بائیں پاؤں پر بیٹھے داہنا پاؤں کھڑا رکھے اور عورت سمٹ جائے یا سمٹ کر سرین کے بل بیٹھے (اکثر روایتوں میں اَلرَّجُلُ یُخَوِّیْ ہے یعنی مرد اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھے)۔

اِنَّ اَھْلَ الْاِخْوَانِ لَیَجْتَمِعُوْنَ۔ میز پر کھانے والے اکٹھے ہوتے ہیں۔

اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ۔ جب ایک مرد دوسرے مرد کو اپنا بھائی بنائے۔

اَلْمُؤْمِنُ اَخُوالْمُؤْمِنِ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ۔ ایک مومن دوسرے مومن کا سگا بھائی ہے۔ (امام ابوالحسن نے فرمایا اللہ نے مومنوں کو اپنے نور سے پیدا کیا اور اپنی رحمت سے انکو رنگا تو ہر مومن کا باپ نور ہے اور ماں رحمت ہے)۔

لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ وَلٰکِنْ تَعَارَفْتُمْ عَلَیْہِ۔ تم اس اسلام کی وجہ سے بھائی بھائی نہیں بنے (بھائی بنا تو ازل سے تھا) بلکہ جان پہچان ہو گئی۔

اٰخٰی بَیْنَ اَصْحَابِہٖ۔ آنحضرت نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔

اُعْبُدُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ وَاَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ۔ عبادت خدا ہی کی کرو جو تمہارا مالک ہے اور اپنے بھائی کی یعنی میری عزت کرو۔

وَقَالَ زَیْدٌ بِنْتُ اَخِیْ۔ زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے (کیونکہ آنحضرت ؐ نے زید بن حارثہ اور حمزہ رضؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا)۔

وَدِدْتُ اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا۔ مجھ کو آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے (مراد آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے اور قیامت تک ہوں گے) مترجم۔ ان حدیثوں میں تصریح ہے اخوت رسول کریم کی مومنین کے ساتھ اس صورت میں جس نے آنحضرت ؐ کو بڑا بھائی کہا تو اس پر کچھ الزام نہیں مگر بھائی سے مراد دین کا اتحاد رکھے نہ یہ کہ مرتبہ

اور منزلت میں آپ بڑے بھائی کی طرح ہیں۔ قرآن میں ایک قرأت وَہُوَ اَبُوْہُمْ ہے یعنی آنحضرتؐ سب مسلمانوں کے باپ ہیں قدر و منزلت میں تو آپ باپ دادا تمام بزرگوں سے بڑھ کر ہیں اگر کوئی آپ کو بڑا بھائی کہہ کر توہین کی نیت کرے تو وہ کافر ہو جائے گا پیغمبروں کی ذراسی توہین بھی کفر ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اُخَیَّ۔ میرے چھوٹے بھائی اللہ تجھ کو بخشے۔

اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَائِکَ یَا اُخَیَّ۔ اے میرے چھوٹے بھائی ہم کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لے۔ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عمر رضؓ سے فرمایا)۔

وَا اَخَاہُ۔ ہائے میرے بھائی۔

فَرَّقَ بَیْنَ اَخَوَیِ الْعَجْلَانِ۔ عجلانی جورو مرد میں آپ نے جدائی (فارغخطی) کرادی۔

بَیْنَ ھٰذَا الْحَیِّ اِخَاءٌ۔ اس قبیلے سے بھائی چارہ ہے۔

اَخْنُوْخُ۔ حضرت ادریسؑ کا نام ہے۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الدَّالِ

اَدْبٌ۔ کھانے کے لئے بلانا۔

اَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَیَّۃَ فَقَادَۃٌ اَدَبَۃٌ۔ ہمارے بھائی بنی امیہ تو رئیس ہیں (مزاج میں امارت ہے) کھانے کے لئے بلانے والے ہیں (بڑے کھلانے پلانے والے ضیافت کرنے والے اسی سخاوت اور سیر چشمی اور حسن سلوک کی وجہ سے تو لوگ معاویہؓ کی طرف مائل ہو گئے۔ دنیاداروں کی یہی روش ہوتی ہے)

اِیْذَابٌ۔ مہمانی کے لئے بلانا۔

اَلْقُرْاٰنُ مَادُبَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ۔ قرآن زمین میں اللہ کی دعوت ہے[۱]

اِنَّ لِلّٰہِ مَادُبَۃً مِنْ لُحُوْمِ الرُّوْمِ۔ اللہ تعالیٰ نصرانیوں کے گوشت سے (درندوں کی) دعوت کرنے والا ہے (یعنی عکّہ کی چراگاہوں میں وہ مارے جائیں گے اور درندے اُن کا گوشت اڑائیں گے)۔

اَدَبٌ۔ عقلمندی ہر بات کو درستی کے ساتھ اپنے موقع پر کہنا، ہر کام کو احتیاط اور دوراندیشی کے ساتھ بجالانا بزرگوں کی عزت اور عظمت کرنا۔

زَکِّ بِالْاَدَبِ قَلْبَکَ فَنِعْمَ الْعَوْنُ الْاَدَبُ۔ ادب سے اپنا دل پاک کر ادب کیا اچھا مددگار ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّکَ مَسْئُوْلٌ عَمَّا وَلَّیْتَہٗ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ۔ یہ سمجھ لے (باپ کو خطاب ہے) قیامت کے دن تجھ سے پرسش ہوگی تو نے اپنے بیٹے کو جو اچھا ادب سکھلایا (اُس کو ادبی اور اخلاقی اور دینی اور اقتصادی تعلیم دی یا نہیں۔ جو لوگ اپنے بچوں کو بغیر تعلیم کے یوں ہی آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان سے سخت بازپرس ہوگی)

اَحْسَنَ تَادِیْبَہَا۔ نرمی اور محبت اور پیار کے ساتھ اُس کو ادب سکھلایا۔

خَیْرُ مَا وَرَّثَ الْاٰبَاءُ لِاَبْنَائِہِمُ الْاَدَبُ۔ بہتر ترکہ جو باپوں نے بیٹوں کے لئے چھوڑا وہ ادب ہے یہ ہر ایک علم و ہنر پر مشتمل ہے جس سے آخرت کی تکمیل یا دنیا کا فائدہ ہو اگر اولاد کو علم و ہنر سکھا جاؤ تو یہ لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب چھوڑ جانے سے بہتر ہے)۔

کَانَ عَلِیٌّ یُؤَدِّبُ اَصْحَابَہٗ۔ حضرت علی رضؓ اپنے ساتھیوں کو ادب سکھلاتے (یعنی تعلیم و تربیت کرتے اخلاق حسنہ سکھلاتے)۔

تَاَدُّبٌ۔ ادب سیکھنا۔

اِسْتِیْدَابٌ۔ ادب حاصل کرنا۔

اِدَّۃٌ۔ مصیبت بلا سختی۔ اِدَدٌ۔ اس کی جمع ہے۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَا لَقِیْتُ مِنْ اُمَّتِکَ بَعْدَکَ مِنَ الْاَوَدِ وَالْاَوَدِ ۔ میں نے آنحضرت صلعم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کے بعد آپ کی امت سے کیا کیا سختیاں اور خرابیاں اُٹھائیں (یہ حضرت علی رض کا قول ہے ۔)

اُدْرَۃٌ ۔ یا اَدَرَۃٌ یا اَدَرٌ ۔ فتق کی بیماری یعنی خصیے پھول جانا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ وَبِہٖ اُدْرَۃٌ ۔ ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اس کے خصیے پھول گئے تھے ۔

اِنَّ مُوْسٰی اٰدَرُ ۔ بنی اسرائیل کہتے تھے موسیٰ ع کے خصیے بڑھ گئے ہیں (جب ہی تو اکیلے لوگوں سے آڑ کرکے نہاتے ہیں)۔

فَاِنْ اُدِرَتْ خُصْیَتَاہُ ۔ اگر اُس کے فوطے پھول جائیں۔

اُدَاۃٌ ۔ عضو تناسل ۔

فِی الْاُدَاۃِ اَلدِّیَۃُ ۔ یعنی ذکر کے کاٹ ڈالنے میں پوری دیت دینی ہوگی ۔ (بعضوں نے اُذَاۃٌ ذال معجمہ سے پڑھا ہے)۔

اُدْمٌ ۔ یا اِدَامٌ یا اُدَامٌ ۔ سالن جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے سرکہ نمک وغیرہ ۔

نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ ۔ سرکہ کیا اچھا سالن ہے ۔

یا نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ ۔ اُدُمٌ اِدَامٌ ۔ کی جمع ہے اور اٰدَامٌ اور اَدِمَۃٌ بھی آئی ہے ۔

سَیِّدُ اِدَامِکُمُ الْخَلُّ ۔ تمہارے سالنوں کا سردار سرکہ ہے ۔

سَیِّدُ اِدَامِ اَھْلِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اللَّحْمُ ۔ دنیا اور آخرت والوں کے سالنوں کا سردار گوشت ہے ۔ (اس حدیث سے اُن لوگوں کا رد ہوتا ہے جو گوشت کو سالن نہیں کہتے)۔

وَاِنَّھَا لَتَاْدِمُھَا ۔ وہ اسکا سالن بناتی تھی ۔

وَعَصَرَتْ عَلَیْہِ اُمُّ سُلَیْمٍ عُکَّۃً لَھَا فَاَدَمَتْہُ یا فَآدَمَتْہُ یا فَاَدَّمَتْہُ ۔ اور ام سلیم نے اپنی ایک کپی اُس پر نچوڑ دی اور اس کو سالن دار بنا دیا ۔

اِنَّکُمْ تَاْتَدِمُوْنَ عَلٰی اَصْحَابِکُمْ ۔ تم اپنے ساتھیوں میں سالن دار ہو (یعنی مالدار ہو) بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اِنَّکُمْ قَادِمُوْنَ ہے)۔

اَدْمٌ یا اُدْمٌ ۔ محبت اور الفت ڈالی ۔

فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ یا یُؤْدِمَ بَیْنَکُمَا ۔ جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اُس کو دیکھ لینے سے امید ہوتی ہے کہ تم دونوں میں محبت اور الفت رہے گی یا اسکا دیکھ لینا تم دونوں میں محبت اور الفت ڈالیگا (سبحان اللہ شریعت محمدی کے قربان جو بات بھی اُس میں ہے وہ حکمت اور مصلحت سے پُر ہے لیکن مسلمانوں نے قبیح رسمیں اختیار کرکے شریعت کے احکام کو پس پشت ڈالدیا ہے ۔ بن دیکھے عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں پھر جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں)۔

فَاِذَا بِاٰدَمَ ۔ ناگاہ حضرت آدم ع نظر آئے (ان کو آدم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گندم گون تھے ۔)

اُدْمَۃٌ ۔ گندم گونی ۔

وَاِلَّا بِاٰدَمَ ۔ اور نہ وہ گندم گون ہیں ۔

اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ النِّسَاءَ الْبِیْضَ وَالنُّوْقَ الْاُدْمَ ۔ اگر آپ کو گورے رنگ کی عورتیں اور خاکی رنگ کی یا سفید کالی آنکھ والی اونٹنیاں درکار ہیں ۔

اِبْنَتُکَ الْمُؤْدَمَۃُ الْمُبْشَرَۃُ ۔ تیری بیٹی عقلمند اور تجربہ کار ۔

اَدِیْمٌ ۔ چمڑا ۔ اسکی جمع اَدِمَۃٌ اور اُدُمٌ اور اٰدَمٌ آئی ہے ۔

وَاَدِمَۃٌ فِی الْمَنِیْئَۃِ ۔ اور چند چمڑے جو دباغت ع

ع دباغت چمڑے کو پکا بنانے رنگنے پالش کرنے کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

کے لئے پڑے تھا
قُبَّةٌ حَمْرَاءُ مِنْ اَدَمٍ۔ ایک لال ڈیرہ رزی (چمڑے) کا
وِشَاحٌ مِنْ اَدَمٍ۔ چمڑے کا کمرپٹہ۔
عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ۔ اُس زمانہ کے عالم (مولوی) لوگ تمام سطح آسمان کے نیچے رہنے والوں میں بُرے ہوں گے (تمام فسادات اُنہی سے نکلیں گے)۔
اَدِيْمُ الْاَرْضِ۔ روئے زمین۔
اَدَاءٌ۔ کسی کا حق پورا دینا۔
اِيْدَآءٌ۔ قوت پکڑنا۔ اور قوت دینا۔ (مدد کرنا)۔
تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ جَيْشٌ اٰدٰى شَيْءٍ وَّ اَعَدُّهُ۔ پورب (مشرق) کیطرف سے ایک لشکر نکلیگا جو سب سے زیادہ زوردار اور باسامان ہوگا۔
اَرَاَيْتَ رَجُلًا خَرَجَ مُؤْدِيًا نَشِيْطًا۔ بھلا بتاؤ ایک شخص پورے ہتھیاروں سے مسلح ہوکر خوشی خوشی نکلا
مُقْوُوْنَ مُؤْدُوْنَ۔ زوردار با ہتھیار
لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِيْ اِدَاءٍ۔ اُسی مشک سے پانی پیو جس پر سربندھن ہو۔
فَاَخَذْتُ الْاَدَاوَةَ۔ میں نے پانی کی چھاگل لی۔ (یا لوٹا یا مشکیزہ لیا۔)
وَاللّٰهِ لَاَسْتَادِيَنَّهٗ عَلَيْكُمْ۔ قسم خدا کی میں اس سے تمہاری شکایت کرکے تمہارے مقابلہ میں مدد کا خواستگار ہوں گا۔
لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ یا لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقَ۔ قیامت کے دن حقوق دلائے جائیں گے۔ یا تمکو حقوق ادا کرنے ہوں گے۔
اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ مَا اُؤَدِّيْ بِهٖ اَمَانَتِيْ اتنی روزی مجھ پر کشادہ کر کہ میں جو حقوق مجھ پر ہیں (بیوی بچوں عزیز و اقرباء کے) اُنکو ادا کرسکوں۔

نُؤَدِّيْكَ اِلٰى حُفْرَتِكَ۔ ہم تجھ کو تیری قبر تک پہنچا دیں گے۔
مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَّاَدّٰى فِيْهِ الْاَمَانَةَ۔ جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت ادا کی (یعنی جو عیب اُس میں دیکھا بیان نہیں کیا)۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَافِظِ الْمُؤْدِيْ۔ شکر اللہ کا جو نگہبان ہے قوت دینے والا ہے۔
يَسْتَعِيْرُ اَدَاةً۔ لڑائی کا ہتھیار مانگتا ہے۔
وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ۔ اور نہ جو حق ہمارا اُن پر ہے اُسکو ادا کرتے ہیں (یعنی نہ کھانا کھلاتے ہیں نہ مہمانی کا نقد پیسہ حوالہ کرتے ہیں)۔
اَدَاهُمْ۔ سب سے اچھا کرنیوالا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الذَّالِ

اَيْذَجُ۔ ایک شہر جو کردستان میں ہے
اَذٌّ۔ کاٹنا۔
سَيْفٌ اَذُوْذٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔
اُذَانٌ۔ (اوپر گذر چکا) عضو تناسل۔
اِذْخِرٌ۔ ایک خوشبودار گھاس۔
اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِبُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا۔ مگر اذخر وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے لئے کام میں آتی ہے۔
وَاَعْذَقَ اِذْخِرُهَا۔ مکہ کی اذخر میں کلیاں پھوٹ آئیں۔
اَذَاخِرُ۔ ایک مقام کا نام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔
اَذْرَبِيُّ۔ آذربیجان کی طرف نسبت ہے جو ولایت ایران کا ایک ملک ہے۔
لَتَأْلَمُنَّ النَّوْمَ عَلَى الصُّوْفِ الْاَذْرَبِيِّ كَمَا يَأْلَمُ اَحَدُكُمُ النَّوْمَ عَلٰى حَسَكِ السَّعْدَانِ۔

ـــــــ
سے ہندی میں اس کو گندہیل یا جھرنڈی کی جڑ کہتے ہیں ۱۲ منہ

تم کو آذربیجان کے کمبل پر (جو بہت نرم اور عمدہ ہوتا ہے) سونے میں ایسی تکلیف ہوگی جیسے سعدان کے کانٹوں پر سونے میں ہوتی ہے۔ (سعدان بہت کٹائی جو ایک کانٹے دار جنگلی گھانس ہے، اونٹ اُس کو بہت مزے سے کھاتا ہے)۔

اَذْرُحْ۔ ایک بستی کا نام جو ملک شام میں ہے۔

كَمَا بَيْنَ جَرْبٰى وَاَذْرُحْ۔ جتنا جربی اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔

اَذَنٌ۔ سننا۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا کہ پیغمبر کی آواز کو سنتا ہے جبکہ وہ قرآن (اللہ کی کتاب) کو پکار کر پڑھے۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ۔ اللہ تعالیٰ بندے کی کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے دو رکعتیں پڑھنا سنتا ہے۔

اَذَانٌ۔ یا اِیذَانٌ یا تَاذِیْنٌ۔ آگاہ کرنا۔ شرعی معنی نماز کے لئے پکارنا۔

مِئْذَنَةٌ۔ اذان کا مینار۔

فَرُشُّوا الْمَاءَ فِي الشِّنَانِ وَصُبُّوْهُ عَلَيْهِمْ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْاَذَانَيْنِ۔ ایسا کرو پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور صبح کی اذان اور اقامت کے بیچ میں ان پر یہ پانی ڈالو۔

بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ۔ ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان سنت نماز ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مغرب اور عشا کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بھی سنت کا دوگانہ پڑھ سکتے ہیں لیکن عشا کی فرض سے پہلے چار رکعت سنت کی پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے معلوم نہیں فقہاء نے اسکو کہاں سے لکھا ہے)

اِذَا خَرَجْتُمَا لِلسَّفَرِ فَاَذِّنَا۔ جب دونوں تم سفر کے لئے نکلو تو دونوں اذان کہو (یعنی ایک اذان کہے دوسرا اس کا جواب دے تو گویا دونوں نے اذان دی) بعضوں نے کہا تثنیہ سے مراد یہاں واحد ہے جیسے يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ میں۔

اَذِّنْ وَعَلَيَّ الْبَلَاغُ۔ (ابراہیم) تو لوگوں کو پکار دے ان کو سنا دینا میرا کام ہے (ابراہیم نے پکارا لوگو اللہ نے تم پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا جن روحوں نے جتنی بار لبیک کہا اتنے ہی بار ان کو حج نصیب ہونگے۔

بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِيْ مُؤَذِّنِيْنَ۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے اس حج میں مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے گئے تھے۔

اَذَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جہاد کے لئے چلنے کی خبر کردی۔

اٰذَنَ بِتَوْبَتِنَا۔ ہماری توبہ قبول ہونے کی خبر کردی۔

وَاِنَّ الدُّنْيَا اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ یا اٰذَنَتْ بِصَرْمٍ۔ دنیا نے خبر دیدی کہ اب وہ ختم ہونے والی ہے (یعنی اُسکا زمانہ بہ نسبت گذشتہ زمانہ کے قلیل رہ گیا ہے گو ہزاروں برس باقی ہوں)۔

فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ۔ آنحضرتؐ کو نماز کے لئے آگاہ کیا۔

اَلَّا اٰذَنْتُمُوْنِيْ۔ تم نے مجھ کو خبر کیوں نہ دی۔

فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ۔ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر دو۔

فَاٰذَنَ هِرَقْلَ۔ ہرقل کو خبر دیدی

اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ یا اَذَّنَ۔ ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کرنے کے لئے خبردار کیا۔

اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔ ایک درخت نے آنحضرتؐ

کو خبر کر دی کہ جنات آئے ہیں

فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ۔ تین دن تک اُس کو خبردار کرد (حضرت سلیمانؑ کے عہد کی قسم اب نہ نکلنا ہم کو نہ ستانا۔ کہتے ہیں یہ حکم خاص ہے مدینہ کے سانپوں سے بعضوں نے کہا ہر ملک کے سانپوں سے جو گھر میں نکلیں)۔

یُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ اُن کو خبر دیجائے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے لڑنے والا ہے۔

اِذْنٌ۔ اجازت دینا۔

قَدْ اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِیْ حَاجَتِکُنَّ۔ عورتوں تم کو حاجت ضروری (جیسے پیشاب پاخانہ) کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے (اسی طرح ضروری سامان خوراک اور پوشاک کے لانے کے لئے اگر کوئی مرد لانے والا نہ ہو تو)۔

مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ۔ جو غلام بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے دوسرے کسی کو مولیٰ (مالک) بنائے۔

نَحْنُ وَاللّٰهِ الْمَاْذُوْنُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالْقَائِلُوْنَ صَوَابًا (امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا) قسم خدا کی قیامت کے دن ہم کو بات کرنے کی اجازت ملے گی اور ہم ٹھیک بات کہیں گے اس آیت کی تفسیر کی اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا[1]۔

فَلَا یَکُوْنُوْنَ اٰخِذِیْنَ وَلَا تَارِکِیْنَ اِلَّا بِاِذْنِیْ بندے کوئی کام نہ کر سکیں گے نہ چھوڑ سکیں گے جب تک میرا اذن نہ ہو تو ہر ایک کام اذن الٰہی پر موقوف ہے۔

اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ بِاِذْنِكَ۔ جن باتوں میں اختلاف ہے اُن میں اپنے حکم سے مجھ کو حق بات سمجھا دے

لَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ اُس کے گھر میں کسی غیر مرد کو آنے اجازت نہ دے۔ مگر اُس کے اذن سے۔

لَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ۔ جب خاوند موجود ہو تو کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دے۔

اِسْتِئْذَانٌ۔ اجازت چاہنا۔ اذن مانگنا۔

اِذَا اسْتَاْذَنُوْکُمْ یَا اِسْتَاْذَنَتْکُمْ۔ جب عورتیں تم سے باہر جانے کی اجازت مانگیں (یعنی مسجد میں یا عید یا عیادت یا کسی دنیاوی یا دینی ضرورت کے لئے) تو انکو اذن دو (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند کو عورت کا ہمیشہ ایک گھر میں قید رکھنا اور باہر جانیکی اجازت نہ دینا صریح ظلم ہے)۔

اِذًا۔ جب تو یا ناگاہ یکایک۔

فَاِذًا ذَاكَ صِیَامُ الدَّهْرِ۔ جب تو وہ ہمیشہ کے روزے ہوگئے ذن کے بھی یہی معنی ہے

اُذُنٌ۔ کان۔

ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰی اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْکَرُ لِلْمَآلِ۔ قلم اپنے کانوں پر رکھ لیا کر۔ ایسا کرنے سے جو بات لکھنا چاہتا ہے وہ خوب یاد آئے گی۔

هٰذَا الَّذِیْ اَوْفَی اللّٰهُ بِاُذُنِهٖ۔ یہ وہ شخص ہے جس کا کان اللہ نے سچا کر دیا۔

یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ۔ آنحضرتؐ نے انسؓ کو فرمایا دو کان والے یہ بطور مذاق کے فرمایا یا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح سنو اور یاد رکھو کیونکہ ایک جوڑ دو کان اللہ نے دیئے ہیں۔

اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ۔ دونوں کان سر میں داخل ہیں (مطلب یہ ہے کہ سر کے ساتھ اُن پر بھی مسح کرنا چاہیئے)۔

کَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْهِ۔ گویا فجر کی تکبیر آپ کانوں سے سن رہے ہیں (مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتیں آپ بہت ہلکی پھلکی پڑھتے تھے)۔

اُذُنَهٗ اور اُذُنٌ اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر بات

[1] ترجمہ۔ صرف اس کی شفاعت قبول ہوگی جس کو خداوند تعالیٰ (شفاعت کرنے کی) اجازت دے اور وہ (یعنی شافع) ٹھیک وموزوں ومناسب شفاعت کرے (یعنی جس کا حق ہے اس کی) ۱۲ مص

سن کر یقین کرے (یعنی کانوں کا کچا)
صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَیْرًا ذُکِرْتُ بِهٖ وَاِنْ ذُکِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَهُمْ اُذُنٌ - اگر میری تعریف کوئی اُن کے سامنے کرے تو وہ بہرے ہو جاتے ہیں - اگر برائی کرے تو سننے لگتے ہیں (ہمارے زمانہ میں عموماً اکثر مسلمانوں کی یہی اخلاق ہیں کسی کی محنت اور عمدہ کاموں کی تو داد نہیں دیتے اور ذرا سی غلطی یا خطا کو الم نشرح (بیان) کر دیتے ہیں)۔

اَذًی - نجاست اور پلیدی اور ہر ایک تکلیف دینے والی چیز (جیسے کوڑا کرکٹ کچرا کانٹا وغیرہ اور بچہ کے سر کے بال اور نجاست وغیرہ)۔

اَمِیْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی - بچہ کے سر کے بال نجاست وغیرہ اُس سے دور کرو - (یعنی عقیقہ میں ساتویں دن)

اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ - کم سے کم ایمان کی شاخ یہ ہے کہ راستہ میں سے ایذا دینے والی چیز (جیسے پتھر کانٹا نجاست کوڑا کچرا) ہٹا دے -

کُلُّ مُؤْذٍ فِی النَّارِ - جو شخص خلق اللہ کو ایذا دے وہ دوزخ میں جلے گا - یا ہر ایک ایذا دینے والے جانور کو آگ میں جھونکنا چاہیے -

کَاَنَّهُمُ الذَّرُّ فِیْ اَذِیِّ الْمَاۤءِ - گویا وہ چیونٹیاں ہیں پانی کی سخت موج میں -

تَلْتَطِمُ اَوَاذِیُّ اَمْوَاجِهَا[۱] - اواذی آذی کی جمع ہے (یہ حضرت علی رض کے خطبہ میں ہے)۔

مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْهِ - جب تک فرشتوں کو وہاں ایذا نہ دی (یعنی حدث (گندگی) کی بدبو سے) یا کسی مسلمان کو ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ پہنچائے -

کَفُّ الْاَذٰی - رستے میں ایذا دہی سے باز رہنا مثلاً راستہ تنگ کرے یا عورتوں کو چھیڑے یا لوٹ لگائے یا گھروں میں جھانکے[۲]

فَاِنَّ الْمَلٰۤئِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْهُ الْاِنْسُ یا کَاَذّٰی مِمَّا یَاَذّٰی مِنْهُ الْاِنْسُ - فرشتوں کو بھی اُن چیزوں سے ایذا ہوتی ہے جن سے آدمیوں کو ایذا ہوتی ہے -

فَلَا یُؤْذِیْ جَارَهٗ - تو وہ (جو شخص قیامت پر ایمان رکھتا ہے) اپنے پڑوسی کو نہ ستائے -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الرَّآءِ

اِرْبٌ - حاجت اور عضو اور عقل اور دین اور شر اور بیماری اُس کی جمع آرَابٌ اور اُرَابٌ ہے اُرْبٌ انگشت شہادت اور درمیانی اُنگلی کے درمیان کا فاصلہ -

اُرْبَةٌ - گرہ جو بن کھولے نہ کھلے -

دَعُوا الرَّجُلَ اَرِبَ مَالَهٗ یا اِرْبٌ مَّا لَهٗ یا اَرَبٌ مَّا لَهٗ - یعنی چھوڑ دو اسکو اُسکے اعضا گر جائیں (یہ بد دعا نہیں ہے بلکہ تعجب کے طور پر ہے جیسے کہتے تَرِبَتْ یَدَاهُ - اور اردو میں کہتے ہیں اجی کہنے دو موا انگوڑا کیا کہتا ہے اگر بد دعا بھی ہو تو دوسری حدیث میں ہے جس کے لئے میں نے بد دعا کی تو اس پر رحمت کر - بعضوں نے کہا یہ اَرِبَ یَارَبُ سے ہے - یعنی اسکو احتیاج ہوئی تو اُس نے پوچھا اچھا کہتا کیا ہے (چاہتا کیا ہے) - یا اُسکو کوئی ذرا سی احتیاج ہے اچھا کیا کہتا ہے یا یہ آدمی تو عقلمند معلوم ہوتا ہے اچھا کہتا کیا ہے - آخری معنی پر یہ اَرُبَ اِرْبًا وَّ اَرَابَةً سے نکلا ہے یعنی عقلمند ہوا -

اَلْاَدِیْبُ الْاَرِیْبُ - یعنی ادب والا عقلمند (دوسری حدیث میں ہے اَرُبَ مَا لَهٗ - یعنی عقلمند ہے کیا کہتا ہے بعضوں نے اس میں بھی یوں روایت کیا ہے اِرْبٌ مَّا لَهٗ - معنی وہی ہے)۔

اَرِبَتْ عَنْ ذِیْ یَدَیْكَ - تیرے ہاتھ گر جائیں -

[۱] ترجمہ - اس کی سخت موجیں تھپیڑے مارتی ہیں ۱۲ منہ [۲] یا گندگی پھینکے - برا بھلا کہے وغیرہ وغیرہ ۱۲ منہ

یا تو محتاج ہو جائے۔ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔

مَنْ خَشِیَ اِرْبَهُنَّ۔ جو کوئی سانپوں کی بدی (شر) سے ڈر کر ان کو چھوڑ دے (مارے نہیں)۔

یَسْجُدُ عَلٰی سَبْعَةِ آرَابٍ۔ یا آرَابٍ۔ سات اعضا کے بل سجدہ کرے آرَبٌ بھی حاجت کو کہتے ہیں۔

کَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔ یعنی آنحضرت ﷺ اپنی خواہش اور احتیاج پر تم سب سے زیادہ اختیار و قدرت رکھتے تھے (بعضوں نے لِاَرَبِهٖ روایت کیا ہے یعنی اپنی حاجت یا عضو تناسل پر پوری قدرت رکھتے تھے)

هَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَّا اَرَبَ لَهٗ۔ کیا وہ شخص بھی نکاح کرے جسکو عورتوں کی حاجت نہو۔

لَا اَرَبَ لِیْ۔ مجھ کو کوئی احتیاج نہیں ہے۔

كَانُوْا يَعُدُّوْنَهٗ مِنْ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ۔ مخنث کو غیر اولی الاربہ یعنی اُن لوگوں میں سے جنکو عورتوں کی خواہش نہیں ہے سمجھتے تھے۔

فَاَرِبْتُ بِاَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ میں نے ابو ہریرہ کو چکمہ دیا (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے)۔

لَا يُؤَارِبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَّاَصْحَابُهٗ۔ ایسا ہو کر محمدؐ اور ان کے ساتھی تم پر سختی کریں (بھاری فدیہ مانگیں)۔

لَا تُؤَارِبْ عَلٰی بَنَاتِیْ۔ میری بیٹیوں پر سختی نہ کر (یہ سعید بن عاص کا قول ہے)۔

اُتِیَ بِكَتِفٍ مُؤَرَّبَةٍ۔ سالم مونڈھا لایا گیا

مُؤَارَبَةُ الْاَرِيْبِ جَهْلٌ وَّعَنَاءٌ۔ عقلمند کو فریب دینا نادانی اور رنج اٹھانا ہے (وہ فریب نہیں کھائے گا)

خَرَجَ بِرَجُلٍ آرَابٌ۔ ایک شخص کے بدن میں پھوڑے نکل آئے یا اَرَابٌ ایک پھوڑا نکل آیا۔

اَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ۔ تیرے ہاتھ گر جائیں۔

اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ۔ ہر عضو کے بدل اللہ آزاد کرے گا۔

اَاْرَبْتُ یا اَرَبْتُ عَلَی الْقَوْمِ۔ میں اُن پر غالب ہوا اُن پر فتح پائی۔

مَأْرِبُ۔ ایک مقام کا نام جو ملک یمن میں ہے وہاں نمک پیدا ہوتا ہے۔ اور قوم سبا کے محل کا بھی نام تھا

اُرْبِیْ۔ سختی۔ بلا۔ آفت۔

اَرْبَعٌ۔ چار (مؤنث)

اَرْبَعَةٌ۔ چار (مذکر)

خُذُوا الْقُرْاٰنَ عَنْ اَرْبَعَةٍ۔ چار مردوں سے قرآن سیکھو (اس لغت کو باب الراء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)۔

آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ۔ میں تمکو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں (اُس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا اس لئے اُسکا ذکر نہیں کیا اور پانچویں بات یعنی خمس مال غنیمت کا ادا کرنا یہ حکم خاص عبد القیس قبیلے والوں کے لئے ہے کیونکہ وہ جنگی لوگ تھے تو وَاَنْ تُؤَدُّوْا کا عطف اربع پر ہے اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ باتیں پانچ ہوئیں نہ کہ چار)۔

يَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ۔ چہارشنبہ کا دن بدھ کا روز۔

وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْلِقَ الرَّجُلُ عَانَتَهٗ كُلَّ اَرْبَعِيْنَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیر ناف کے بال مونڈنے (یا نورہ لگانے) کے لئے ہر چالیس روز میں ایک بار مدت مقرر کی ہے (یعنی زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور کم کی کوئی حد مقرر نہیں مستحب یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک بار مونڈے کذا فی مجمع البحار)۔

اِنْ لَّمْ آتِكَ الْاَرْبَعَاءَ۔ اگر میں چارشنبہ (بدھ) کو تیرے پاس نہ آؤں یا کھیت کی نالی پر۔

كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ۔ کعبہ اور بیت المقدس (دونوں کے بننے میں) کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا (یعنی بیت المقدس کعبہ کے چالیس برس بعد بنا حالانکہ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور بیت المقدس کو حضرت داؤدؑ نے بنایا اور دونوں میں بڑا فاصلہ تھا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت داؤدؑ سے بیشتر بیت المقدس بنا ہو اور ویران ہو گیا ہو اور حضرت داؤدؑ نے دوبارہ بنایا ہو)۔

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ فِي اَرْبَعَةٍ۔ حضرت عمرؓ نے ہر ایک مہاجر کے لئے سالانہ چار ہزار درہم مقرر کئے یا چار ہزار چار قسطوں میں۔

يَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ۔ جس مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی نماز پڑھیں (دوسری روایت میں سو آدمی مذکور ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو ہر طرح اختیار ہے کہ چاہے تو چالیس میں سو کا ثواب دے)۔

اِرْثٌ۔ میراث، ترکہ،

اِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ تم اپنے باپ ابراہیم کی میراث کے وارث ہو (یعنی ان کے طریق پر ہو)۔

كُنْتُ مَعَ عُمَرَ وَاِذَا نَارٌ تُؤَرَّثُ بِصِرَارٍ۔ اسلم نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا اکیلا صرار میں (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) کہ آگ روشن دکھائی دی۔

تَاْرِيْثٌ۔ آگ روشن کرنا۔

اِرَاثٌ۔ اور اَرِيْثٌ۔ آگ۔

اَرْثَىٰ۔ ایک مقام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اسکو ابواء بھی کہتے ہیں۔

اَرَجٌ۔ خوشبو پھوٹ نکلنا۔ یا پھوٹ پھوٹ کر آواز سے رونا۔

لَمَّا جَاءَ نَعْيُ عُمَرَ اِلَى الْمَدَائِنِ اَرِجَ النَّاسُ۔ جب مدائن میں حضرت عمرؓ کے موت کی خبر آئی تو لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ (سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو۔ جس حاکم سے رعایا کو محبت ہو وہ حاکم کاہے کو ہے وہ تو ماں باپ سے بڑھ کر ہے)۔

اُرْجُوَانٌ۔ نہایت سرخ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)۔

لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ۔ میں سرخ زین پوش پر سوار نہیں ہوتا (یعنی ریشمی زین پوش پر)۔

نَهٰى عَنِ الْقَزِّ وَالْاُرْجُوَانِ۔ آپ نے ریشم اور ارجوان سے منع کیا۔

اُرْجُوْحَةٌ۔ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا) جھولا بعضوں نے کہا لکڑی جس کو اونچے مقام پر رکھتے ہیں اسکے دونوں کنارے پر بچے بیٹھتے ہیں اور ہلاتے ہیں۔ ایک طرف سے اونچی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے جھک جاتی ہے۔

كَانَتْ عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جھولے پر تھیں۔

اِرْدَبٌّ۔ مصر والوں کا ناپ جس میں چوبیس صاع سماتے ہیں، (۲۴ سیر)۔

مَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا۔ مصر اپنا اردب روک دیگا۔ (اسکو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

اِرْدَخْلٌ۔ موٹا۔ فربہ۔

اِنْتَخَبَهَا رَجُلٌ اِرْدَخْلٌ۔ ان حدیثوں کو ایک موٹے آدمی نے (یعنی اچھے عالم اور یاد رکھنے والے نے) منتخب کیا (چُنا) (یہ ابو بکر بن عیاش کا قول ہے)۔

اَرْدِيٌّ۔ ایک قسم کی گھاس ہے (اس کو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

اُرْدُنٌ۔ مشہور نہر جو طبریہ میں ہے۔ یا ایک شہر جو شام میں ہے۔

اُرْذُلٌ۔ خراب اور بدتر۔ (اس کو باب الراء مع الذال میں

ذکر کرتا تھا۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدترین عمر تک پھیرے جانے سے یعنی جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجاتا ہے اتنا بوڑھا ہو جاتا ہے۔ (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں طولِ عمر کی فضیلت مذکور ہے کیونکہ فضیلت اُس طولِ عمر کی ہے جس میں علم و عقل اور ہوش و حواس باقی رہیں)۔

أَرٌّ۔ جماع کرنا۔
يَؤُرُّ بِمَلَاقِحِهِ۔ وہ جماع کرکے عورتوں کو حاملہ بناتا ہے (یہ حضرت علی رض نے فرمایا)
رَجُلٌ مِئَرٌّ۔ بہت زیادہ جماع کرنیوالا مرد۔

أَرْزٌ۔ سمٹ جانا۔
اِنَّ الْاِسْلَامَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔ بتقدیم الجیم علی الحاء) اسلام سمٹ کر مدینہ میں اس طرح آجائے گا (جیسے پہلے مدینہ ہی سے پھیلا تھا) جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔ (امامیہ کی روایت میں یوں ہے اَلْعِلْمُ يَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا۔ یعنی قیامت کے قریب سب ملکوں میں کفر پھیل جائیگا اور سچے مسلمان مدینہ طیبہ میں جا کر پناہ لیں گے)۔
لَيَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ۔ دونوں مسجدوں میں (مکہ اور مدینہ کے) سمٹ جائے گا۔ (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)۔
حَتّٰى يَأْرِزَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِكُمْ۔ یہانتک کہ حکومت تمہارے سوا دوسروں کی طرف سمٹ جائے۔ یعنی انکو ملے۔
وَاَرَزْنَا اَرَزَتَهَا اَوْتَادًا۔ اور زمین میں میخیں گاڑیں۔
اِنْ سُئِلَ اَرَزَ وَاِنْ دُعِيَ اهْتَزَّ۔ اگر اُس سے کوئی کچھ مانگے تو سمٹ کر رہ جائے (جذبہ ہو جائے چڑچڑا کر) اور جو اس کو کوئی کھانے کیلئے بلائے تو خوش ہو جائے (یہ بخیل کی صفت ہے)۔
مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (جہاں گرا پھر نہیں اٹھتا) (صنوبر ایک بڑا درخت ہے بعضوں نے کہا چیڑ کا درخت)۔
وَلَمْ يَنْظُرْ فِيْ اَرْزِ الْكَلَامِ۔ اس نے اپنے کلام کی درستی اور جامعیت پر نظر نہیں ڈالی۔
اَلْمَأْرِزُ۔ جائے پناہ۔
لَا يَأْرِزُ مِنْ ثَمَرِهَا شَيْئًا۔ اُسکے میوے میں سے کچھ کم نہ کرے۔

أَرْسٌ۔ کاشتکار ہونا۔
فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيْنَ يا اِثْمُ الْاِرِّيْسِيْنَ يا اِثْمُ الْاُرَيْسِيِّيْنَ۔ یعنی تجھی پر تیرے نوکر چاکر تابعدار کا۔ یا کاشتکاروں کا (رعیت کا) یا تیرے ماتحت رئیسوں کا گناہ پڑے گا۔ (یہ حضور نے ہرقل بادشاہ روم کو لکھا تھا)۔
وَلَاَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاُصْطُفْلِيْنَةِ وَلَاَرُدَّنَّكَ اَرِيْسًا مِنَ الْاَرَارِسَةِ تَرْعَى الدَّوَابِلَ۔ میں تجھ کو گاجر کی طرح بادشاہت سے اُکھیڑ کر پھینک دونگا اور ایک کنبی کی طرح بنا دونگا اور تو سور کے بچے چراتا پھرے گا (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا)۔
فَسَقَطَتْ مِنْ يَدِ عُثْمَانَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتری حضرت عثمان رض کے ہاتھ سے بیر اریس میں گر گئی (بیر اریس ایک کنویں کا نام ہے جو مسجد قبا کے قریب تھا) یہ انگشتری خاتم سلیمانی کا اثر رکھتی تھی اُسی روز سے حضرت عثمان رض کی خلافت

عـہ حضرت علی رض سے یہ عرہ، سال کی منقول ہے اور بعض روایتوں میں سو سال کی وارد ہے ۱۲ منہ عـہ ترجمہ:۔ علم مدینہ میں اسطرح سمٹ کر آجائیگا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں آجاتا ہے ۱۲ مص

میں ضعف پیدا ہوا اور طرح طرح کے فسادات اُٹھ کھڑے ہوئے)۔

أَرْشٌ۔ خون بہا یا وہ نقصان جو خریدار بیچنے والے سے لیتا ہے جب خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب نکلے۔

أَرَّشْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُن لوگوں میں فساد کرا دیا۔

أَرْضٌ۔ زمین اور لرزہ۔

تَأْرِيضٌ۔ درست کرنا۔ تیاری طیاری کرنا۔

لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُؤَرِّضْهُ مِنَ اللَّيْلِ۔ جو شخص رات سے روزہ کی تیاری (نیت و ارادہ) نہ کرے تو اُسکا روزہ درست نہ ہوگا۔

فَشَرِبُوا حَتَّى أَرَاضُوا۔ انھوں نے دودھ پیا یہانتک کہ سیر ہوگئے (سیراب ہوگئے) یا بچھونے پر سو گئے یا زمین پر دودھ لنڈھا دیا (یہاں صاحب نہایہ اور صاحب مجمع دونوں سے سہو ہوا ہے أَرَاضَ روض سے نکلا ہے نہ کہ أرض سے اس لئے اسکو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)

أَزُلْزِلَتِ الْأَرْضُ أَمْ بِي أَرْضٌ۔ کیا زمین کو زلزلہ ہو رہا ہے یا میں کانپ رہا ہوں۔

أَمِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ۔ کیا ذمی کافروں میں سے ہو جو اپنی زمین پر بحال اور برقرار رکھے گئے۔

الْأَرَضَةُ۔ دیمک جو لکڑی کھاتی ہے۔

سَتُفْتَحُ أَرَضُونَ۔ یا أَرْضُونَ۔ قریب میں کچھ زمینیں فتح ہونگی۔

كَانَ يُكْرِي أَرَاضِيَهُ۔ اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے۔

أَرَاطٌ۔ ایک قسم کا رنگ۔

كَأَنَّهَا عُرُوقُ الْأَرْطَى۔ گویا وہ اونٹ کیا تھے ارطی کی جڑیں۔ ارطی ایک درخت ہے جسکی جڑیں

سُرخ ہوتی ہیں اور پھل بھی عناب کے مانند سُرخ ہوتا ہے

أُرْفَةٌ۔ حدّ فاصل دو زمینوں میں (باڑ پتھر وغیرہ جو کہ سرحد پر لگاتے ہیں۔

أَيُّ مَالٍ اقْتُسِمَ وَأُرِّفَ عَلَيْهِ فَلَا شُفْعَةَ فِيهِ۔ جس جائداد کا بٹوارہ ہو جائے اس کی حدیں باندھ دیجائیں اب اس میں شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

وَأَعْلِمُوا أُرَفَهَا۔ اور اس کی حدیں بتلا دو۔

الْأُرَفُ تَقْطَعُ الشُّفْعَةَ۔ حدیں شفعہ کو مٹا دیتی ہیں۔

قَضَى اللّٰهُ بِالشُّفْعَةِ مَا لَمْ تُؤَرَّفْ۔ اللّٰہ نے شفعہ کا حکم دیا جبتک کہ جائداد کی تقسیم نہ ہو۔

مَا أَجِدُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ أُرْفَةِ أَجَلٍ بَعْدَ السَّبْعِينَ۔ اس امت کے لئے ستر برس کے بعد میں موت کی کوئی حد نہیں پاتا۔

لَحَدِيثٌ مِنْ فِي الْعَاقِلِ أَشْهَى إِلَيَّ مِنَ الشَّهْدِ بِمَاءِ رَصَفَةٍ بِمَحْضِ الْأَرْفِيِّ۔ عقلمند اور دانا کے منہ سے ایک بات مجھ کو چشمہ کے اُس پانی سے اچھی لگتی ہے جسمیں شہد اور بالکل خالص دودھ ملا ہوا ہو۔

أَرْفَدَةٌ (یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الراء مع الفا میں ذکر کرنا تھا) بَنِي أَرْفِدَةَ۔ حبشیوں کو کہتے ہیں (شاید أرفدة اُن کے جداعلیٰ کا نام ہوگا۔

أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ۔ ان حبشیوں کو امن کیساتھ کھیلنے دے یا حبشی لوگو تم بے فکری کے ساتھ کھیلو۔

دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ۔ حبشیو کھیلو کھیلو۔

أَرَقٌ۔ رات کو نیند اچاٹ ہو جانا کسی خیال یا خوف کی وجہ سے۔

مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ۔ رات کو میری نیند اچاٹ ہو جانے سے میں نہیں سوتا۔

أَرِقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ۔ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند اچاٹ ہوگئی

اَرْلِکٌ۔ اونٹوں کو اراک چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔
اَرَاكْ۔ ایک کھاری کڑوی گھاس ہے اُس کو اونٹ کھاتا ہے۔ اور پیلو کے درخت کو بھی کہتے ہیں جسکی شاخوں مسواکیں بناتے ہیں۔
اَتَی بِلَبَنِ اِبِلٍ اَوَارِكَ۔ ایسے اونٹوں کا دودھ لیکر آئے جو اراک کھاتے تھے۔ کہتے ہیں اَرِكَتِ الْاِبِلُ اُرُوْكًا فَهِيَ اَرِكَةٌ۔ یعنی اونٹوں نے اراک چری۔ اَوَارِكُ، اَرِكَةٌ کی جمع ہے۔
مُتَّكِئٌ عَلٰی اَرِيْكَتِهٖ۔ اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے
وَعِنْدَهُمُ الْاَرَاكُ۔ اُنکا انگور پیلو کا درخت ہے۔
اَصْحَابُ الْاَرَاكِ لَاحَجَّ لَهُمْ۔ جو لوگ اراک میں ٹھیریں انکا حج درست نہ ہوگا کیونکہ اراک (ایک موضع ہے) عرفات سے خارج ہے اور اس کی حد شام کی طرف ہے)۔
اَرْمٌ۔ فنا ہو جانا، گل ہو جانا، کھا جانا، تمام کر دینا۔
كَيْفَ تُبْلَغُكَ صَلٰوتُنَا وَقَدْ اَرَمْتَ۔ ہماری دعا آپ تک کیونکر پہنچے گی آپ تو (قبر میں) گل گئے ہوں گے۔ (بعضوں نے اَرَمْتَ پڑھا ہے یعنی آپ فنا ہو گئے ہونگے بعضوں نے اُرِمْتَ پڑھا ہے یعنی زمین آپ کو کھا گئی ہوگی، بعضوں نے اَرَمَّتَ پڑھا ہے یعنی آپ گل گئے ہونگے۔ یہ بکر بن وائل کا محاورہ ہے وہ ضمیر فاعل کے ساتھ فک ادغام نہیں کرتے۔ اکثر کا محاورہ اَرْمَمْتَ ہے بہ فک ادغام۔ خطابی نے کہا اَرَمْتَ اصل میں اَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا تخفیف کے لئے۔)
مَا يُوْجَدُ فِيْ اٰرَامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَخِرَبِهَا۔ جاہلیت کے زمانہ کے نشانوں اور کھنڈروں میں جو مال ملے۔ (جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا جس مال کو ساتھ نہ لیجا سکتے تو اس پر ایک نشان رکھ کر چلدیتے۔ مثلاً پتھروں کا ڈھیر کر دیتے پھر آکر اُسی نشان سے وہ مال نکال لیتے)

لَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا۔ جو چیز پھینکتے تھے میں اُس پر نشان کے لئے ایک پتھر رکھ دیتا۔
اَنَا مِنَ الْعَرَبِ فِيْ اَرُوْمَةِ بِنَائِهَا۔ میں عرب کی عمارت کی جڑ و بنیاد میں ہوں۔
اِرَمٌ۔ ایک موضع جو جذام کے ملک میں ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر جعال بن ربیعہ کی اولاد کو دیا تھا۔
اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔ دمشق ہے یا اسکندریہ یا ملک فارس میں کوئی مقام تھا۔
مَا فِيْهَا اَرِمٌ اَرِيْمٌ۔ وہاں تو کوئی نہیں ہے۔
وَيُنْقَضُ بِهِمْ طَيُّ الْجَنَادِلِ مِنْ اِرَمِ۔ یہ لوگ جاکر وہاں کے تہ برتہ پتھروں کو توڑیں گے (یعنی دمشق اور اُس کے حوالی پر غالب ہوجائیں گے بنی امیہ کو مغلوب کریں گے)۔
اَرْمَلُ۔ (اس لغت کو باب الراء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔ ارمل کہتے ہیں مجرد مرد کو (یا جس مرد کی بیوی مر گئی ہو) اور محتاج درویش کو۔
اَرْمَلَةٌ۔ بے خاوند والی عورت خواہ اُس کا نکاح ہوا ہو یا نہ ہوا ہو (بعضوں نے کہا بیوہ)۔
اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ۔ بیوہ اور یتیم کے لئے کوشش کرنیوالا اُنکا بار پرورش اُٹھانے والا اُن کے لئے روپیہ کمانے والا۔
لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ۔ میں عراق کی بیواؤں کو یا عراق کے محتاجوں کو چھوڑ دونگا۔
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ۔ یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچانیوالے۔
اَرَنٌ۔ یا اِرَانٌ یا اَرِيْنٌ۔ خوش ہونا، ہلکا ہونا، دانت سے کاٹنا۔
اَرِنْ اَوْ اَعْجِلْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ۔ مار ڈال در

جلدی کاٹ ڈال اس چیز سے جو خون بہادے۔ (بعضوں
نے اِءْرَنْ پڑھا ہے یعنی پھرتی کر ہلکا پھلکا ہو ایسا نہ
ہو کہ وہ گلا گھٹ کر مرجائے۔ بعضوں نے اِرَنْ پڑھا
ہے یعنی اسکو دیکھتا رہ نظر جمائے رہ ایسا نہ ہو کہ دوسرا
مقام کاٹ ڈالے یا برابر ہتھیار سے کاٹتا رہ سستی
نہ کر۔ بعضوں نے اَرِنْ پڑھا ہے۔ بعضوں نے اَرْنِیْ
مگر لغت سے اخیری دونوں لفظوں کی تائید نہیں ہوتی)

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَأَرِنَّ۔ کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی
ہوئیں تو انھوں نے خوشیاں منائیں اور وہ اترائیں۔

حَتّٰی رَأَیْتُ الْأَرِینَۃَ تَأْکُلُھَا صِغَارُ الْإِبِلِ۔ میں
نے دیکھا کہ ارینہ (جو ایک گھاس ہے) اسکو چھوٹے چھوٹے
اونٹ کھا رہے ہیں بعضوں نے اسکو اَرْنَبَۃ پڑھا ہے
جس کے معنی خرگوش کے ہیں۔ مطلب یہ کہ طغیانی آئی
اور اس خرگوش کو جو درخت سے لٹکا ہوا ہے اونٹ
پتوں کے ساتھ اسکو بھی کھا گیا حالانکہ اونٹ گوشت نہیں
کھاتا)۔

اَرْنَبَۃ۔ (اس لغت کو باب الراء مع النون میں ذکر کرنا تھا)
ناک کی نوک۔ اور مادہ خرگوش۔

فَلَقَدْ رَأَیْتُ عَلٰی أَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِہٖ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناک اور ناک کی نوک
پر کیچڑ پانی کا نشان دیکھا۔

اِرَاۃٌ۔ سکھایا ہوا گوشت جسکو قدید بھی کہتے ہیں یا سرکہ میں
جوش کیا ہوا گوشت جو سفر میں ساتھ لیجاتے ہیں۔ اور
آگ یا تنور یا وہ گڈھا جسکے گرد پتھر رکھ کر اس میں آگ
سلگاتے ہیں۔

أَمَعَکُمْ شَیْءٌ مِنَ الْإِرَاۃِ۔ تمہارے پاس کچھ سکھایا
ہوا گوشت ہے۔

أَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِرَاۃً
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سکھایا ہوا گوشت[1]
تحفہ بھیجا۔

ذُبِحَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاۃٌ
ثُمَّ وُضِعَتْ فِی الْإِرَاۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے ایک بکری کاٹی گئی پھر تنور میں یا آگ میں رکھی
گئی۔

اَللّٰھُمَّ أَرِ بَیْنَھُمَا۔ یا اللہ ان دونوں خاوند (بیوی کے
درمیان محبت ڈالدے۔ بعضوں نے اَرِّ بَیْنَھُمَا
پڑھا ہے یعنی ایک کو دوسرے پر روک دے اسکا دل
اور طرف مائل نہ ہو)۔

اَرِّ۔ (یہ لفظ حضرت صدیق رض کی حدیث میں ہے جو
انھوں نے تلوار پکڑتے وقت کہا) تلوار مجھے مضبوط تھام
لینے دیجئے۔ (بعضوں نے اَرِ بتخفیف را پڑھا ہے یعنی
دیجئے)۔

اُرِیُّ خُرَاسَانَ۔ خراسان کے جانوروں کا طویلہ[2]۔
(یہ جھوٹ موٹ اپنے طویلوں کا نام رکھتے تھے تاکہ
خریداروں کو دھوکا ہو وہ سمجھیں کہ نئے جانور خراسان
سے آئے ہیں)۔

اَرْوٰی۔ پہاڑی بکریاں۔ یہ جمع یا اسم جمع ہے اسکا مفرد اُرْوِیَّۃٌ
ہے (اس لغت کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

أُھْدِیَ لَہٗ أَرْوٰی وَھُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّھَا۔ آنحضرت
کو احرام کی حالت میں پہاڑی بکری تحفہ میں بھیجی گئی آپ
نے واپس پھیر دی۔

جَمَعَ بَیْنَ الْأَرْوٰی وَالنَّعَامِ۔ اس شخص نے پہاڑی
بکری اور شتر مرغ کو ملا دیا (یہ ایک مثل ہے جو عرب
میں اسوقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص ایک بات
دوسری بات کے مخالف کہے یعنی اپنی بات کو آپ
ہی توڑے اور مناسبت یہ ہے کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی
چوٹی پر رہتی ہے اور شتر مرغ صاف میدان میں رہتا ہے)

[1] کاٹا ہوا اور خشک کیا ہوا گوشت ۱۲ منہ [2] یعنی اصطبل ۱۲ منہ

تو دونوں کبھی جمع نہیں ہوتے ۔)۔

وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ ۔ البتہ دین حجاز کے ملک سے اس طرح پناہ لیگا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی سے۔

هَيَّأَ لَهُ أُرْوِيَّةً ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت یونس ؑ کے لئے ایک پہاڑی بکری کو مانوس کردی (وہ روز آکر اُنکو دودھ پلاجاتی)۔

أَرْيَان ۔ خراج، محصول، لگان،

مَا أَدِّيَ الْأَرْيَانُ ۔ خراج ادا نہ ہوتا (خطابی نے اس کو أَرْبَان بہ بائے موحدہ نقل کیاہے یعنی بیعانہ)

أَرِيْحَا ۔ ایک بستی جو بیت المقدس کے قریب ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الزَّاءِ

أَزْءٌ ۔ سیر کرنا ۔ نامرد ہونا ۔ لوٹ جانا۔

أَزَبٌّ ۔ (اس کو باب الزاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع دونوں نے یہیں بیان کردیا ہے) بہت بال والا ۔ اور ایک جن کا نام ہے ۔

نُوْضَعُهُ فِيْ رَأْسِ أَزَبَّ ۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے ازب کے سر پر ایک کوڑا جمایا (جو جنوں میں سے ایک شخص تھا)۔

هُوَ شَيْطَانٌ اِسْمُهُ أَزَبُّ الْعَقَبَةِ ۔ وہ شیطان ہے جس کا نام ازب العقبہ ہے یعنی سانپ۔

تَسْبِيْحَةٌ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ لَقُوْحٍ صَفِيٍّ فِيْ عَامِ أَزْبَةٍ أَوْ لَزْبَةٍ ۔ کسی ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا دہیل[1] اونٹنی سے جس کے ساتھ اسکا بچہ بھی ہو اور کال (قحط و خشک سالی) کی سال میں ملے بہتر ہے۔

أَزْدٌ ۔ ایک قبیلے کا جدّ اعلیٰ ہے یمن میں انصار اُسی کی اولاد میں سے تھے ۔

اَلْأَزْدُ أَزْدُ اللهِ ۔ ازد قبیلہ اللہ کا ازد ہے ۔

أَتَتْهُمُ الْأَزْدُ أَرَقُّهَا قُلُوْبًا وَأَعْذَبُهَا أَفْوَاهًا ازد قبیلہ اُن کے پاس آیا جس کے دل بہت نرم اور منہ و دہان بہت شیریں تھے ۔

أَزْرٌ ۔ زور، اور قوت، اور مدد،

أَنْصُرُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ۔ میں تمہاری بہت زور کی مدد کرونگا۔

لَقَدْ نَصَرْتُمْ وَآزَرْتُمْ وَأَزَرْتُمْ ۔ تم نے بیشک (اسلام کی) مدد کی اور بہت زور کی مدد کی۔

اَلْعَظَمَةُ إِزَارِيْ ۔ بڑائی اور بزرگی میری ازار[2] ہے (یعنی اس صفت سے میرے سوا اور کوئی موصوف نہیں)۔

تَأَزَّرَ بِالْعَظَمَةِ ۔ اس نے بڑائی کی ازار پہنی ہے۔

مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ[3] ٹخنے سے نیچے جو ازار ہو وہ دوزخ میں جائے گی۔ (یعنی ایسی ازار والے کا پاؤں دوزخ میں جلیگا یا اتنی ازار نیچی رکھنا دوزخیوں کا کام ہے[4]۔)

إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ مسلمان کی ازار پوشی آدھی پنڈلی (نصف ساق) تک ہوتی ہے (اور ٹخنوں تک لٹکانے میں کوئی گناہ نہیں)۔

هٰكَذَا إِزْرَةُ صَاحِبِنَا ۔ ہمارے صاحب یعنی پیغمبر کی ازار پوشی اسی طرح کی تھی۔

إِذَا كَانَ الْغُلَامُ مُشَدَّدَ الْأُزْرَةِ كَبِيْرَ الذَّكَرِ حَادَّ النَّظَرِ فَمَتِّنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ ۔ جب لڑکے کی پیٹھ سخت ہے (یا زور دار ہو) اسکا عضو تناسل بڑا ہو عورتوں کو بہت گھورتا ہو تو اُس سے بھلائی کی امید نہ رکھنا چاہیے (یعنی احتیاط لازم ہے)۔

وَشَدَّ الْمِئْزَرَ ۔ ازار مضبوط باندھی یعنی عورتوں سے علیحدہ ہوئے یا عبادت کے لئے کمر ہمت مضبوط باندھی۔

---

[1] بہت دودھ دینے والی اونٹنی ۱۲ مص [2] اوڑھنا بچھونا، شعار، ۱۲ مص [3] اگر یہ عمل تکبر سے ہو تب، جیسا کہ حدیث کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے ۱۲ مترجم

كَانَ يُبَاشِرُ وَهِيَ مُؤْتَزِرَةٌ فِي حَالَةِ الْحَيْضِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی سے حالت حیض میں مباشرت کرتے اور وہ ازار باندھے ہوتی (بعض روایتوں میں مُتَّزِرَةٌ ہے یہ غلط ہے کیونکہ ہمزہ کا ادغام تے میں نہیں ہوتا)

كَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ (صحیح فَأْتَزِرُ ہے دو ہمزوں سے) یعنی آپ مجھکو حکم دیتے میں تہبند باندھ لیتی۔

أَمَرَهَا بِالْاِئْتِزَارِ فَائْتَزَرَتْ۔ آپ نے اُن کو (اپنی بیوی کو) تہبند باندھنے کا حکم دیا انھوں نے باندھ لیا۔

وَأَنْ تُشْعَرُوَ لَا تُؤْتَزَرُ۔ کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیا جائے اُسکی ازار نہ بنائی جائے۔

لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُزُرَنَا۔ ہم آپ کو اُن سب چیزوں سے بچائیں گے جن سے اپنی عورتوں کو یا اپنی جانوں کو بچاتے ہیں (یعنی آپ کی حفاظت اپنے اہل و عیال اور اپنی جان کی طرح کریں گے)۔

فِدَى اللَّكَ مِنْ أَخِي ثِقَةٍ إِزَارِيْ میرے اعتباری (قابل اعتماد اور بھروسے کے لائق) بھائی تجھ پر میرے بال بچے یا جان صدقے۔

تَأَزُّرٌ۔ تہبند باندھنا۔

كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّ يُؤْمَرْنَ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوْسَهُنَّ قَبْلَ الرِّجَالِ لِضِيْقِ الْأُزُرِ۔ عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مسجد میں آکر نماز پڑھا کرتیں اُنکو یہ حکم دیا جاتا کہ مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں کیونکہ مردوں کی ازاریں چھوٹی تھیں (ایسا نہ ہو کہ پہلے سر اٹھانے میں پیچھے سے مردوں کے ستر کی طرف نظر پڑے۔)

مترجم: اب اس (عورتوں کے مسجد میں آنےکی) سنت پر ہندوستان میں کہیں عمل نہیں ہوتا ہر جگہ عورتیں مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے روکی جاتی ہیں۔ صرف حرمین شریفین میں ابھی تک یہ سنت جاری ہے عورتیں برابر مسجد میں آکر جماعت کی نماز میں شریک ہوتی ہیں[1]۔

أَزَزٌ۔ ہجوم، جوش مارنا، سنسنانا، بھڑکانا، برانگیختہ کرنا، اژدحام، مجلس کا بھرا ہوا ہونا۔

فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بِأَزَزٍ۔ میں مسجد میں پہنچا دیکھا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہے (بعض روایتوں میں فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ ہے یہ راوی کی غلطی ہے۔)۔

كَانَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ۔ آنحضرت م نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی جیسے ہانڈی کے جوش کی آواز ہوتی ہے۔

فَنَخَسَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا تَحْتِيْ لَهُ أَزِيْزٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے اونٹ کو (جو بالکل سست تھا) چھڑی سے اُکسا دیا (جابر رض کہتے ہیں) یکایک وہ میری سواری میں چالاک اور تیز ہو گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

فَإِذَا الْمَسْجِدُ يَتَأَزَّزُ۔ دیکھا تو مسجد اُبل رہی تھی (یعنی لوگوں کا اُس میں ہجوم ہو گیا تھا)

كَانَ الَّذِيْ أَزَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْخُرُوْجِ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔ حضرت عائشہؓ کو بصرے کی طرف نکلنے کے لئے عبداللہ بن زبیر نے بھڑکایا (ایک روایت میں ہے کہ طلحہ اور زبیرؓ نے اُکسایا)

أَزَّ قِدْرَكَ۔ ہانڈی کے تلے آنچ کر۔

أَزَفٌ۔ آن پہنچنا، قریب آجانا۔

آزِفَةٌ۔ قیامت (آنیوالی)۔

أَزِفَ الْوَقْتُ۔ وقت آن پہنچا نزدیک آ لگا۔

---

[1] لیکن حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ خدا کی قسم اگر آجکل حضورؐ زندہ ہوتے تو ان عورتوں کو مسجدوں میں نماز کیلئے آنے سے منع فرما دیتے کیونکہ آجکل یہ عورتیں ان شرائط کو پورا نہیں کرتیں جو مسجد میں آنیکے ہیں بلکہ آرائش کی نمائش، خوشبو کا استعمال اور اسی طرح کی دیگر بیہودہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں ۱۲ مص

أَزْفَلَةٌ (اس لغت کو باب الزاء مع الفاء میں ذکر کرنا تھا) جماعت۔

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَزْفَلَةٍ ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس وقت آپ ایک جماعت میں بیٹھے تھے۔

إِنَّهَا أَرْسَلَتْ أَزْفَلَةً مِّنَ النَّاسِ ۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں کی ایک جماعت بھیجی۔

جَاءُوا بِأَزْفَلَتِهِمْ وَأَجْفَلَتِهِمْ ۔ وہ اپنی جماعت کو لیکر آئے۔ (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں)۔

أَزْلٌ ۔ سختی، اور قحط سالی، اور تنگی،

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ ۔ یا اللہ مجھ سے تنگی اور پریشانی پھرا دے (ہٹا دے)۔

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْلِكُمْ وَقُنُوطِكُمْ ۔ پروردگار نے تمہاری ناامیدی اور یاس پر تعجب کیا۔

أَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ مُؤْزِلَةٌ يا مُؤَزِّلَةٌ ۔ ہم پر ایک کٹھن قحط کا سال آن پہنچا۔

إِنَّهُ يَحْصُرُ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيُؤْزَلُونَ أَزْلًا شَدِيدًا ۔ دجال لوگوں کو بیت المقدس میں گھیر لے گا تو اُن پر سخت قحط کی تکلیف گذرے گی۔

اَلْأَبَعْدَ أَزْلٍ وَّبَلَاءٍ ۔ سختی اور مصیبت کے بعد دوستی اور عہد۔

أَزَلٌ ۔ ہمیشگی اور زمانہ گذشتہ کی بے انتہائی۔

أَزَلِيٌّ ۔ ہمیشہ سے ہونیوالا یعنی زمانہ ماضی میں جس کی ابتدا نہ ہو (یہ خداوند کریم کی ذات ہے باقی سب چیزیں حادث ہیں اور جو کوئی خداوند کریم کے سوا مادّہ یا عقل یا روح کو بھی ازلی کہے وہ اسلام سے خارج ہے)

إِخْتِطَافُ الذِّئْبِ الْأَزِلِ ۔ جیسے چھوٹا یا ہلکا بھیڑیا اچک لیتا ہے۔

أَزْمٌ ۔ دانت سے کاٹنا، چپ رہنا، کھانے سے باز رہنا، قحط ہونا، سمٹ جانا۔

أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ فَأَزَمَ الْقَوْمُ ۔ تم میں کون بولا تھا یہ سنکر لوگ (ڈرکر) خاموش ہو رہے (مشہور روایت فَأَرَمَّ الْقَوْمُ ہے یعنی لوگ چپ رہے)

ثُمَّ أَزَمَ سَاكِتًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ۔ پھر بڑی دیر تک چپ رہے بے حرکت پھر اپنا سر اُٹھایا۔

اَلسِّوَاكُ عِنْدَ تَغَيُّرِ الْفَمِ مِنَ الْأَزْمِ ۔ مسواک کرنا چاہئے اُس وقت جب منہ بند رہنے سے اُسمیں تغیر پیدا ہو (یعنی خاموش رہنے یا کھانا کھانے سے ایک قسم کی بدبو پیدا ہو)۔

مَا الدَّوَاءُ قَالَ الْأَزْمُ ۔ کیا دوا ہے کہا پرہیز کرنا (یعنی کھانا نہ کھانا)۔

فَأَزَمَ بِهَا بِثَنِيَّتِهِ فَجَذَبَهَا جَذْبًا رَفِيقًا ۔ ابوعبیدہ ابن جراح نے اُس (زرہ کے چھلے) کو (جو آنحضرت م کی مبارک پیشانی میں گھس گیا تھا) سامنے کے دانت سے پکڑا اور آہستگی سے کھینچ کر نکال لیا۔

فَإِذَا أَخَذَهُ أَزَمَ فِي يَدِهِ ۔ جب وہ اُسکو پکڑے گا تو وہ اُسکے ہاتھ میں کاٹ کھائیگا۔

اِشْتَدِّي أَزْمَةُ تَنْفَرِجِي ۔ اے قحط کے سال خوب سخت ہو جا ایک کے بعد ایک آتا جا آخر آپ ہی دور ہو جائے گا (کبھی نہ کبھی قحط ضرور رفع ہوگا)۔

أَصَابَتْ قُرَيْشًا أَزْمَةٌ ۔ قریش پر قحط سالی آئی،

يُؤْنَسُ بِتِلَاوَتِهِ فِي الْأَزَمَاتِ ۔ قحط سالیوں میں اُسکے پڑھنے سے تسلی ہوتی ہے۔

حُرِّمَتِ الْمَدِينَةُ مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا ۔ مدینہ کی زمین جو دونوں تنگ رستوں کے درمیان ہے حرم ہے[1]۔

إِزَاءٌ ۔ مقابل، برابر، سامنے، اور حوض کا وہ جانب جدھر سے پانی یا ڈول اسمیں ڈالا جاتا ہے۔ (عُقْرٌ اُس کا آخیر کا جانب عَضُدٌ بیچ کا حصہ)۔

[1] ایسی نہیں جیسے کہ مکہ کی زمین ہے۔ دلیل یہ ہے کہ انس کے چھوٹے بھائی ابوعمیر کے پاس مدینہ میں ایک لال (پدڑی) تھی جس کے متعلق حضورؐ ابوعمیر سے اکثر پوچھا کرتے تھے اگر مدینہ مکہ کیطرح حرم ہوتا تو یہ لال کیسے قید رکھا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ مدینہ شرافت و عزت میں مکہ کے برابر ہے بلکہ اہل مدینہ اہل مکہ کی نسبت نرم خو اور بردبار و خلیق ہیں۔ اللہ تعالٰی کی ان پر سلامتی ہو ۱۲ مص

اِنَّہٗ وَقَفَ بِاِزَاءِ الْحَوْضِ - حضرت موسیٰ علیہ السلام حوض کے اس طرف کھڑے ہوئے جدھرسے اُس میں پانی ڈالا جاتا تھا۔

حَتّٰی اَزَاتَا شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ - (اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے) یہانتک کہ دونوں کان کی لو کے برابر ہوگئے (ایک روایت میں وَازَاتَا ہے معنی وہی ہے)

فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ - ہم دشمن کے مقابل ہوئے۔

قَدْ اٰزٰی بَعْضَ بَنِی الزُّبَیْرِ - عمر میں زبیر کے بعضے بیٹوں کے برابر تھے۔ (یعنی چچا بھتیجے ہم سن تھے)

فِرْقَۃٌ اٰزَتِ الْمُلُوْکَ - ایک گروہ نے بادشاہوں کا مقابلہ کیا (اللہ کے دین پر اُن سے لڑے)۔

ھَاشِمِیٌّ لَا یُوَازٰی - ہاشمی شخص کے مقابل کوئی نہیں آتا۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ السِّیْنِ

اَسْ اَسْ - ایک کلمہ ہے جو بکری کو ڈانٹنے کے لئے کہا جاتا ہے

اَسَبْ - یہ عبرانی لغت ہے بمعنی اَنْتَ (یعنی تو)۔

اَسَبْ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ - تو پروردگار کا چہیتا ہے (یہ جملہ توراۃ میں ہے)۔

اِسْب بالکسر شرمگاہ کے بال۔

اَسْبَذِیْنَ - گھوڑا پوجنے والے - (یہ ایک معرب لفظ ہے، مرکب ہے اسپ اور زین سے - اسپ فارسی میں گھوڑے کو کہتے ہیں)۔

کَتَبَ لِعِبَادِ اللّٰہِ الْاَسْبَذِیْنَ (یہ حدیث کے الفاظ ہیں) اس میں عمان کے بادشاہ مراد ہیں جو گھوڑے کی پرستش کیا کرتے تھے۔

اَسْبُرْنَج - شطرنج کا گھوڑا - (یہ بھی معرب اور مرکب لفظ ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالْاَسْبُرْنَجِ وَالنَّرْدِ فَقَدْ غَمَسَ یَدَہٗ فِیْ دَمِ خِنْزِیْرٍ - جو شخص شطرنج اور چوسر کھیلے اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون میں ڈبو دیا۔

اِسْتٌ - بنیاد، سرین، چوتڑ، جڑ، دبر

غَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ نَادِیْکُمْ - اپنی تاری کے چوتڑ ہم سے چھپاؤ (اس لغت کو باب السین مع التاء میں ذکر کرنا تھا)۔

غَدْرَتُہٗ خَلْفَ اِسْتِہٖ - اس کی دغابازی کا جھنڈا اُسکے سرین کے پیچھے لگا ہوگا - (تاکہ محشر والے سب دیکھیں)

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاھِھِمْ - اپنی چوتڑوں کے بل چلیں گے

فَخَرَرْتُ لِاِسْتِیْ - میں چوتڑوں کے بل گر پڑا۔

اُسْتَان - بغداد میں چار قطعے ہیں۔

اِسْتَان - سمرقند کی ایک بستی۔

اِسْتَانَۃُ - خراسان یا بلخ کے گرد و نواح میں ایک بستی

اِسْتَبْرَق - (اس لغت کو باب الباء مع الالف میں ذکر کرنا تھا) (یہ ایک معرب لفظ ہے) موٹا ریشمی کپڑا دیباج نہیں ریشمی کپڑا (حریر دونوں کو کہیں گے، یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے)۔

اِسْحَاق - حضرت ابراہیم ع کے صاحبزادے کا نام جو بی بی سارہ کے بطن سے تھے۔

یَغْزُوْھَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ - قسطنطنیہ پر ستر ہزار شخص حضرت اسحاق کی اولاد میں سے جہاد کرینگے (مراد شام کے گروہ ہیں جو حضرت اسحاق کی اولاد ہیں، بعضوں نے کہا صحیح مِنْ بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ ہے یعنی ستر ہزار عرب جو حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں)۔

اَسَدٌ - شیر بنا اور بہادری کرنا۔

اِنْ خَرَجَ اَسِدَ - جب باہر نکلتا ہے تو شیر کی طرح بہادر ہوتا ہے۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْاَسَدِ - میری طرف سے میرے بھائی کو لے جو شیر کی طرح زور رکھتا ہے۔

اُسْلِیْ - ایک گھاس ہے۔

اِیْسَادُ۔ فساد کرانا۔

اَسْرٌ۔ تسمہ۔ اور رسی۔ اور زرہ اور زور و قوت۔ اور قید کرنا۔ باندھنا۔

لَا یُوْسَرُ اَحَدٌ بِشَہَادَۃِ الزُّوْرِ اِنَّا لَا نَقْبَلُ اِلَّا الْعُدُوْلَ۔ جھوٹی گواہی پر کوئی قید نہیں کیا جائیگا۔ ہم انہی لوگوں کی گواہی قبول کرینگے جو عادل ہوں۔

اِذَا ذَکَرَ عِقَابَ اللّٰہِ تَخَلَّعَتْ اَوْصَالُہٗ لَا یَشُدُّھَا اِلَّا الْاَسْرُ۔ حضرت مقداد جب اللہ کا عذاب یاد کرتے تو اُن کے بند بند جدا ہو جاتے بغیر باندھے درست نہ ہوتے۔

تَجْفُو الْقَبِیْلَۃُ بِاَسْرِھَا۔ سارا قبیلہ سنگدل ہو جاتا ہے۔

فَاَصْبَحَ طَلِیْقَ عَفْوِکَ مِنْ اِسَارِ غَضَبِکَ۔ تیری غصہ کے بندسے تیرے معافی کا رہائی یافتہ ہوا۔

اَسِیْرٌ۔ قیدی۔

اَلْاَسِیْرُ عِیَالُ الرَّجُلِ۔ آدمی کے بال بچے گویا اس کے قیدی ہیں[1] (جب اللہ زیادہ دے تو اُن سے زیادہ سلوک کرے)

کَانَ یُؤْتٰی بِالْاَسِیْرِ فَیَدْفَعُہٗ اِلٰی بَعْضِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ آنحضرتؐ کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کو کسی مسلمان کے حوالہ کر دیتے۔

مَاْسُوْرٌ بِدَیْنِہٖ۔ قرضداری میں گرفتار ہے۔

اَسَارِیْرُ وَجْھِہٖ۔ آپ کے چہرے کی بٹیں اور خطوط (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الراء میں ذکر کرنا تھا)۔

اُسْرٌ۔ پیشاب بند ہونا۔

اِنَّ اَبِیْ اَخَذَہُ الْاُسْرُ۔ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا۔ (اور پاخانہ بند ہونے کو حصر کہتے ہیں)

زَنٰی رَجُلٌ فِیْ اُسْرَۃٍ مِّنَ النَّاسِ۔ ایک شخص نے اپنے بال بچوں گھر والوں میں رہکر زنا کیا۔

اُسْرَۃُ الرَّجُلِ۔ آدمی کے عیال و اطفال۔ کنبے والے خاندان۔

اُسُسْ۔ صیغہ امر کا ہے سَاسَ یَسُوْسُ۔ سے ہمزہ زائد ہے۔ (اس کو باب السین مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اُسُسْ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ وَجْھِکَ وَعَدْلِکَ۔ سب لوگوں کو اپنے توجہ اور انصاف میں برابر رکھ۔ یہ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ کو لکھا۔ (بعضوں نے اٰس پڑھا ہے مواساۃ سے یعنی غمخواری اور دلجوئی سے توجہ اور انصاف کر)۔

رَبِّ اٰسِنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ۔ جو فرمان تو نافذ کرے اس پر مجھ کو صبر اور تسلی عنایت فرما۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو اسی میں ذکر کرنا تھا نہ کہ اسس میں)

تَاْسِیْسٌ پایہ رکھنا۔

اَسَاسٌ۔ پایہ، بنیاد، نیو، جڑ،

اِذَا قَامَ الْقَائِمُ رَدَّ الْبَیْتَ اِلٰی اَسَاسِہٖ (جب امام مہدی علیہ السلام نکلیں گے) تو خانہ کعبہ اپنی قدیمی بنیاد پر کر دیا جائیگا۔ (جس بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور عبد اللہ بن زبیر نے اسی بنیاد پر کر دیا تھا۔ لیکن حجاج مردود نے تعصب اور عداوت سے پھر جاہلیت کی بنیاد پر کر دیا)

اَلْاِمَامَۃُ اُسُّ الْاِسْلَامِ۔ امامت اسلام کی جڑ ہے (یعنی امام کا پہچاننا بھی تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے) (یہ امامیہ کے مذہب پر ہے)۔

اُسْطُوَانٌ۔ جمع ہے اسطوانہ کی بمعنی ستون[2]۔

اَسَفٌ۔ غم، غصہ۔

لَا تَقْتُلُوْا عَسِیْفًا وَلَا اَسِیْفًا۔ مزدور اور بوڑھے پھونس کو مت قتل کرو۔ بعضوں نے کہا اسیف سے غلام یا قیدی مراد ہے)۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ۔ ابو بکر جلدی سے رو دینے والے آدمی ہیں یا کچدلے ہیں۔

[1] یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیدی آدمی کے عیال میں سے ہے (یعنی جب کسی کے پاس کوئی قیدی ہو تو اسکو چاہئے کہ جیسے اپنے بال بچوں کو کھانا و پوشاک دیتا ہے اسے بھی دیوے) ۱۲ منہ [2] یہ بھی صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الطاء میں ذکر کرنا تھا ۱۲ منہ [3] کچے دل والے ۱۲ منہ

مَوْتُ الْفُجَاءَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ۔ ناگہانی موت مومن کے لئے تو راحت ہے اور کافر کے لئے غضب کی پکڑ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْسَفُ كَاَسَفِنَا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ ہمارے غصہ کی طرح نہیں ہے (اس کو تو سب قدرت حاصل ہے اس کی کوئی صفت مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتی)۔

اِنْ كَانُوْا لَيَكْرَهُوْنَ اَخْذَةً كَاَخْذَةِ الْاَسَفِ صحابہ ایسی پکڑ کو برا سمجھتے تھے جیسے غضب کی پکڑ ہوتی ہے (یعنی مرگ ناگہانی کو مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اسمیں توبہ کی فرصت نہیں ملتی اور نہ بیماری کی تکلیف سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے) (بعضوں نے اس روایت میں اَسِف بکسر سین پڑھا ہے یعنی غصہ والے کی پکڑ۔

اَسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ۔ جیسے آدمی غصہ ہوتے ہیں میں بھی غصہ ہوتا ہوں۔

فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَلٰكِنْ صَكَكْتُهَا۔ میں اس لونڈی پر غصہ ہوا (اس کو سخت سزا دینا چاہتا تھا) مگر میں نے اس کو ایک گھونسہ لگا دیا یا تھپڑ۔

فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ۔ جو اس کو نہیں ملا اسپر غمگین ہوا۔

وَامْرَاَتَانِ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَنَائِلَةَ۔ دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں۔ (اساف اور نائلہ دو بت تھے صفا مروہ پر، عرب کے مشرک سمجھتے تھے کہ یہ دونوں ایک زمانہ میں مرد اور عورت تھے کعبہ کے اندر انھوں نے زنا کیا تو پتھر بن گئے) (ہائے بیوقوفی ان مشرکوں کی اول تو خدا کے سوا کسی کو پکارنے سے ہوتا ہی کیا ہے، دوسرے ایسے زانیوں کو پکارتے تھے جنہوں نے کعبہ میں زنا کیا۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا واہ کیا کہنا)۔

اُسْكُفَّةٌ۔ (اس لغت کو باب السین مع الکاف میں ذکر کرنا تھا)۔ دروازے کی نیچے کی چوکھٹ یعنی دہلیز (اوپر کی چوکھٹ کو عَتَبَة کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اُسْكُفَّة اوپر کی لکڑی

اِسْكَنْدَرِيَّة۔ مصر کا ایک مشہور شہر، اور ایک گاؤں جو دجلہ پر ہے)۔

اَسَلٌ۔ نیزے تیز، نرم ہموار، برابر ہونا۔

كَانَ اَسِيْلَ الْخَدِّ۔ آنحضرت ص کے رخسار ہموار اور دراز تھے (یہ نہیں کہ گال پھولے ہوئے، یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے چہرے میں گولائی تھی اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا چہرہ بالکل بد نما لمبا اور غیر مطبوع نہ تھا بلکہ فی الجملہ گولائی بھی تھی مگر نہ ایسی گولائی کہ گال پھولے ہوئے ہوں جسے تھوبڑا کہتے ہیں)۔

لِيَذِلَّ لَكُمُ الْاَسَلُ الرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ۔ تاکہ نیزے اور تیر تمہارے لئے رام ہو جائیں (رماح اور نبل اَسَل کی تفسیر ہیں)۔

عَلٰى اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ۔ ان کے کاندھوں پر باریک یا خون کے پیاسے برچھے ہیں۔

لَا قَوَدَ اِلَّا بِالْاَسَلِ۔ قصاص ہمیشہ دھار دار لوہے سے لیا جائیگا (جیسے تلوار برچھے چھرے سے) آسل میں اسل ایک گھانس ہے جس میں باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں اور پتے نہیں ہوتے اس سے بوریے بنتے ہیں)۔

لَمْ تَجِفَّ لِطُوْلِ الْمُنَاجَاةِ اَسَلَاتُ اَلْسِنَتِهِمْ مناجاۃ (سرگوشی) کرتے کرتے ابھی تک اُن کی زبانوں کے کنارے نہیں سوکھے۔

اِنْ قُطِعَتِ الْاَسَلَةُ يُحْسَبُ بِالْحُرُوْفِ۔ اگر زبان کا کنارہ کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کو حرفوں پر تقسیم کرکے جو حرف نہ نکل سکیں اُن کے حصہ کی

دیت دینی ہوگی۔

اِسْمٌ۔ (اس کو باب السین مع المیم میں ذکر کرنا تھا کیونکہ اسم اصل میں سِمْوٌ تھا) نام (خواہ ذاتی ہو جیسے اللہ یا وصفی ہو جیسے خالق رازق قادر قدوس وغیرہ تو اسم صفت کو بھی شامل ہے)۔

اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً۔ میرے کئی نام ہیں کئی صفتیں ہیں۔

بِاسْمِكَ اَحْیٰی وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ۔ تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مرونگا۔

اَسَنٌ۔ پانی کا مزہ، یا بو بدلجانا، بیہوش ہونا۔

رَمَیْتُ ظَبْیًا فَاَسِنَ۔ میں نے ایک ہرن کو تیر مارا وہ بیہوش ہو کر مرگیا۔

مِنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ اَوْ یَاسِنٍ۔ بہشت میں غیر آسن یا غیر یاسن پانی کی نہریں ہیں (یعنی صاف ستھرے پانی کی جو بدبودار و بدمزہ نہوگا) (اجن کے بھی یہی معنی ہیں)

خَلِّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ صَاحِبِنَا فَاِنَّهٗ یَاْسِنُ كَمَا یَاْسِنُ النَّاسُ۔ (حضرت عباس رض نے حضرت عمر رض سے کہا) اجی ہمارے صاحب کو چھوڑ دو بھی (ان کو دفن کرنے دو) آخر جیسے مردے بگڑ جاتے ہیں آپ بھی بگڑ جائیں گے (گل سڑ جائیں گے) (یہ عباس رض نے اسوقت کہا جب حضرت عمر رض کہنے لگے آنحضرت ص مرے نہیں ہیں بلکہ حضرت موسیٰ کی طرح بیہوش ہو گئے ہیں اس لئے آپ کو دفن نہ کرو)

مترجم:۔ یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پیغمبروں کے جسم زمین پر حرام کر دیئے ہیں (کہ وہ نہیں کھا جائے) کیونکہ بو آنا یا بدلجانا اسکو مستلزم نہیں ہے کہ بدن فنا ہو جائے)۔

اَسًا۔ غم، رنج، افسوس۔

وَاللّٰہِ مَا عَلَیْهِمْ اٰسٰی وَلٰكِنْ اٰسٰی عَلٰی مَا اَضَلُّوْا۔ خدا کی قسم اُن پر کچھ افسوس نہیں ہے افسوس اُن لوگوں پر ہے جنہوں نے گمراہ کیا۔

اُسْوَةٌ۔ پیشوا، سردار، نمونہ، مثال، برابر والا، اقتداء پیروی۔

لَكَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ۔ تم کو آنحضرت ص کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔ سب قرضخواہوں کے برابر اس کو بھی حصہ ملیگا۔

مُوَاسَاةٌ۔ غمخواری کرنا، معاش اور روزی میں برابر برابر رکھنا۔

اِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ وَاسَوْنَا الصُّلْحَ (اصل میں اَسَوْنَا الصُّلْحَ تھا) یعنی مشرکوں نے ہمارے ساتھ برابر کی صلح کرنا چاہی۔

مَا اَحَدٌ عِنْدِیْ اَعْظَمَ یَدًا مِّنْ اَبِیْ بَكْرٍ اٰسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ۔ کسی شخص کا احسان مجھ پر ابوبکر رض سے زیادہ نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی جان اور مال میں مجھکو برابر کا شریک کیا

مُوَاسَاةُ الْاِخْوَانِ۔ بھائیوں کو ہر چیز میں اپنے برابر رکھنا۔

اٰسِ بَیْنَهُمْ فِی اللَّحْظَةِ وَالنَّظْرَةِ۔ توجہ اور نظر میں اُن کو برابر رکھ۔

اٰسِ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ وَجْهِكَ وَعَدْلِكَ۔ اپنا منہ (رضامندی) اُن کی طرف اور انصاف کرنے میں لوگوں کو برابر رکھ۔

رَبِّ اٰسِنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ وَاَعِنِّیْ عَلٰی مَا اَبْقَیْتَ۔ پروردگار جو حکم تو نافذ کر چکا اُس پر میرے دل کو تسلی دے اور جو ابھی باقی ہے اُس پر میری مدد کر (ایک روایت میں اٰسِنِیْ ہے اَسَاةٌ تَاسِیَةٌ سے یعنی صبر دے اور تسلی دے ایک روایت میں اُسْنِیْ ہے اَوْس سے یعنی اُسکا بدل عنایت فرما)۔

یُوْشِكُ اَنْ تَرْمِیَ الْاَرْضُ بِاَفْلَاذِ كَبِدِهَا

أَمْثَالُ الْأَوَاسِي - قریب ہے وہ زمانہ جب زمین اپنے
جگر کے ٹکڑے ستونوں کی طرح نکال کر پھینک دیگی۔
(یعنی سونا، چاندی، جواہرات اُگل دیگی)۔
أَوْثَقَ نَفْسَهُ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ مِّنْ أَوَاسِي الْمَسْجِدِ۔
اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون (کھمبا)
سے باندھ دیا۔
تَأَسَّى بِهٖ۔ اُس کی پیروی کی۔
تَعَزَّتُ رَجُلٌ يَتَأَسَّى - میں کہتا کہ یہ شخص (اپنے
بزرگوں کی) پیروی کرتا ہے۔
اُسْوَار۔ (معرب ہے سوار کا)۔ کنگن۔
فِي يَدِهٖ أُسْوَارَانِ - (مشہور روایت میں سِوَارَانِ
ہے) یعنی دو کنگن اس کے ہاتھ میں تھے۔
اِسْمَاعِيل۔ عرب کے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم ؑ کے صاحبزادے

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الشِّيْنِ

أَشَاءٌ (جمع ہے أَشَاءَةٌ کی) کھجور کا چھوٹا درخت۔
اِئْتِ هَاتَيْنِ الْأَشَاءَتَيْنِ فَقُلْ لَهُمَا حَتّٰى تَجْتَمِعَا
فَاجْتَمَعَتَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ - یہ جو کھجور کے دو چھوٹے
چھوٹے درخت ہیں اُن کے پاس جا اُن سے کہہ دونوں
مل جاؤ پھر وہ دونوں مل گئے آنحضرت ؐ نے اپنی
حاجت (اُنکی آڑ میں) پوری کی۔ (اسکا ہمزہ بقول
سیبویہ اصلی ہے اور صاحب قاموس نے اُسی کو
اختیار کیا ہے۔ لیکن جوہری اور ابن اثیر نے کہا کہ یہ
ہمزہ اصل میں یا تھا کیونکہ تصغیر اُشَيٌّ آتی ہے اگر ہمزہ
اصلی ہوتا تو تصغیر اُشَيْءٌ ہوتی۔)
مترجم۔ کہتا ہے یہ واقعہ ایک معجزہ تھا اور فعل الٰہی
تھا دوسرے معجزوں کی طرح یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
معاذ اللہ تصرف فی الکائنات کا اختیار آپ کو دیدیا
تھا کہ آپ جیسا چاہیں اور جسوقت چاہیں کائنات میں
تصرف کریں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ شرک میں گرفتار
ہو گیا نعوذ باللہ منہ)۔
أَشَبٌ۔ کھجور کا بن (گھنا جنگل یا باغ) یعنی جہاں کھجور کی بڑا انبوہ
درخت جو باہم چسپیدہ ہوں اور ان سے گذرنا دشوار
ہو۔
إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَشَبٌ - میں اندھا
آدمی ہوں اور میرے اور آپ کے بیچ میں کھجور کے گنجان
درخت ہیں (یہ ابن ام مکتوم کی حدیث میں ہے)۔
فَتَأَشَّبَ أَصْحَابُهُ حَوْلَهُ۔ آپ کے اصحاب آپ کے
گرد جمع ہوگئے۔
حَتّٰى تَأَشَّبُوْا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔ یہانتک کہ آنحضرت ؐ کے اصحاب آپ کے
گرد اکٹھے ہوگئے۔ یا ملکر اٹ گئے۔ (ایک روایت میں
حَتّٰى تَنَاشَبُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔
بَلْدَةٌ أَشِبَةٌ۔ بہت گنجان درختوں والا شہر۔
وَقَدْ نَشَبَتْنِي بَيْنَ عِيْصٍ مُؤْتَشِبٍ - مجھ کو لیجا کر گنجان
درختوں کی جڑوں میں پھینک دیا۔
أَشَرٌ۔ تکبر اور غرور۔
رَجُلٌ اِتَّخَذَهَا أَشَرًا وَبَذَخًا۔ ایک وہ شخص
جس نے گھوڑے غرور اور فخر کے لئے باندھے۔
كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنِهٖ وَآشَرِهٖ۔ نہایت عمدہ
کھاتے پیتے موٹے تازے ختگے شوخ مست۔ (ایک
روایت میں وَأَبْشَرِهٖ ہے)۔
اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَأَرِنَّ وَأَشِرْنَ۔ کئی چھوکریاں
(لونڈیاں) اکٹھی ہوکر خوش ہوئیں اترائیں۔
فَوُضِعَ الْمِئْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهٖ۔ آرہ اُنکے
سر کی مانگ پر رکھا گیا (یہ أَشَرْتُ الْخَشَبَةَ۔ سے
نکلا ہے میں نے لکڑی کو چیر ڈالا۔ بعض روایتوں میں
مِنْشَار ہے منشار بھی آرے کو کہتے ہیں یہ نَشَرْتُ الْخَشَبَةَ

سے نکلا ہے معنی وہی ہیں وَشَرْتُ بھی نَشَرْتُ کے معنی میں ہے)۔

نُقَطِّعُوْهُمْ بِالْمَاشِيْرِ۔ اُن کو آروں سے چیر ڈالا۔

اَشَاشٌ۔ یا اَشَاشَۃٌ خوشی اور نشاط۔ ھَشَّاشٌ اور بَشَّاشٌ اور اَشَّاشٌ۔ سب کے معنی ایک ہیں یعنی خوش اور پھولا ہوا مگن۔

اِذَا رَاٰی مِنْ اَصْحَابِهٖ اَشَاشًا حَدَّثَهُمْ۔ جب آنحضرتؐ اپنے اصحاب میں خوشی اور بشاشت پاتے تو اُن سے حدیث بیان کرتے (باتیں کرتے)۔

اِشْفٰی۔ ستالی (آری) چمڑا سینے کی۔

اُنْفِذَتْ بِالْاِشْفَاءِ كَفُّهَا۔ اس کی ہتھیلی میں آری چلا دی گئی تھی

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الصَّادِ

اُصْبُعٌ۔ یا اُصْبُوْعٌ انگلی۔

يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ۔ آسمانوں کو ایک انگلی سے روک لیگا۔

بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ۔ پروردگار کی اُنگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں۔

مترجم:- ان حدیثوں سے پروردگار کی انگلیاں ہونا ثابت ہے جہمیہ اور معتزلہ نے اُنکا انکار کیا ہے اور مجسمہ اور مشبہہ نے پروردگار کی انگلیوں کو مخلوق کی انگلیوں کیطرح سمجھا ہے دونوں گمراہ ہیں۔

اَصَابَ۔ قصد کیا، ارادہ کیا۔

اَصَابَ اللّٰهُ۔ اللہ نے ارادہ کیا۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا)

اِصْرٌ۔ گناہ، وبال، اور عہد و پیمان۔

كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاِصْرِ۔ اس پر گناہ کے دو حصے پڑیں گے۔

مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَاَعْتَقَ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اِصْرًا۔ جو شخص حرام طریق سے مال کمائے اس میں سے بردہ آزاد کرے تو (بجائے ثواب کے اور) اُس پر گناہ ہوگا (معلوم ہوا کہ مال حرام میں سے کوئی نیک کام بھی کیا جائے جب بھی ثواب نہ ملیگا بلکہ الٹا عذاب ہوگا)۔

اِذَا اَسَاءَ فَعَلَيْهِ الْاِصْرُ۔ بادشاہ اگر بُرے کام کریگا تو اُسکا وبال اُسی پر پڑیگا۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فِيْهَا اِصْرٌ۔ جو شخص بوجھ والی قسم کھائے (مثلاً طلاق، عتاق وغیرہ کی)

مَاصِرٌ۔ قید، روک، زندان، جیل، قید خانہ۔

اُصْطُبَّۃٌ۔ کتان[1] کا کوڑا کچرہ جو گر جاتا ہے۔

قَدْ خِيْطَ لَهٗ بِالْاُصْطُبَّةِ۔ اُسکو کتان کے ٹکڑوں سے سی لیا تھا۔

اِصْطَفْلِيْنَۃٌ۔ گاجر۔

لَاَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِيْنَةِ۔ میں تجھ کو سلطنت سے اسطرح اُکھیڑ دونگا جیسے گاجر اُکھیڑ لیتے ہیں (اور وہ جلدی اور آسانی سے نکل آتی ہے)۔

(یہ معاویہ رضؓ نے شاہ روم کو لکھا تھا)

كَمَا تَنْحَتُ الْقَدُوْمُ الْاِصْطَفْلِيْنَةَ۔ جیسے بسولا گاجر کو تراش دیتا ہے (بہت آسانی سے)۔

اَصْلٌ۔ بنیاد، جڑ،

كَاَنَّهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ۔ جیسے وہ ایک پہاڑ کے دامن میں ہے۔

اَصَلَۃٌ۔ چھوٹے سر والا سانپ

كَاَنَّ رَاْسَهٗ اَصَلَۃٌ۔ اُسکا سر جیسے سانپ (افعی) کا سر۔

[1] ایک قسم کا باریک کپڑا ۱۲ مصر

نُهِیَ عَنِ الْمُسْتَأصَلَةِ - قربانی میں ایسی بکری سے منع فرمایا جسکا سینگ جڑ سے اُکھاڑ لیا گیا ہو - یا جو مرنے کے قریب ہو (دُبلی مرجھیوڑی)۔

اُصَیْل - عصر سے لیکر مغرب تک کا وقت یا عشا کے بعد جو وقت ہوتا ہے (اُصَال اور اُصُل اور اُصَائِلُ اُس کی جمع ہے)۔

لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَظْهَرُوْهُمْ عَلٰی اُصُوْلِ دِیْنِ اللّٰهِ - تم کو اپنے دین کے اصول سے اُن کو واقف کرانا درست نہیں۔

اِسْتَأصِلْ شَعْرَكَ جڑ سے بال نکال ڈال۔

اِذَا اسْتُؤْصِلَ اللِّسَانُ فَفِیْهِ الدِّیَةُ - جب زبان جڑ سے کاٹ لیجائے تو اسمیں پوری دیت دینی ہوگی۔

اِسْتَأصَلَ اللّٰهُ الْکُفَّارَ - اللہ نے کافروں کو جڑ سے اُکھیڑ دیا۔

اَمُسْتَأصِلَةٌ اَمْ مُجَحْجِحَةٌ - کیا یہ آفت نابود کرنیوالی ہے یا رُک جانیوالی ہے (موقوف ہو جانے والی ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الضَّادِ

اَضْبَعُ (اس لغت کو باب الضاد مع البا میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) جس کا بازو چھوٹا ہو۔ (مراد ضعیف اور ناتوان ہے)۔

لَا تُعْطِهِ اُضَیْبِعَ - (اس میں اضیبع تصغیر ہے اضبع کی بمعنی مذکور اشارہ ہے اس کی حقارت کیطرف)۔ (بعضوں نے اُصَیْبِغْ پڑھا ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی کالے کلوٹے کو مت دو)[1]۔

اَضْحٰی - اس کو باب الضاد مع الحا میں ذکر کرنا تھا، ذی الحجہ کا دسواں دن۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں سے یا کہیں سے) عید اضحیٰ کے دن نکلے۔

شَهِدْتُ الْاَضْحٰی یَوْمَ النَّحْرِ - میں اضحیٰ یعنی یوم النحر میں موجود تھا۔

اَلْاَضْحٰی یَوْمَانِ - قربانیاں یوم النحر کے بعد دو دن تک ہو سکتی ہیں (یعنی ۱۱-۱۲- تاریخ تک)

لَیْلَةٌ اِضْحِیَانٌ - چاندنی رات (جمع میں یوں ہی ہے لغت کے رو سے لَیْلَةٌ اِضْحِیَاةٌ یا اِضْحِیَّةٌ کہنا چاہیے البتہ یوم اضحیان کہہ سکتے ہیں)۔

ذَبَحَ اُضْحِیَّةً - قربانی کی بکری کاٹی۔ (اُسکی جمع ضحایا ہے، ضحیہ بھی بمعنی اضحیہ ہے)۔

ضَحّٰی - اور اَضْحٰی قربانی کی۔

سَمِّنُوْا ضَحَایَاكُمْ - قربانی موٹے جانوروں پر کیا کرو (وہ آخرت میں تمہاری سواریاں ہونگی)۔

اَضَمٌ - کینہ، حسد، غصہ،

وَاَضِمَ عَلَیْهَا - دل میں اس سے جلتا رہا۔

فَاَضِمُوْا عَلَیْهِ - اُسپر غصہ ہوئے۔

اِضَمٌ - ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے۔

اَضَاةٌ - گڑھا گڑھیا، تالاب، جوہڑ،

عِنْدَ اَضَاةِ بَنِیْ غِفَارٍ - آنحضرت سے جبرئیل ع بنی غفار کی گڑھیا (نہر، تالاب، جوہڑ) پر ملے۔

اَیْضٌ - لوٹنا، ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا۔ (اس لغت کو باب الالف مع الیا میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ نے اُسکو اسی باب میں ذکر کر دیا ہے اور وجہ یہ بتلائی ہے کہ ایض مستعمل نہیں ہے صرف اُسکا ماضی آض مستعمل ہے)۔

حَتّٰی آضَتِ الشَّمْسُ کَاَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ - سورج رنگ بدلکر تنّومہ کی طرح ہو گیا (تنّومہ ایک درخت ہے جس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا شاہدانہ کا

[1] ترجمہ: اس کو بجو مت دو ۱۲ منہ

درخت ہے یعنی کلونجی کا)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الطَّاءِ

أَطَّأَ - جما دیا، مضبوط کر دیا۔ (اصل میں وَطَّأَ تھا اس کو باب الواو مع الطاء میں ذکر کرنا تھا)۔

وَقَدْ أَطَّأَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ - اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جما دیا۔ مضبوط کر دیا۔

أَطْرٌ - جھکانا، موڑنا۔

وَتَأْطُرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا - اور اس کو حق کی طرف جھکا دو (مائل کر دو موڑ دو)۔

إِطَارٌ - گھیرا۔ کنارہ۔

يَقُصُّ الشَّارِبَ حَتّٰى يَبْدُوَ الْإِطَارُ - مونچھ اتنی کترے کہ اُوپر کے ہونٹ کا گھیرا (یعنی کنارہ) کھلجائے۔

إِنَّمَا كَانَ لَهٗ إِطَارٌ - حضرت علیؓ کے سر پر بالوں کا گھیرا تھا بیچ میں چندیا پر بال نہ تھے۔

فَأَطَرَهٗ إِلَى الْأَرْضِ - اسکو زمین کی طرف جھکا دیا۔

فَأَطَرَ اللّٰهُ مِنْهُ - اللہ تعالیٰ نے اُن کو موڑ دیا، جھکا دیا چھوٹا کر دیا۔

فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَاءِيْ - میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا۔

مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْخُذَ الشَّارِبَ حَتّٰى تَبْلُغَ الْإِطَارَ - مونچھ اتنی کترنا کہ اوپر کے ہونٹ کا کنارہ کھل جائے سنت ہے (بعضوں نے کہا مونچھ کے بالوں کو جڑ سے کترنا اولیٰ ہے)

أَطٌّ - آواز کرنا۔ یا اونٹ کا بڑبڑانا، بلبلانا، رونا، چلانا،

أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ - آسمان (بوجھ سے) چرچر کرنے لگا اور اُسکو چرچر کرنا چاہیے ہی تھا

اَلْعَرْشُ عَلٰى مَنْكِبِ إِسْرَافِيْلَ وَإِنَّهٗ لَيَئِطُّ أَطِيْطَ الرَّحْلِ الْجَدِيْدِ - عرش حضرت اسرافیل علیہ السلام کے مونڈھے پر ہے اور وہ پروردگار کی عظمت سے اس طرح چرچر کرتا ہے جیسے نئی زین پر کوئی سوار ہو تو وہ چرچر کرتی ہے۔

وَإِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ - عرش پروردگار کے اُس پر بیٹھنے سے ایسا چرچر کرتا ہے جیسی زین سوار کے تلے چرچر کرتی ہے۔

يَوْمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ - جس دن اللہ تعالیٰ (اپنے عرش پر سے) کرسی پر اتر آئیگا وہ زین کی طرح چرچر کریگی۔

مترجم:- ان حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔ اس حدیث کے بعد یہ ہے پھر میں اللہ جل شانہٗ کے داہنے طرف کھڑا ہونگا سبحان اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہمارے پیغمبر کی فضیلت ایسی نکلتی ہے کہ مخالفین کے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ کرسی تنگی کی وجہ سے چرچر کریگی حالانکہ قرآن میں ہے کہ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے، اب یہ جو انجیل شریف میں ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسٰےؑ پروردگار کی داہنی طرف بیٹھے ہوئے آئیں گے یہ ایک دوسرا موقع ہے)۔

فَجَعَلَنِيْ فِيْ أَهْلِ أَطِيْطٍ وَّصَهِيْلٍ - اس نے مجھ کو اُن لوگوں میں کر دیا جو اونٹ اور گھوڑے رکھتے ہیں

وَمَا لَنَا بَعِيْرٌ يَئِطُّ - ہمارے پاس ایک اونٹ بھی نہ تھا جو آواز کرتا چلاتا۔

يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهِ أَطِيْطٌ - ایک وقت ایسا آئیگا کہ بہشت کا دروازہ چرچر کریگا۔ (اس قدر بہشتیوں کا ہجوم ہوگا۔)۔

حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِأَطِيْطٍ وَالْأَرْضُ ضَحْضَاحٌ - جب ہم اطیط میں پہنچے (جو ایک مقام ہے کوفہ اور بصرے کے درمیان حالانکہ اسکی زمین بارش کا پانی

سے پڑ گئی)۔

اُطُمٌ - یا اُطْمٌ۔ عالیشان محل (اُسکی جمع آطامٌ اور اُطُومٌ آئی ہے اور کرمانی نے جو کہا کہ اُطُمٌ جمع ہے اَطَمَۃٌ کی اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی۔ اسی طرح کرمانی نے جو کہا کہ اِطَامٌ بالکسر جمع ہے اَطَمَۃٌ کی یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

اِطَام۔ بالکسر پیشاب کا رک جانا۔

اُطِمَ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ کا پیشاب پاخانہ رک گیا۔

کَانَ یُؤَذِّنُ عَلٰی اُطُمِ الْمَدِیْنَۃِ۔ بلال رض مدینہ کے اونچے محل پر اذان دیتے۔

حَتّٰی تَوَارَتْ بِاٰطَامِ الْمَدِیْنَۃِ۔ مدینہ کے عالیشان محلوں میں چھپ گئی۔

اُطُومٌ۔ کچھوا یا وہ مچھلی جس کی کھال سخت اور موٹی ہو۔ (اور صاحب نہایہ نے جو اُطُوم کے معنی زرافہ لکھے ہیں اور صاحب مجمع نے اُن کی تقلید کی ہے یہ وہم ہے زرافہ تو ایک جنگلی جانور ہے جو افریقہ میں بہت ہوتا ہے) وَجِلْدُهَا مِنْ اُطُوْمٍ لَّا یُؤَثِّرُ فِیْهِ۔ اس کی کھال اطوم کی ہے اس پر اثر نہیں کرتا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الظَّاءِ

اَظْفَارٌ۔ ایک قسم کی خوشبو ہے (ہندی میں اسکو باگ نک کہتے ہیں اُس کو ظفار بھی کہتے ہیں)۔

مِنْ کُسْتِ اَظْفَارٍ۔ (یہ راوی کی غلطی ہے صحیح مِنْ کُسْتٍ وَّ اَظْفَارٍ ہے) کست عود کو کہتے ہیں۔ (اور بعضوں نے کہا صحیح مِنْ کُسْتِ ظَفَارٍ ہے) ظفار یمن میں ایک بستی ہے وہاں ہندوستان سے عود جایا کرتا۔ پھر وہاں سے حجاز میں آتا تھا۔

کَانَ ثَوْبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّذَانِ اَحْرَمَ فِیْهِمَا یَمَانِیَّیْنِ۔ آنحضرت صلعم نے دو یمن کے کپڑوں میں احرام باندھا (ایک اظفار کا تھا ایک عنبر کا)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْعَیْنِ

اُعْ اُعْ۔ یہ آنحضرت صلعم کے آواز کی حکایت ہے جو مسواک کرتے وقت نکلتی تھی۔

اَعْمَاقٌ۔ (اسکو باب العین مع المیم میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) ایک مقام کا نام ہے جو شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے۔

تَنْزِلُ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ۔ نصاریٰ (روم) اعماق میں آکر اتریں گے۔

اَعْرَابِیٌّ۔ (اسکو باب العین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) گاؤں کا رہنے والا دیہاتی۔ گنوار۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْغَیْنِ

اُغْلُوْطَۃٌ۔ اس کو باب الغین مع اللام میں ذکر کرنا تھا) غلط بات اٹکل پچو جس سے لوگ دھوکا کھا جائیں (اَغَالِیْط۔ اور اُغْلُوْطَات اس کی جمع ہے)۔

نَهٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ۔ آنحضرت صلعم نے مغالطہ دینے والی باتوں سے منع فرمایا (یعنی صرف امتحان کے لئے خواہ مخواہ مشکل سوالات کرنے سے جیسے کج بحث طالبین علم کی عادت ہوتی ہے یا کٹ ملاؤں کی)۔

لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ۔ ایسی بات جو اٹکل پچو نہیں ہے بلکہ صحیح اور درست ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی اپنی رائے سے نہیں کہی گئی اور نہ یونہی ادھر ادھر کی واہیات کتابوں سے نکالی گئی ہے بلکہ خاص آنحضرت صلعم سے سنی ہوئی ہے)۔

مترجم:۔ معلوم ہوا کہ حدیث شریف کے خلاف کسی امام یا مجتہد کی یا ادھر ادھر کے صوفیوں یا درویشوں

کی رائے اغالیط میں داخل ہے یعنی زَلّل قافیے اٹکل پچو
اُن پر کوئی بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ حدیث پر عمل کرنا لازم
ہے یہی سچا اسلام ہے اور سچا مسلمان بھی وہی ہے جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سب پر مقدم سمجھے اور آپ
کے ارشاد کے خلاف ہر ایک بات کو گوز شتر سے بھی
زیادہ بے وقعت اور لغو جانے گو وہ کسی کی بات ہو۔
یوں تو ہر ایک مسلمان ڈینگ مارتا ہے دم بھرتا ہے کہ
میں آنحضرت ص کا عاشق زار ہوں۔ آپ کی محبت کی
بڑ مارتا ہے۔ قصائد نعتیہ اور مجلس میلاد پر جان دیتا
ہے لیکن اس کسوٹی سے ہم سچے اور جھوٹے کی تمیز کر سکتے
ہیں قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ الآیۃ[1]۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْفَاءِ

اَفَدٌ جلدی کرنا، دیر کرنا، نزدیک آجانا، وقت آپہنچنا،
اَفِدَ الْحَجُّ۔ حج کا وقت نزدیک آپہنچا۔
رَجُلٌ اَفِدٌ۔ جلد باز شخص۔

اَفْعَوٌ۔ ایک قسم کا زہریلا سانپ جس کے کاٹے کا منتر نہیں۔
(اصل میں افعٰی تھا حالت وقف میں الف کو واو سے بدلا
اس کو ف ع ی میں بیان کرنا تھا)۔
لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْاَفْعَوِ۔ افعی کو (حالت احرام میں)
مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں۔
لَا تُطْرِقْ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ۔ (عبد اللہ بن زبیرؓ نے
معاویہؓ سے کہا) افعی سانپ کی طرح سر مت جھکاؤ

اُفٌّ۔ رنج، اور افسوس، اور تھوڑی چیز۔
اُفٌّ اُفٌّ اور تُفٌّ تُفٌّ۔ دونوں کلمے کراہت اور نفرت
کے ہیں۔ یا تحقیر کے لئے کہے جاتے ہیں۔
فَاَلْقٰی طَرَفَ ثَوْبِهٖ عَلٰی اَنْفِهٖ ثُمَّ قَالَ اُفٍّ اُفٍّ۔
اپنے کپڑے کا کنارہ ناک پر ڈالا پھر کہنے لگا چھی چھی۔
نِعْمَ الْفَارِسُ عُوَيْمِرٌ غَيْرَ اُفَّةٍ۔ عویمر اچھا سوار ہے
بودا نہیں ہے یا بھاری بھرکم نہیں۔ ہے (بلکہ ہلکا پھلکا ہے)
(بعضوں نے کہا اُفَّۃٌ کے معنی محتاج نادار) (اُفٍّ اُفٍّ
میں صاحب قاموس نے چالیس لغتیں لکھی ہیں)۔
اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ اُفٍّ اِنْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا
مِنَ الْوَلَايَةِ۔ جب کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کو
اُف کہے تو دونوں میں جو محبت ہے وہ کٹ جاتی ہے۔

اَفِيْقٌ۔ بے دباغت کیا ہوا چمڑا۔
وَعِنْدَهٗ اَفِيْقٌ۔ آپ کے پاس ایک چمڑا تھا جس کی
دباغت پوری نہیں ہوئی تھی۔
فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ اَفِيْقَةً۔ میں نے چمڑے کی ایک مشک
خریدی۔
فَاِذَا اَفِيْقٌ۔ تو ایک چمڑا دکھائی دیا (اَفِیق چمڑے کے ڈول
کو بھی کہتے ہیں)۔

اُفُقٌ۔ آسمان کا کنارہ۔
صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ۔ بڑا بیوپار کرنیوالا۔ ملکوں میں پھرنے
والا۔
وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ۔ تیرے نور سے آسمان کا
کنارہ روشن ہو گیا۔ (یہ حضرت عباس رضؓ آنحضرت
کی تعریف میں کہا)۔
اَفِقَ الرَّجُلُ۔ بڑا سخی آدمی ہے یا بڑی فضیلت یا
علم والا آدمی ہے۔
رَجُلٌ اَفِقٌ اور اَفِيْقٌ۔ اور اُفُقٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔
اَلْاُفُقُ مِنَ النَّاسِ۔ ایک لاکھ آدمی یا زیادہ۔

اِفْكٌ۔ جھوٹ، بہتان، تہمت۔
اَفْكٌ۔ پھیر دینا۔ الٹا کر دینا۔ الٹ دینا
لَقَدْ اُفِكَ قَوْمٌ كَذَّبُوْكَ۔ جن لوگوں نے آپ کو جھٹلایا
وہ حق کی طرف سے پھیر دیئے گئے۔
فَمَنْ اَصَابَتْهُ تِلْكَ الْاٰفِكَةُ۔ جس کو یہ عذاب آلگا۔
وَقَدِ ائْتَفَكَتْ بِاَهْلِهَا مَرَّتَيْنِ۔ بصرہ اپنے لوگوں

[1] ترجمہ:۔ (اے محمد!) کہدو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو (چاہئے کہ) میری پیروی کرو خدا تم کو محبوب رکھیگا۔ آخر آیت تک ۱۲ منہ

کو لیکر دوبارہ الٹ گیا۔

اَلْبَصْرَۃُ اِحْدَی الْمُؤْتَفِکَتِ۔ بصرہ بھی اُن بستیوں میں سے ہے جو الٹ دی گئیں (یعنی ڈوب گئیں)

لَوْلَا رَبِیعَۃُ لَائْتَفَکَتِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَیْہَا۔ اگر ربیعہ کا قبیلہ نہ ہوتا تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت الٹ جاتی (یا لوٹ جاتی)

اَفْکَلٌ رعشہ، اور لرزہ، اور کپکپی۔

فَبَاتَ وَلَہٗ اَفْکَلٌ۔ وہ رات بھر کپکپاتا رہا۔

فَاَخَذَنِیْ اَفْکَلٌ۔ مجھ کو لرزہ چڑھ آیا۔ (اس لغت کو باب الفاء مع الکاف میں بیان کرنا تھا۔ مگر صاحب نہایہ اور مجمع نے اس باب میں اس لئے بیان کر دیا کہ اُسکا فعل مستعمل نہیں ہے اگرچہ مَفْکُوْل بمعنی لرزہ آیا ہے)

اُفُوْلٌ۔ ڈوبنا، غائب ہو جانا۔

وَکَادَتْ تَاْفَلُ۔ اور ڈوبنے کے قریب ہو گیا،

اِفَال۔ جمع ہے افیل کی معنی شتر بچہ جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ افال چھوٹی بکریاں اسکی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

اَفْنٌ۔ بیوقوفی، کم عقلی۔

اِیَّاکَ وَمُشَاوَرَۃَ النِّسَآءِ فَاِنَّ رَاْیَھُنَّ اِلٰی اَفْنٍ عورتوں کی رائے لینے سے بچے رہو ان کی رائے ناقص ہوتی ہے (یہ حکم اکثری ہے اکثر عورتیں بیوقوف اور ناقص العقل ہوتی ہیں مگر کلی نہیں ہے، بعض عورتیں مردوں سے زیادہ عاقل اور کامل ہوتی ہیں۔ نہ ہر زن زن است ونہ ہر مرد مرد۔ خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد)۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ وَالْاَفْنُ۔ تم ہی پر موت پڑے اور لعنت، اور کم عقلی آئے۔

اَفَنَ مَافِی الضَّرْعِ۔ یہ عرب لوگ کہتے ہیں، جتنا دودھ تھن میں تھا سب تمام کر دیا۔

اِنَّ الرَّقُوْبَ یُعْطِی اَفْنَ الْاٰفِیْنِ۔ رقوبیہ احمق کی حماقت کو چھپا لیتا ہے، (دولت کی وجہ سے اُسکا عیب ڈھنکا رہتا ہے) (یہ ایک مشہور مثل ہے)۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْقَافِ

اَقْبَالٌ۔ سرے، شروع۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اسکو باب القاف مع الباء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ۔ اول نالیوں کے سرے یا دہانے۔

اُقْحُوَانٌ۔ بابونہ اسے بابونج بھی کہتے ہیں، ایک خوشبودار بوٹی ہے، جس کے اردگرد کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے (اس سے دانتوں کو تشبیہ دیتے ہیں)۔

بَوَاسِقُ اُقْحُوَانٍ۔ لمبی لمبی اونچی شاخیں بابونہ کی۔ (اُس کی جمع اَقَاحِیُّ اور اَقَاحٍ ہے (اس کو باب القاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقِطٌ۔ جما ہوا دودھ جو پک کر سوکھ کر پتھر کی طرح ہو جائے یعنی قروت یا پنیر۔

اَقَالِیْدُ۔ (جمع ہے اِقْلِیْدٌ کی)۔ یعنی کنجیاں (اس کو باب القاف مع اللام میں ذکر کرنا تھا)۔ (مَفَاتِیْح اور اَغَالِیْق کی بھی یہی مراد ہے)۔

ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِیْقَ عَلٰی وَدٍّ نَقَمْتُ اِلَی الْاَقَالِیْدِ پھر کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں میں نے اٹھ کر اُنکا لیا۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْکَافِ

اَکْحَلُ۔ (اس کو باب الکاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) وہ رگ جو ہاتھ کے بیچ میں ہوتی ہے، کہتے ہیں وہ زندگی کی رگ ہے، شہ رگ ہاتھ کی رگ۔

رُمِیَ اُبَیٌّ عَلٰی اَکْحَلِہٖ۔ ابی کو اکحل کی رگ پر تیر لگا۔

اُکَیْدِرُ۔ دومہ کے حاکم کا لقب ہے، (دومہ ایک قلعہ تھا تبوک کے پاس)۔

اَکْرٌ۔ گڑھا کھودنا۔

اَکَّارٌ - کسان - کبنی -

فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ - کاش کسان کے سوا اور کوئی میرا قاتل ہوتا - (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا تھا - مدینہ کے انصاریوں کو کسان قرار دیا) -

وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ - یعنی جتنے لوگوں کو تم نے مارا اُن میں کوئی بھی مجھ سے بالاتر عالی مرتبہ ہے -

نَهٰی عَنِ الْمُؤَاکَرَةِ - آپ نے زمین کو بٹائی (کرایہ) پر دینے سے منع فرمایا -

اِکَافٌ - یا (وکاف) خوگیر - گدھے کی پالان جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے

اَکْلٌ - کھانا نیست نابود کرنا -

اُکْلَةٌ - ایک لقمہ

اَکْلَةٌ - ایک بار سیر ہو کر کھانا -

مَا زَالَتْ اُکْلَةُ خَیْبَرَ تُعَادُّنِیْ[2] - خیبر میں جو میں نے (زہر آلود گوشت کا) ایک لقمہ کھا لیا تھا وہ بار بار مجھ کو تکلیف دیتا ہے -

فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ - ایک لقمہ یا دو لقمے اُس کے ہاتھ میں رکھدے یا اُسکو دیدے،

مَنْ اَکَلَ بِاَخِیْهِ اُکْلَةً یا اَکْلَةً - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی برائی کر کے ایک لقمہ کھائے یا ایک بار کھانا کھائے (مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دشمن کے پاس جا کر اس کی برائی کرے اور اس سے کچھ فائدہ کمائے جیسے منافقوں اور دکانی مذہبوں کا شیوہ ہوتا ہے) -

اَخْرَجَ لَنَا ثَلٰثَ اُکَلٍ - ہمارے لئے تین روٹیاں نکالیں

بَعَجَ الْاَرْضَ فَقَاءَتْ اُکُلَهَا - حضرت عمرؓ نے زمین کو پھاڑ ڈالا اُس نے اپنے میوے اور پھل قے کر دئیے (اُگل دیئے، باہر نکالے - مطلب یہ ہے کہ بہت ملکوں کو فتح کیا خوب روپیہ کمایا) -

لَعَنَ اللّٰهُ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْکِلَهٗ - اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی بائع اور مشتری اور سودی قرض دینے والے اور لینے والے) دونوں پر لعنت کی -

نَهٰی عَنِ الْمُؤَاکَلَةِ - آنحضرتؐ نے مواکلت سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ قرضدار قرضخواہ کے پاس کچھ تحفہ اس نیت سے بھیجے کہ وہ اپنے قرض کا تقاضا نہ کرے) -

لَیَضْرِبَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ بِمِثْلِ اٰکِلَةِ اللَّحْمِ - تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو چھری یا گانسی وغیرہ سے مارے -

دَعِ الرُّبّٰی وَالْمَاخِضَ وَالْاَکُوْلَةَ - دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہے اسیطرح جو بکری عنقریب بیانے والی ہو (گابھن ہونے والی ہو) - اسی طرح جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو یا خصی ہو تو اسے چھوڑ دے (زکوٰۃ میں نہ لے) -

لَا تُؤْخَذُ الْاَکُوْلَةُ - زکوٰۃ میں بڑھی بکری نہ لیں گے،

اَکِیْلَةُ الْاَسَدِ اَوِ الذِّئْبِ - جس بکری میں سے شیر یا بھیڑیے نے کھایا ہو یا جو بکری شیر یا بھیڑیے کے شکار کے لئے رکھی جائے یعنی گارے کی بکری (بعضوں نے کہا اکیلہ اس بکری کو بھی کہیں گے جو گوشت کھانے کیلئے موٹی کی گئی ہو) -

فَلَا یَمْنَعُهٗ ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ اَکِیْلَهٗ وَشَرِیْبَهٗ - یہ بات اُس کو ہم نوالہ اور ہم پیالہ کرنے سے نہ روکے -

مَاکُوْلُ حِمْیَرَ خَیْرٌ مِّنْ اٰکِلِهَا - یمن کی رعیت وہاں کے حاکموں سے بہتر ہے[1] یا جو لوگ یمن والے مرگئے (انکو زمین کھا گئی) وہ ان سے بہتر ہیں جو وہاں زندہ ہیں -

اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی - مجھ کو ایسی بستی میں جانیکا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی اُس پر غالب ہوگی، حکومت کرے گی مراد مدینہ طیبہ ہے) -

اَنْ یَّاْکُلَ الْاُکْلَةَ فَیَحْمَدَهٗ - جب وہ صبح یا شام کا کھانا

[1] ماکول سے رعیت مراد لی جن کا مال کھایا جاتا ہے آکل سے حکمران مراد لئے جو رعیت کا مال کھاتے ہیں ۱۲ مص ۱۲ یعنی کھا - تے ہے جس ۱۲ لمعہ بعض نے کہا کو سے کر ۱۲

[2] بعضوں نے اس کو اَکْلَۃ بفتحہ ہمزہ روایت کیا ہے یہ غلطی ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے اس زہر آلود گوشت میں سے صرف ایک لقمہ کھایا تھا - ۱۲ معں -

کھائے تو اس کا شکر بجالائے۔

اَکْلَةُ السَّحُوْرِ۔ سحری کا کھانا (ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں یہی فرق ہے کہ ان کے ہاں سحری کا کھانا نہیں ہے اور ہمارے ہاں ہے)۔

لَا تَتَعَاطِ زَوَالَ مَلِكٍ لَمْ يَنْقَضِ اُكْلُهُ۔ کسی بادشاہ کو دور کرنے پر جرأت مت کرو جبتک کہ اسکا کھانا پانی باقی ہو (یعنی اس کی قسمت میں ابھی حکومت کرنا لکھا ہو)۔

اَوْ يُؤْكَلُ مِنْهُ۔ وہ کھانے کے لائق ہو جائے۔

لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ مَنْ يَّرُدُّهُ الْاُكْلَةُ۔ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک لقمے کر چلدیتا ہے۔

لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔ میں تکیہ لگا کر یا توشک پر آرام سے بیٹھ کر نہیں کھاتا (یا ٹیک لگا کر یا ایک جانب جھک کر)۔

اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَاٰكُلُ لُعْقَةً[1] مِّنَ الطَّعَامِ۔ میں جلد باز کی طرح (اکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر) بیٹھتا ہوں۔ اور انگلیوں سے تھوڑا سا کھانا کھا لیتا ہوں۔

مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔ کوئی کھانا اُس سے بہتر کسی نے نہیں کھایا جو اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے کھائے (یعنی حلال کمائی)۔

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔ اُس شخص کی طرح ہے جو کھاتا چلا جائے لیکن اُسکا پیٹ نہ بھرے۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهٖ۔ جو شخص قرآن اپنا پیٹ بھرنے کے لئے پڑھے (جیسے ہمارے زمانہ کے حافظ اجرت ٹھہرا کر تراویح میں ختم کرتے ہیں یا قبروں پر پڑھتے ہیں)۔

يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ۔ پاخانہ سے نکلکر پھر ہم کو قرآن پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ ملکر گوشت کھاتے تھے (معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے یا پڑھانے کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں ہے)۔

لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا۔ جب تک دنیا قائم ہے تب تک تم اس میں سے کھاتے رہتے وہ خوشہ تمام نہ ہوتا (کیونکہ بہشت کے میوے تمام نہیں ہوتے)۔

حَتّٰى وَجَدُوْا مَا كَلَهُمُ التَّمْرَ۔ یہاں تک کہ اُن کھانے کی جگہ میں کھجور پائی۔

اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ۔ حضرت محمدؐ کی آل اسی مال میں سے کھائے گی۔

اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔ مسلمان ایک آنت میں کھانا بھرتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں بھرتا ہے (یعنی کافر پرخوار اور حریص ہوتے ہیں اور مسلمان کم خوار اور قانع)۔

تَوَقَّعَتِ الْاَكِلَةُ فِيْ رُكْبَتِهٖ۔ اس کے گھٹنے میں آکلہ یعنی جذام کی بیماری ہوگئی۔

يَاْكُلُ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ۔ تمہارا کھانا نیک لوگ کھا رہے ہیں یا نیک لوگ کھائیں (یہ دعا ہے یا حکم ہے)۔

لَا يَاْكُلُ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ۔ تیرا ہم نوالہ وہی شخص ہو جو پرہیزگار ہے[2] (یعنی بدکاروں کو اپنا ہم نوالہ ہم پیالہ مت بناؤ یا حلال کا کھانا کما جس کو پرہیزگار شخص کھا سکے)۔

نَاْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِيْ۔ ہم چلتے چلتے کھاتے جاتے تھے (معلوم ہوا چلتے میں کھاتے جانا یا کھڑے ہو کر کھانا یا پینا یا سوار رہ کر کچھ کھانا یا پینا منع نہیں[3])۔

مَنْ اَكَلَ بِمُسْلِمٍ اُكْلَةً اَوْ كُسِيَ بِهٖ ثَوْبًا اَوْ قَامَ بِهٖ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّرِيَاءٍ۔ جو شخص کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کھانا کمائے یا کپڑا پہنے یا کسی مسلمان کو (جو نیک نہ ہو) نیک ظاہر کر کے اُسکو شہرت اور ریا کے مقام پر کھڑا کرے (بقول شخصے پیران نمی پرند مریداں مے پرانند)۔

يَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ۔ اپنی زبان

[1] ایک نسخہ میں لُعْقَةً کے بجائے بُلْغَةً ہے جسکے معنی ہیں وہ تھوڑی سی چیز جو کھانے سے پہلے دل بہلاوے کے طور پر کھائی جائے ۱۲ مص۔ [2] حدیث کا لفظی ترجمہ: تیرا کھانا سوائے پرہیزگار [illegible]

ے کھائیں گے (جھوٹی خوشامد شاعرانہ تعریف اور ہجو یا
سود بن کرکے) جیسے گائے زبان سے کھاتی ہے (اور سب
جانور دانت سے کھاتے ہیں)۔
اَکَلَتِ النَّارُ مَا فِیْہِ۔ اس میں جو کچھ تھا وہ آگ کھا گئی
(یعنی جلا ڈالا)۔
اُکُلَاتٌ یُّقِمْنَ صُلْبَہٗ۔ آدمی کو چند لقمہ کافی ہیں جو اس
کی پیٹھ سیدھی رکھیں یعنی اُٹھ بیٹھ سکے۔
فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ
الْحَطَبَ۔ کیونکہ حسد آدمیوں کی نیکیوں کو اسطرح کھا
جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔
اِذَا اُکِلَ عِنْدَہٗ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ روزہ دار
کے سامنے جب لوگ کھانا کھائیں (اور وہ روزے کی
وجہ سے نہ کھا سکے) تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں
رَجُلٌ اَکُوْلٌ۔ بہت کھانیوالا آدمی، پیٹو،
اِکْلِیْلٌ۔ سرپیچ، عمامہ، پگڑی، جواہر سے مزین پٹکا، تاج، ناخن
کے اردگرد کا گوشت، ہر وہ گول چیز جو کسی چیز کو گھیرے۔
(اسکو باب الکاف مع اللام میں بیان کرنا تھا)۔
اَکَمَۃٌ۔ ٹیلہ، بٹ، چھوٹی پہاڑی، اس کی جمع اَکَمٌ اور اُکُمٌ
اور اُکْمٌ۔ اور اُکُوْمٌ اور اِکَامٌ اور آکَامٌ اور اٰکُمٌ
آئی ہے)۔
اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ۔ یا اللہ ٹیلوں پر پانی برسا۔
اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَجْعَلْ یَدَیْہِ عَلٰی مَاکِمَتَیْہِ یا
مَاْکَمَتَیْہِ۔ (بکسرہ کاف) جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے
تو اپنے دونوں ہاتھ سرین کے دونوں ابھرے ہوئے حصوں
پر نہ رکھے۔
اَحْمَرُ الْمَاکِمَۃِ۔ لال سرین والا یعنی مابون یہ گالی ہے جیسے
یا ابن حمراء العجان۔ او لال سرین والی کے بیٹے۔
اَکَافٌ۔ (بمعنی وِکَافٌ) ڈانٹ سربند بن۔
لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِیْ اِکَاءٍ۔ اُسی مشک سے پانی پیو
جس کے منہ پر سربند بن ہو۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ اللَّامِ

اَلْبٌ۔ جمع ہونا۔
اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا عَلَیْنَا اَلْبًا وَّاحِدًا۔ سب لوگ ہمارے
مقابلہ میں ایک ہو گئے (یعنی سب ملکر ہم سے دشمنی کرنے
لگے)۔
اُلْبَۃٌ۔ بھوک۔
اَمَا اِنَّہٗ لَا یُخْرِجُ مِنْھَا اَھْلَھَا اِلَّا الْاُلْبَۃُ۔ بصرے
سے وہاں کے لوگوں کو بھوک ہی نکالے گی (یعنی قحط کیوجہ
سے نکل کر کھڑے ہوں گے
اِیْتُوْا بِصَاحِبَیْکُمُ اللَّذَیْنِ اَلَبَا عَلَیَّ مَنْ اَلَبْتُ عَلَیْھِمَا
تم اپنے دونوں یاروں کو لے آؤ جو اس شخص (کی عداوت)
پر اکٹھے ہوئے ہیں جس پر میں نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا ہے۔
وَا عَجَبًا لِطَلْحَۃَ اَلَّبَ النَّاسَ عَلَی ابْنِ عَفَّانَ حَتّٰی اِذَا
قُتِلَ اَعْطَانِیْ صَفْقَتَہٗ۔ تعجب ہے طلحہ پر پہلے تو انھوں
نے لوگوں کو حضرت عثمان پر ابھارا (کہ ان پر بلوہ کریں)
جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرے ہاتھ پر انھوں نے
بیعت کرلی (اب بیعت توڑ کر مجھ ہی سے لڑنے کے لئے
تیار ہیں یہ حضرت علی رض کا قول ہے)۔
اَلْتٌ۔ کسی کا حق کم کرنا۔
لَا تَغْمِدُوْا السُّیُوْفَ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُوْلِتُوْا اَعْمَالَکُمْ
دشمنوں کو چھوڑ کر اپنی تلواروں کو نیام میں نہ کرو (یعنی جہاد
مت چھوڑو) ایسا کروگے تو جو نیک اعمال تم نے آنحضرتؐ
کے ساتھ کئے ہیں (مثلاً جہاد وغیرہ) انکو ناقص کر دوگے،
(انکا ثواب کم کر دوگے)۔
اَتَاْلِتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ کیا تو امیر المومنین کا
مرتبہ گھٹاتا ہے یا انکو قسم دیتا ہے۔
اَلْسٌ۔ دیوانگی، بیوقوفی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلْسِ - یا اللہ دیوانگی (یا خیانت) سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں (کر تو ہمیں ان سے بچا)۔

اِلْیَاس - ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے،

اَلِفٌ - پہلا حرف تہجی -

وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّ لَامٌ حَرْفٌ وَّ مِيْمٌ حَرْفٌ - میں یہ نہیں کہتا کہ الٓم ایک حرف ہے بلکہ اس میں تین حرف الف اور لام اور میم (تو اسمیں تین حرفوں کا ثواب ملے گا)۔

وَمَا عَسَيْتُمْ تَرْوُوْنَ مِنْ فَضْلِنَا اِلَّا اَلِفًا غَيْرَ مَعْطُوْفَةٍ - تم ہماری فضیلت بہت کم روایت کرتے ہو دس میں سے ایک۔

اِلْفٌ - دوستی کرنا۔

اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ - میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی ابھی (چند ہی روز پہلے) کافر تھے (اور اس طرح) انکا دل ملاتا ہوں (تالیف قلوب کرتا ہوں)۔

سَهْمٌ لِلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ - ایک حصہ اُن لوگوں کا ہے جنکا دل ملایا جاتا ہے تاکہ مال کی طمع سے اسلام کیطرف مائل ہوں۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاَلَّفُهُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَاءِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال اور چیزیں دیکر اُن کو ملاتے (تالیف قلوب کرتے)۔

وَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ لَهَا الْاِيْلَافَ لَهَاشِمٌ - قریش جانتے ہیں کہ پہلے پہل جس نے انکے فائدے کے لئے عہد لیا وہ ہاشم بن عبد مناف تھے (ہاشم نے شام کے بادشاہ سے اور عبد شمس نے حبش کے بادشاہ سے اور مطلب نے یمن کے بادشاہ سے اور نوفل نے ایران کے بادشاہ سے عہد لیا تھا کہ قریش کے سوداگروں کو اُن کے لوگ نہ ستائیں اور قریش کے تمام لوگ ان چاروں بھائیوں کے امن میں سوداگریاں کیا کرتے اور خوب فائدے کماتے)

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ - قرآن وہیں تک پڑھو جہاں تک تمہارا دل لگے (جب دل اُچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا موقوف کرو)۔

اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ - مسلمان الفت کا مسکن ہے یا سراسر الفت ہے۔

فَرَجَعَ اِلٰى مَاْلَفِهَا - وہ اپنے مقام مالوف میں لوٹ آیا

عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ - ابن مسعود کی تالیف پر انکی تالیف جمہور کے مخالف تھی، مفصل میں انھوں نے سات(؟) ختم داخل کئے تھے اور معوذتین کو مصحف سے نکال دیا تھا

كَمَا اَلَّفَهُ جِبْرَئِيْلُ - جیسے جبرئیل نے تالیف کی تھی (مراد آیتوں کی ترتیب ہے وہ باجماع علماء توقیفی ہے - لیکن سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے اس لئے اُن میں تقدیم اور تاخیر درست ہے[1])۔

اَلْفٌ - ہزار۔

فَاِذَا هُوَ اَلْفُ شَهْرٍ - حساب کیا تو وہ (بنی امیہ کی حکومت) ہزار مہینے ہی رہی (یعنی ترا اسی برس چار مہینے کیونکہ معاویہ کی حکومت امام حسن کی بیعت کے بعد ۴۱ھ ہجری میں جمی اور ابو مسلم خراسانی کے ہاتھوں ۱۳۲ھ میں بنی امیہ کی دولت مٹی - یہ سب ۹۲ سال ہوتے ہیں اُن میں سے آٹھ برس آٹھ مہینے عبداللہ بن زبیر رضی کی خلافت کے نکال ڈالو تو وہی ترا اسی برس چار مہینے رہتے ہیں)

اَلْقٌ - دیوانگی، باؤلاپن، جنون۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْاَلْقِ - اللہ کی پناہ دیوانگی سے دگر لغت میں اَلْق بمعنی جنون کے نہیں آیا ہے (بعضوں نے کہا یہ اصل میں اَوْلَقٌ تھا واو حذف کردی گئی، اُسکے معنی جنون ہیں، بعضوں نے کہا اَلْق کے معنی جھوٹ بولنا

[1] مترجم کا مطلب یہ ہے کہ سورتوں میں اختلاف ہو سکتا ہے کہ کونسی پہلے ہے اور کونسی بعد میں، لیکن سورتوں کی آیتوں کی ترتیب میں اختلاف نہیں ہو سکتا، اور یہ کہ حدیث شریف

بہت باتیں بنانا، بعضوں نے کہا اصل میں وَلْق تھا یعنی جھوٹ،

اِءْلِقْ دَوَاتَكَ ۔ اپنی دوات درست کر،

اَلُوكَةُ۔ یا مَالُكَةُ۔ پیغام پہنچانا (اسی سے ملائکہ نکلے ہیں یعنی فرشتے جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں)۔

اِلٌّ۔ عہد، پیمان، قسم، قرابت، رشتہ داری، کینہ اور دشمنی، پکار کر رونا، چلّانا، ناامید ہونا،

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اِلِّكُمْ وَقُنُوطِكُمْ۔ پروردگار نے تمہارے نالہ و فریاد اور ناامیدی پر تعجب کیا (بعضوں نے اَلِّكُمْ بہ فتح ہمزہ پڑھا ہے از روئے لغت یہی مناسب ہے لیکن اکثر محدثین نے بکسرۂ ہمزہ پڑھا ہے)

اِلٌّ۔ اللہ کا بھی نام ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ۔ یعنی یہ کلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے نہیں آیا۔ بلکہ مسیلمہ نے بنایا ہے (ابوبکر صدیق رضہ نے مسیلمۂ کذاب کا کلام سنکر یہ جملہ کہا تھا) (بعضوں نے کہا اِلٌّ کے معنی یہاں عمدہ اصل کے ہیں۔)۔

فِي اِلِّ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور الوہیت اور قدرت میں یا اُس کے عہد اور پیمان میں۔

وَفِيُّ الْاِلِّ۔ اقرار کا پورا

يَخُوْنُ الْعَهْدَ وَيَقْطَعُ الْاِلَّ۔ عہد میں دغا کرتا ہے اور رشتہ ناطہ کاٹتا ہے۔

فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَاُلَّتْ۔ حضرت عائشہ نے اُس سے کہا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اور اس پر چلّائیں۔

اَلَالُ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو میدان عرفات میں ہے (بعضوں نے اس کو اَلِلْ پڑھا ہے)۔

مَا اسْمُ جَبَلِ عَرَفَةَ فَقَالَ الْاَلَالُ۔ عرفات کے پہاڑ کا نام کیا ہے فرمایا اَلَالُ۔

اَلَنْجُوْجُ۔ (اس کو باب اللام مع الجیم میں ذکر کرنا تھا۔) عود لوبان۔

مَجَامِرُهُمُ الْاَلَنْجُوْجُ۔ انکی انگیٹھیاں لوبان کی ہونگی اسے اُنْجُوْج بھی کہتے ہیں اور یَلَنْجُوْج اور اَلَنْجَج یَلَنْجَج بھی اسی معنی میں ہیں۔

اَلَهٌ۔ حیران ہونا۔

اِلٰهَةٌ اور اُلُوْهَةٌ اور اُلُوْهِيَةٌ۔ اور اُلْهَانِيَةٌ پوجنا، پرستش کرنا، پوجا جانا، معبود ہونا، بندگی کرنا۔

اِذَا وَقَعَ فِي اُلْهَانِيَةِ الرَّبِّ لَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَاْخُذُ بِقَلْبِهٖ۔ جب بندہ اللہ کی عظمت[1] میں غرق ہو جاتا ہے تو پھر (ماسوائے اللہ) کسی شخص سے اس کی تسلی نہیں ہوتی۔

مترجم: ۔ حضرات صوفیہ کے نزدیک یہ مقام قلب ہے اس میں طالب کو بڑا جوش و خروش ہوتا ہے چیخیں مارتا نعرے لگاتا ہے، کبھی[2] اَنَا الْحَقّ بھی کہہ بیٹھتا ہے، اگر اس مقام سے اوپر چڑھانیوالا اُسکو کوئی نہ ملا تو اسی مقام میں رہ کر دنیا سے گذر جاتا ہے جیسے حسین بن منصور حلاج کا حال ہوا حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن منصور کا ہاتھ پکڑنیوالا کوئی اس کو نہ ملا جو اس مقام سے اس کو نکالکر اوپر چڑھاتا تب اُسکا جوش و خروش بالکل جاتا رہتا۔ اور ہوش میں آکر پابندی شرع شریف اور سکوت اور اطمینان حاصل کرتا۔

تَاَلَّهَ۔ پوجنا، بندگی کرنا

اَللّٰهُمَّ (اصل میں یا اللہ تھا یا اللہ اُمَّنَا یعنی اے اللہ ہم پر متوجہ ہو۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ يَا حَتّٰى يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ يَا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ دیکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جبتک زمین کوئی اللہ اللہ یا لا الٰہ الا اللہ[3] کہنے والا باقی رہیگا[4]۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ اللہ کہنا

---

[1] صاحب نہایہ نے الہانیہ کا ترجمہ کیا ہے حالانکہ اسکا ترجمہ ہونا چاہئے تھا بندگی، عبادت و اطاعت جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے ۱۲ منہ [2] سـ۵ میں غلط ہوں ۱۲ منہ۔

[3] ترجمہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں (کرونگا) ۱۲ منہ [4] یعنی اُسپر اعتقاد اور عمل کرتا ہوگا ورنہ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے ۱۲ منہ

بھی ذکر الٰہی میں داخل ہے اور جس نے اسکا انکار کیا ہے اس کو اس حدیث سے غفلت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ ابھی قیامت آنے میں ایک مدت دراز باقی ہے جسکا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کیونکہ ابھی کروڑوں اللہ کی یاد کرنے والے موجود ہیں اور ایک مدت دراز تک رہیں گے۔

سُئِلَ عَنْ مَعْنَی اللّٰہِ فَقَالَ اِسْتَوْلٰی عَلٰی مَادَقَّ وَجَلَّ۔ اللہ کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز پر قادر اور غالب۔

یَاھِشَامُ اَللّٰہُ مُشْتَقٌّ مِنْ اِلٰہٍ وَالْاِلٰہُ یَقْتَضِیْ مَأْلُوْھًا کَانَ اِلٰھًا اِذْ لَامَأْلُوْہٌ۔ اے ہشام اللہ الٰہ سے نکلا ہے اور الٰہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ پوجا جاوے اور وہ تو پوجے جانے سے پیشتر بھی الٰہ تھا (یعنی جب کوئی اسکا پوجنے والا نہ تھا اسوقت بھی وہ الٰہ تھا۔ تو اللہ اسم ذات ہے اور الٰہ اسم صفت تو مخلوقات کے وجود سے پہلے وہ اللہ تھا پھر جب مخلوق کو پیدا کیا تو الٰہ بھی ہوا)۔

یَأْلَھُوْنَ اِلَیْہِ۔ لوگ اُسکی طرف شوق سے چلے جاتے ہیں (جیسے کبوتر شوق سے اپنی کابک کیطرف آتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ وَلَہٌ یعنی وَلُوْہٌ سے مشتق ہے یعنی دل بے اختیار اُس کیطرف رجوع ہوتے ہیں اُس کی محبت میں دیوانے ہوجاتے ہیں، عاشقان را بروز محشر باقیامت کار نیست؛ کار عاشق بجز تماشائی جمال یار نیست)۔

آللّٰہِ اِنَّ اَبَا الْحَسَنِ اَمَرَکَ بِھٰذَا۔ سچ کہو تم کو اللہ کی قسم کیا حضرت علیؓ نے تم کو اس بات کا حکم دیا۔

آللّٰہِ قَالَ آللّٰہِ۔ قسم اللہ کی فرمایا قسم اللہ کی۔

آللّٰہُ اَرْسَلَکَ۔ کیا (درحقیقت) اللہ نے آپ کو بھیجا ہے فرمایا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ۔ ہاں اے خدا یا (یہاں اللہ کا نام آپ نے برکت کے لئے لیا)۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے (جیسے حضرت عثمانؓ نے باغیوں سے کہا تھا)۔

لَاھُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا۔ خدایا ان کافروں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ (لَاھُمَّ مخفف ہے اَللّٰھُمَّ کا ایک روایت میں اَللّٰھُمَّ بھی ہے مگر اس میں وزن ٹوٹ جاتا ہے)۔

آللّٰہُ سَمَّانِیْ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا (یہ ابی ابن کعب کا قول ہے جو تعجب سے انہوں نے اپنے تئیں حقیر سمجھ کر کہا)۔

آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ۔ تم کو خدا کی قسم تم کس غرض سے بیٹھے۔

آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ۔ خدا کی قسم ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔

اَلْوٌ۔ یا اُلُوٌّ یا اُلِیٌّ۔ تصور کرنا، تکبر کرنا

تَاَلِّیٌ، اِئْتِلَاءٌ۔ اور اِیْلَاءٌ۔ یعنی قسم کھانا۔

اَلِیَّۃٌ۔ قسم۔

مَنْ یَّتَاَلَّ عَلَی اللّٰہِ یُکَذِّبْہُ۔ جو شخص اللہ پر قسم کھائیگا (خواہ مخواہ قطعی حکم کریگا کہ اللہ ضرور ایسا کریگا یا فلاں شخص بہشت میں جائیگا فلاں دوزخ میں) تو اللہ اُس کو جھوٹا کریگا۔

اٰلٰی اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ۔ مدینہ والوں نے قسم کھائی۔

وَیْلٌ لِّلْمُتَاَلِّیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ۔ جو لوگ میری امّت کے قسمیں کھایا کرتے ہیں (قطعی احکام لگاتے ہیں کہ یہ کام ہوگا یا فلاں دوزخی ہے فلاں بہشتی ہے) اُنکی خرابی ہوگی۔

فَمَنِ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰہِ۔ اللہ پر قسم کھانیوالا (حکم لگانے والا) کون ہے۔

اٰلٰی مِنْ نِّسَآئِہٖ شَھْرًا۔ آنحضرتؐ نے اپنی عورتوں

سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (یعنی یہ کہ ایک مہینہ تک اُن سے صحبت نہ کرینگے)۔

لَیْسَ فِی الْاِصْلَاحِ اِیْلَاءٌ۔ صلح اور محبت میں جو قسم کھائی جائے وہ ایلاء نہیں ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنی ایلاء شرعی جب ہوگا جب غصہ میں عورت کو نقصان پہنچانے کے لئے قسم کھائی جائے)۔

فَاِنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ اَلِیَّۃً۔ مجھ کو خدا کی قسم ہے۔

لَادَرَیْتَ وَلَا ائْتَلَیْتَ تو تو خود سمجھا نہ سمجھ سکا۔ ایک روایت میں یوں ہے وَلَا تَلَیْتَ یعنی نہ خود سمجھا نہ سمجھنے والے کی تقلید کی) جیسے پیغمبر یا مجتہد کی بلکہ تقلید بھی کی تو جاہل گمراہ باپ دادوں کی) لیکن پہلی روایت

مَنْ صَامَ الدَّھْرَ لَاصَامَ وَلَا اَلیٰ جس نے سدا روزے رکھے اُس نے نہ روزہ رکھا نہ روزہ رکھ سکا یا نہ روزہ رکھا نہ روزے میں کوتاہی کی (ایک روایت میں وَلَا اٰلَ ہے بروزن قَالَ یعنی نہ روزے سے پھرا ایک روایت میں وَلَا اَلیٰ ہے بہ تخفیف لام معنی وہی جو اَلّٰی کے ہیں)۔

وَبِطَانَۃٌ لَاتَاْلُوْہٗ خَبَالًا۔ اور ایک رازدار ساتھی جو اُس کی خرابی میں کمی نہیں کرتا۔

فَمَا اَلَوْتُكِ وَنَفْسِیْ۔ میں نے نہ تیرے بارے میں کوئی کوتاہی کی نہ اپنے بارے میں (یہ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا یعنی تیرے لئے عمدہ خاوند تجویز کیا رزق کیوں ہے)۔

وَلَمْ اٰلُ۔ میں نے کوتاہی نہیں کی۔

وَمَا اٰلُوْ۔ میں کوتاہی نہیں کرونگا۔

وَمَجَامِرُھُمُ الْاُلُوَّۃُ۔ ان کی دھونیاں عود (لوبان) کی ہوں گی۔

کَانَ یَسْتَجْمِرُ بِالْاُلُوَّۃِ غَیْرَ مُطَرَّاۃٍ۔ آپ عود کا دھواں (دھونی) لیتے جو دوسری خوشبو کے ساتھ نہ ملا ہوتا (یعنی خالص عود کا)۔

وَلَاحَمَلَتْنِی الْبَغَایَا فِیْ غُبَرَاتِ الْمَالِیْ۔ اور نہ مجھ کو چھنالوں (فاحشہ عورتوں نے) حیض کے چیتھڑوں میں اٹھایا (مَآلِیْ جمع ہے مِئْلَاۃ کی، حیض کی پٹی یا وہ پٹی جو نوحہ کے وقت عورتیں اپنی کمر پر باندھ لیتی ہیں)۔

اَلْیٌ۔ یا اِلْیٌ یا اَلًی یا اِلًی۔ نعمت (اُس کی جمع اٰلَاءٌ ہے)۔

تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰلَاءِ اللّٰہِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِی اللّٰہِ۔ اللہ کی نعمتوں میں غور کرو اور اس کی ذات (حقیقت اور ماہیت میں غور نہ کرو (کیونکہ اس کی ذات تک کسی کے فہم کی رسائی نہیں ہوسکتی۔ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ؛ وز ہرچہ گفتہ اند شنیدہ ایم خواندہ ایم۔

اَلْیَۃٌ۔ انگوٹھے کی جڑ۔

وَمَسَحَھَا بِاَلْیَۃِ اِبْھَامِہٖ۔ اپنے انگوٹھے کی جڑ اس پر پھیری۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْیَتَیِ الْکَفِّ۔ ہتھیلی کے دونوں لیوں (یعنی انگوٹھے اور چھنگلیا کی جڑوں پر سجدہ کرنا ان کو زمین سے لگانا) یہ تغلیب ہے کیونکہ چھنگل کی جڑ کو ضَرَّۃ کہتے ہیں جیسے عُمَرَیْن اور قَمَرَیْن اور شَمْسَیْن وغیرہ۔

کَانُوْا یَجْتَبُّوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ اَحْیَآءً۔ وہ زندہ بکریوں کے ٹکڑے (چکتی) کاٹ لیتے (معاذ اللہ جانوروں پر کیسا ظلم کرتے)۔

حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَۃِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے چوتڑ ذی الخلصہ پر نہ ہلیں گے۔ (یعنی اسلام سے پھر کر پھر بت پرستی اختیار کریں گے۔ ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا اس کو پھر بنالیں گی اسکا طواف کریں گی اُسکے گرد چوتڑ پھڑکا (مٹکا) ئیں گی۔ جیسا کہ جاہلیت میں کیا کرتی تھیں۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ قبر کا طواف کرنا

لہ اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ ذی الخلصہ نامی بت خانہ دوبارہ بنے گا اور قبیلہ دوس کی عورتیں دوبارہ پیدا ہوں گی یا اتنے عرصہ تک زندہ رہیں گی پھر کہیں جاکر وہ اس بت کے گرد اپنے چوتڑ مٹکائیں گی جیسے کہ وہ اسلام سے پہلے کیا کرتی تھیں بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ اب اسلام کے کھیا جاہلیت کا زمانہ پھر اہل اسلام میں عود کر آئیگا اور وہ بالکل ویسے ہی افعال کریں گے جو جاہلیت کے وقت کے ہوتے ہیں اور اسلام سے انکا کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ سب باتیں قیامت سے پہلے پہلے واقع ہونگی۔

ناجائز اور حرام ہے اور جس نے اُسکو جائز رکھا ہے اس کا قول غلط ہے۔)

لَا يُقَامُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ اِلْيَةِ نَفْسِهِ۔ کوئی آدمی اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا ہوا اٹھایا نہ جائے گا جبتک اپنے آپ وہاں سے نہ اُٹھے۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْمُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ اَلْيَتِهِ بِاِمْنِ لِيَتِهِ فَمَا يَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِهٖ۔ عبداللہ بن عمرؓ کے لئے کوئی شخص اپنے آپ اپنی جگہ سے اٹھتا (اسلئے وہ یہ چاہتا کہ عبداللہ وہاں بیٹھ جائیں) لیکن وہ اس جگہ نہ بیٹھتے۔

وَلَيْسَ ثَمَّهُ طَرْدٌ وَّلَا اِلَيْكَ۔ (آنحضرت ؐ کی سواری میں) نہ کسی کو ہکانا ہوتا تھا نہ یہ کہنا ہوتا تھا کہ ہٹو بچو سرکو۔

اِنِّیْ قَائِلٌ لَّكَ قَوْلًا وَّهُوَ اِلَيْكَ۔ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں لیکن وہ بھید ہے دل میں رکھیو۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ۔ یا اللہ میں تجھ سے اپنا شکوہ بیان کرتا ہوں یا مجھ کو اپنے پاس بلالے (یہ امام حسن بصری نے کچھ لوگوں کو برا کام کرتے دیکھا تو کہا)۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ۔ یعنی اب مجھ کو اپنے پاس بلالے۔

وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ۔ برائی تیرے پاس نہیں پھٹکتی یا برائی سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی۔

اِنَّ الْاُولٰى بَغَوْا عَلَيْنَا۔ ان لوگوں نے ہم سے سرکشی کی۔

وَلَيْسَ قِيْلَ اِلَيْكَ۔ الیک نہیں کہا گیا یعنی یہ کہ ہٹو بچو۔

اَنَا مِنْكَ وَاِلَيْكَ۔ میری پیدائش بھی تجھی سے ہے اور میری انتہا بھی تیری ہی طرف ہے۔ یا یہ کہ میری التجائیں اور تمنائیں تیری طرف ہیں۔

اِلَيْكَ عَنِّیْ۔ میرے پاس سے سرک جا (دور ہو) یہ

حضرت علی رضؓ نے دنیا سے فرمایا۔)

اِلَّا۔ حرف استثناء ہے بمعنی مگر۔ بجز۔ سوائے۔

كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا۔ ہر عمارت (قیامت کے دن) اُسکے بنانیوالے پر وبال ہوگی مگر جو ضروری جو ضروری ہے (وہ نہیں) یعنی بقدر حاجت سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے۔

اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ۔ مگر فلاں لوگوں پر نوحہ ہو سکتا ہے (یہ خاص ام عطیہ کو آپ نے اجازت دی تھی اس سے مطلق نوحہ کی اباحت نہیں نکلتی جیسے مالکیہ نے گمان کیا ہے۔ شیعہ امامیہ کے نزدیک بھی نوحہ جائز ہے۔)

اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میرا اس اعتقاد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرت ؐ سے اسکو سنا ہے۔

اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا۔ آنحضرت ؐ نے بیعت میں کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ صرف اس ... لیا (مگر ہمارے زمانہ کے بعضے بدنظر درویش (پیر) عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں انکو اپنے سے بے پردہ کراتے ہیں، اللہ انکو ہدایت دے)

اِلَّا الدَّيْنَ۔ (شہید کے سب گناہ بخش دئے جاتے ہیں) مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا (اور اسی طرح کے تمام حقوق الناس)۔

لَا يُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْهُ۔ تم کو بھاگنے کی نیت کے سوا اور کوئی ضرورت نہ نکالے (یعنی ضرورت اور حاجت کے لئے وبائی یا طاعونی مقام سے نکلنا درست لیکن بھاگنے کی نیت سے نکلنا حرام ہے یا مکروہ تحریمی ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ بعضوں نے کہا اِلَّا کا حذف ٹھیک ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے)

اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ۔ مگر جبکہ جسکو تہمت لگائی وہ ویسا ہی ہو جیسا اس نے کہا (یعنی اُس صورت

میں تذت کی حد اسکو قیامت میں نہ پڑیگی۔)
اِلَّا اَنْ یَّشَاءُ رَبُّهَا۔ مگر جب جانوروں کا مالک خوشی سے دینا چاہے۔
لَا کَفَّارَةَ لَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ۔ جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اُس کو پڑھ لے بس یہی اس کا کفارہ ہے (اس سے زیادہ کوئی اور تاوان اسکو نہ دینا ہوگا۔)
لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ اور کوئی نماز یا روزہ تجھپر لازم نہیں البتہ اگر نفل نماز یا روزہ شروع کر دے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس سے زیادہ جو ہے وہ نفل ہے یعنی مستحب ہے فرض نہیں ہے)۔
مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِیْ۔ تم کو تو اور کچھ غرض نہیں بس مجھ سے اختلاف کرنا منظور ہے۔
مَا رَاَیْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر مزدلفہ اور عرفات میں وہاں ظہر عصر اور عشا میں جمع کیا۔
مترجم۔ صاحب مجمع نے کہا اس میں حنفیہ کی حجت ہے میں کہتا ہوں کوئی حجت نہیں ہے کیونکہ راوی نے اپنا نہ دیکھنا بیان کیا ہے اور نہ دیکھنے سے نفی جمع لازم نہیں آتی جب کہ دوسری صحیح روایتوں سے اور مقاموں میں بھی جمع آپ سے ثابت ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ بہ عذر بیماری یا سفر جمع درست ہے جیسے کہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مستحاضہ کو جمع کی اجازت دی اور سفر میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں آنحضرت صلعم نے کئے۔ مجھکو بواسیر اور ریاح کی شکایت ہے میں ہمیشہ ظہر اور عصر اور مغرب عشا کو جمع کیا کرتا ہوں بعض اہل حدیث نے بلا عذر بھی جمع درست رکھا ہے بشرطیکہ اہل شیعہ کی طرح اُس کی عادت نہ بنالے۔
وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ اور دسویں بات میں بھول گیا میرے خیال میں وہ دسویں بات اور کچھ نہیں تو کلی کرنا ہی ہوگی۔
اَلطَّوَافُ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ۔ طواف نماز کی طرح ہے صرف فرق یہ ہے کہ طواف میں باتیں کرتے ہو اور نماز میں باتیں کرنا درست نہیں (جب طواف نماز کی طرح عبادت ہوا تو قبر کا طواف شرک ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کرے اور اگر بطور تحیت ہو تو حرام ہوگا۔)
اِلَّا۔ کبھی اِنْ لَا کا مخفف آتا ہے۔ اگر نہیں۔
وَاِلَّا كَانَتْ نَافِلَةً۔ یعنی اگر تو لوگوں کو اس حال میں پائے کہ وہ نماز نہ پڑھ چکے ہوں اور ان کے ساتھ دوبارہ شریک ہوجائے تو تجھ کو نفل کا ثواب ملیگا۔
اَلْیُوْن۔ ایک شہر جو مصر میں تھا مسلمانوں نے اُسکو فتح کرکے فسطاط نام رکھا ہے۔ (اور البون بائے موحدہ سے یمن میں ایک شہر ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْمِيْمِ

اَمَ۔ مخفف ہے اَمَا کا یا۔
اَمَ وَاللّٰهِ لَا تَسْتَغْفِرَنَّ۔ (اس میں اَمَ یا کے معنوں میں آتا ہے۔)
اَیَقْتُلُهٗ اَمْ كَیْفَ یَفْعَلُ۔ یعنی اُسکو مار ڈالے یا صبر کرے کیا کرے۔
اَمْتٌ۔ ٹیلہ بلندی شک عیب کجی سختی۔
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا اَمْتَ فِیْهَا۔ اللہ نے شراب کو حرام کیا اس میں کچھ شک نہیں یا شراب کی حرمت سخت ہے اس میں نرمی نہیں ہوسکتی یا شراب میں فی ذاتہ کوئی عیب نہیں بلکہ نشہ کی حرام ہوئی ہے

مترجم :- یعنی شراب فی ذاتہ کوئی ناپاک گندگی غلیظ چیز نہیں ہے وہ تو انگور یا کھجور یا دوسری پاکیزہ میووں اور اناجوں وغیرہ کا شیرہ یا عرق ہوتا ہے بلکہ اس کی حرمت نشہ کی وجہ سے ہے تو جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہے اس حدیث میں خود شارع علیہ السلام نے حرمت خمر کی علت بیان کر دی اور دوسری صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کل مسکر خمر تو حنفیہ کا مذہب رد ہو گیا کہ شراب انگور سے خاص ہے[1] یا شراب فی ذاتہ نجس اور ناپاک ہے ناپاکی کی کوئی وجہ نہیں تو جو رزق شراب، ملا کر پکائی جائے اُسکا کھانا درست ہوگا۔ اسی طرح جن ادویہ میں شراب کی روح یعنی الکحل شریک ہوتی ہے اُنکا بھی استعمال درست ہوگا کیونکہ دوسری دواؤں میں ملنے سے وہ شراب نہ رہی اور نہ اس میں نشہ رہا تو حرمت کی علت جاتی رہی اسی طرح اُن انگریزی عطروں (سینٹ لونڈر) کا بھی استعمال درست ہوگا اور وہ پاک سمجھے جائیں گے جن میں اسپرٹ شریک ہوتی ہے۔ ہمارے علمائے اہل حدیث میں سے مفتی مصر شیخ محمد عبدہٗ نور اللہ مرقدہٗ نے صراحۃً ایسا ہی فتوٰی دیا ہے۔

اَمَجٌ - ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْکَدِیْدِ مَا بَیْنَ عُسْفَانَ وَاَمَجَ۔ جب آپ کدید میں پہنچے جو عسفان اور امج کے درمیان ہے۔

اِصْطَادَ النِّسَاءُ قُمْرِیَّۃً مِّنْ قَمَارِیْ اَمَجَ۔ عورتوں نے امج کی ایک قمری کا شکار کیا۔

اَمَدٌ - حد، غایت، انتہا۔

مَا اَمَدُکَ۔ تیری عمر کیا ہے (یہ حجاج ظالم نے امام حسن بصری سے پوچھا)۔

اَمَرٌ - یا اُمْرَۃٌ بہت ہونا، بلند ہونا، شاندار ہو جانا۔

خَیْرُ الْمَالِ مُهْرَۃٌ مَّاْمُوْرَۃٌ اَوْ سِکَّۃٌ مَّاْبُوْرَۃٌ بہتر جائداد اور مال مادہ گھوڑی ہے جو بہت جننے والی یا پیوندی کھجور کی قطار۔

اَمَرَهُمُ اللّٰهُ فَاَمِرُوْا - یعنی اللہ نے ان کے نسل اور جانوروں میں برکت دی وہ بہت ہو گئے (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں) لغت والوں نے کہا ہے کہ فصیح یوں ہے اٰمَرَهُمُ اللّٰهُ فَاَمِرُوْا - پہلی صورت میں یوں کہیں گے اَمَرَهَا فَهِیَ مَاْمُوْرَۃٌ اور دوسری صورت میں آمَرَهَا فَهِیَ مُؤْمَرَۃٌ۔

ذِیْ اَمَرَ - ایک مقام کا نام ہے جو غطفان کے ملک میں ہے

لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ - ابو کبشہ کے بیٹے کا مرتبہ بہت بڑھ گیا (یعنی روم کا بادشاہ اُن سے ڈرتا ہے ابو کبشہ آنحضرت صلعم کے رضاعی باپ تھے (یہ جملہ ابو سفیان نے حضور صلعم کی نسبت کہا تھا)۔

تُشْرِکُوْنَا فِی الْاَمْرِ - ہم کو نفع میں شریک کر لو۔

مَا لِیْ اَرٰی اَمْرَکَ یَاْمَرُ - میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا کام بڑھتا جاتا ہے (روز افزوں ترقی ہو رہی ہے)۔

فَقَالَ وَاللّٰهِ لَیَاْمَرَنَّ عَلٰی مَا تَرٰی - آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو تو دیکھ رہا ہے اس سے بھی بڑھ جائیگا۔

قَدْ اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ - فلانے کی اولاد بہت بڑھ گئی۔

اَمِیْرِیْ مِنَ الْمَلَآئِکَۃِ جِبْرَئِیْلُ میرے مشیر فرشتوں میں جبرئیل ؑ ہیں۔

یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ - میری امت میں بارہ امیر ہوں گے جو سب قریش میں سے ہوں گے۔

مترجم :- مراد ان بارہ امیروں سے وہ امرا ہیں جو امام مہدی کے بعد امام حسن اور امام حسین کی

[1] حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ شراب وہ (حرام) ہے جو انگور سے بنی ہو اگ پر پکی ہو اور اس میں نشہ ہو حالانکہ جب شراب حرام ہوئی تو مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود بھی نہیں تھا۔ اور دوسرے جب [illegible] اور قرآنی آیات سے واضح ہے کہ [illegible] ہر نشہ آور چیز حرام ہے قرآن [illegible] کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ دوسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ شراب کا استعمال اندرونی یا بیرونی دوا کے طور پر بھی حرام ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اور وہ دلیل یہ دیتے کہ وہ نجس کل ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں دیکھئے اونٹ کا پیشاب نجس ہے لیکن حضور نے وہ چند بیماروں کو لگوایا تھا بلکہ پلوایا تھا اور دیکھئے زہر حرام ہے لیکن اس کا جسم پر لگانا حرام نہیں ۱۲ مص۔

اولاد میں سے حکومت کریں گے جیسے حضرت دانیال پیغمبر کی کتاب میں ہے اور جن لوگوں نے مصداق اس حدیث کا خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کو ٹھہرایا ہے انہوں نے غلطی کی ہے چونکہ بنی امیہ اکثر ظالم اور غاصب اور جابر تھے اور عباسیہ کا عدد بارہ سے زیادہ تھا اہل سنت کے علماء اُن میں تراش خراش کرتے ہیں اور خلفائے راشدین کے بعد کچھ لوگوں کو بنی امیہ میں سے لیتے ہیں کچھ عباسیہ میں سے جو ذرا اچھے اور عادل گذرے اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں یہ لکھا ہے کہ ان بارہ امیروں سے ائمہ اثنا عشر (بارہ امام) مراد ہیں اور امارت سے دینی پیشوائی اور سرداری مراد ہے نہ کہ حکومت ظاہری واللہ اعلم۔

اَمْرٌ۔ کام، اور حکم۔

فِیْمَنْ یَکُوْنُ الْاَمْرُ۔ کون خلیفہ ہوگا۔

هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ۔ یہ امر یعنی خلافت قریش میں رہے گی (غیر قریشی خلیفہ اور امیر المومنین نہیں ہو سکتا۔ اور حنفیہ نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے)

اِذَا هَلَكَ اَمِیْرٌ تَاَمَّرْتُمْ۔ جب کوئی امیر مر جاتا ہے تو تم دوسرا امیر مقرر کرنے کے لئے مشورہ کرتے ہو۔

فَلْنَسْأَلْهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ۔ ہم آپ سے اس امر میں دریافت کر لیں (یعنی یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا)۔

فِی الْحِجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهٗ۔ جس حج میں اُنکو امیر بنایا تھا

اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ۔ جب حکومت نالائق کو دیجائے۔

مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ۔ اس خلافت کا زیادہ حق دار ان لوگوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے (چھ آدمیوں کا نام حضرت عمر رض نے لیا)۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً۔ یہ دین و دنیا کے اصلاح کا کام پہلے نبوت سے شروع ہوا تھا (یعنی آنحضرت کی ذات بابرکات سے)۔

اِمْرَةُ اَبِیْ بَكْرٍ۔ ابوبکر صدیق کی خلافت اور امارت۔

وَاِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمْرَةِ۔ بیشک اسامہ کا باپ (زید) امارت اور سرداری کے لائق تھا۔

لَعَلَّكَ سَاءَتْكَ اِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ۔ شاید تم کو تمہارے چچازاد بھائی کی سرداری ناگوار ہوئی۔

اَمَا اِنَّ لَهٗ اِمْرَةً كَلَعْقَةِ الْكَلْبِ اَنْفَهٗ۔ دیکھو اسکو اتنی دیر سرداری ملیگی جتنی دیر میں کتا اپنے ناک کو چاٹ لیتا ہے۔

وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ۔ اور عثمان کے ساتھ بھی اُن کے خلافت شروع میں۔

اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِیْنًا۔ اگر تم ابوبکر صدیق کو خلیفہ بناؤ تو اُن کو ایماندار امانتدار سردار پاؤگے (مطلب یہ ہے کہ خلافت کا انتخاب تمہاری رائے پر ہے اور حضرت علی کی نسبت یہ بھی فرمایا۔

وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِیْنَ۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم علی کو خلیفہ بناؤگے کیونکہ آپ کو معلوم ہوگیا تھا کہ صحابہ آپ کے متصل ہی اُنکو خلیفہ نہیں بنانے کے اور حضرت عثمان کا ذکر یا تو راوی کے سہو سے رہ گیا یا خود آپ نے انکا ذکر نہیں فرمایا۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَّاْسِ السَّبْعِیْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْیَانِ۔ اللہ کی پناہ مانگو اُس وقت سے جب (ہجرت سے یا وفات سے) سترواں سال شروع ہو اور بچوں کی حکومت سے (مراد بنی امیہ کے چھوکرے ہیں جنکو آنحضرت نے خواب میں اپنے منبر پر اچھلتے کودتے دیکھا اور آپ کو بہت ملال ہوا)۔

لَا غَادِرَ اَعْظَمُ مِنْ اَمِیْرِ عَامَّةٍ۔ اُس شخص سے

ملہ قوم کے لوگ جس کو اپنا امیر منتخب کرلیں وہ امیر بن سکتا ہے چاہے وہ قریشی ہو یا غیر قریشی اگر کسی قوم میں قریش (جنکے متعلق اکثر لوگ غلطی فہمی کی بنا پر خدا کی طرف سے مقرر کردہ امیر اور خلیفہ" ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں) کا کوئی فرد نہ ہو تو وہاں یہ لوگ کیا حل تلاش کرینگے۔ مذکورہ اعتقاد ملوکیت اور خاندانی حکومت کا باعث ہوگا۔ ۱۲ منہ ملہ اسامہ اور زید کو لوگ مجہول النسب اور غلام وغیرہ تصور کرکے امارت و سرداری کے قابل نہ سمجھتے تھے لیکن حضور نے انہی کو لائق سمجھا ۱۲ منہ

ملہ یا خود اپنی عمر کا سترھواں سال یا ساٹھواں جبکہ تمام بیماریاں اور مصیبتیں ٹوٹ پڑتی ہیں ۱۲ منہ ملہ ایک روایت میں راس الستین ہے یعنی ساٹھویں سال۔ ابوہریرہ اس سال سے پناہ مانگا کرتے تھے آخر اُس سے پیشتر گذر گئے اسی سال میں امام حسین کی شہادت ہوئی ۱۲ منہ

زیادہ کوئی نہ غالب نہیں جو عام لوگوں کی مدد سے (بلا استحقاق
حاکم بن بیٹھے (اور خاص لوگ علماء اور صلحاء اور اشراف
کی رائے اور مشورے سے حاکم نہ ہوا ہو)۔

مَنْ يُطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ۔ جس نے (میرے متعین
کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت
کی۔

سَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ علی کے لئے
مسلمانوں کی سرداری تسلیم کرو۔

كَمَا سَمّٰى أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاهُ وَ
هٰكَذَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا۔ امام محمد باقر نے حضرت علی
امیر المؤمنین کہا اور فرمایا اللہ تعالے نے اُنکا یہ نام رکھا
ہے اور اسی طرح ہم پر اُتارا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے حضرت علی رضؓ بیشک امیر المؤمنین
تھے ایک بار میں نے جناب امیر کہہ کر آپ کو مراد
لیا تو ایک سُنّی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے اور کہنے
لگے شاید تم شیعہ ہو میں نے کہا دریں چہ شک۔
میں بیشک شیعہ علی ہوں اللہ ہم کو دنیا میں اسی
گروہ میں رکھے اور آخرت میں بھی اسی گروہ میں ہمارا
حشر کرے۔

لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ۔ دو آدمیوں کا بھی حاکم نہ بن
(حکومت بڑے مواخذہ کی چیز ہے) (ایک روایت
میں لَا تَأَمَّرَنَّ ہے)۔

مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يُبْعَثُ أَمِيْرًا وَحْدَهٗ۔ جو شخص لوگوں
کو اچھی باتیں سکھلاتا ہے (جیسے دین کا علم پڑھاتا ہو یا
دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرتا ہے۔) وہ قیامت کے
دن ایک امیر ہو کر اٹھیگا (حالانکہ اکیلا ہوگا ایسا معلوم
ہوگا کہ بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہیں)

أَمَّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ۔ اللہ نے جو تم کو دیا
ہے اس میں سے کچھ حکومت ہم کو بھی دو۔

أَمَّرَهٗ فِيْهَا۔ وہاں کا حاکم اس کو بنایا۔

لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔ البتہ میں عبد اللہ بن ام
مکتوم کو (جو اندھے تھے) حاکم بناتا۔

ائْتَمَرَ رَأْيَهٗ۔ اپنی عقل سے مشورہ لیا۔

لَا يَأْتَمِرُ رُشْدًا۔ وہ نیک بات پیروی نہیں کرتا۔
(بلکہ جو دل میں آتا ہے کر بیٹھتا ہے)۔

آمِرُوا النِّسَاءَ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ۔ جن عورتوں کا نکاح
کردو اُن سے بھی مشورہ کو (انکی رضامندی دریافت
کرلو یہ بہتر ہے جبرًا قہرًا نکاح کر دینے سے اسکا انجام
بد ہوتا ہے بعضوں نے کہا یہ حکم استحبابًا ہے بعضوں
نے کہا شوہر دیدہ عورتیں مراد ہیں)۔

آمِرُوا النِّسَاءَ فِيْ بَنَاتِهِنَّ۔ بیٹیوں کی شادی
میں اُن کی ماؤں سے بھی مشورہ لو۔

فَآمَرَتْ نَفْسَهَا۔ اُس نے اپنے جی سے صلاح لی۔

مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا۔ ہم عورتوں کا (جاہلیت کے
زمانہ میں) کچھ شمار ہی نہیں کرتے تھے (کسی مقدمہ میں
اُنکی رائے ہی نہیں لیتے تھے)۔

فِيْ أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهٗ۔ ایک کام میں جس میں فکر کر رہا تھا۔

أَمَرْنَا ہم نے آپ سے حکومت ملنے کی خواہش کی۔

يَسْتَأْمِرُهُمَا۔ اُن سے مشورہ لیتا تھا۔

ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدٌ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ۔ پھر وہ (سرداری
کا جھنڈا) خالد نے سنبھال لیا حالانکہ آنحضرتؐ نے انکو
سردار نہیں بنایا تھا۔ مگر جن جن کو آنحضرتؐ نے
سردار بنایا تھا وہ سب یکے بعد دیگرے شہید ہوئے
تب خالد نے جھنڈا لیا اور کافروں کو شکست دی
یعنی غزوہ موتہ میں)۔

لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا۔ تو نے ایک بہت بڑا یا بہت
بُرا کام کیا۔

ابْعَثُوْا بِالْهَدْيِ وَاجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ يَوْمًا أَمَارًا

لـه اخلاق سکھاتا ہے بُرائی سے روکتا ہے نیک کاموں کی ترغیب دیتا ہے ۱۲ منہ

قربانی کا جانور مکہ میں بھیجدو اور اپنے اور اُسکے درمیان ایک نشانی کا دن مقرر کرلو۔

فَهَلْ لِلسَّفَرِ اَمَارَةٌ۔ سفر کی کیا کوئی نشانی ہے۔

مَنْ يُطِعْ اِمَّرَةً لَا يَاكُلْ ثَمَرَةً۔ جو شخص نادان عورت (یا نادان مرد) کا کہا مانے گا اُسکو اچھا پھل نہیں ملے گا (بلکہ بُرا نتیجہ۔ یکھنا ہوگا اِمَّرَةٌ ذہنی کو بھی کہتے ہیں۔ اگر نیک بودے سرانجام زن زنان را مزن نام بودے نہ زن)۔

قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ۔ اللہ کے سچے دین پر قائم رہے گا۔

حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ۔ یہانتک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا۔ (قیامت یا وہ ہوا جس کے چلنے ایماندار سب مر جائیں گے)۔

وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ۔ اُسوقت ہمارا چال چلن اگلے عربوں کی چال چلن کی طرح تھا۔ (یا کخانہ کے لئے جنگل جاتے گھر میں پاخانے نہ بناتے)۔

فَاِنَّهٗ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ۔ تمہارے بعد ایک نیا حکم آیا (قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے اجازت ہوئی)۔

اُذَكِّرُكُمْ بِالْاَمْرِ۔ میں تم کو (حکم احکام دیکھ) یاد رکھونگا

اُمِرَ بِاَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔ آنحضرت صلعم کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کرنیکا حکم ہوا۔

مَا اَمْرُهُمَا (یہ دونوں آیتیں قاتل مومن کے باب میں ایک سورۂ فرقان کی دوسرے سورۂ نسا کی ایک دوسرے کے مخالف ہیں) ان میں جمع (تطابق) کیونکر ہو سکتا ہے[1]۔

مَا بَقَاؤُنَا عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ۔ جب تک ہم اس اچھے کام یعنی اسلام پر قائم رہیں گے۔

لِنَسْاَلَنَّ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ۔ ہم یہ پوچھیں گے کہ عالم کی خلقت کیونکر شروع ہوئی۔

فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ۔ ہم کو ایک خلاصہ قطعی بات بتلا دیجئے۔

رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ۔ دین کی جڑ تو اسلام ہے

وَكَذَا مَنْ تَعَلَّقَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ۔ اسی طرح جو شخص یہ دین قبول کرے۔

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا۔ جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے۔ (صاحب مجمع نے کہا مراد وہ کام ہے جسکی کتاب و سنت سے کوئی سند واضح یا پوشیدہ نہو)۔

قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ۔ اس کے پہلے کہ ہم آپ سے پوچھ لیتے اس آفت سے کیونکر چھٹکارا ہوگا (آخرت کے عذاب سے کیونکر محفوظ رہیں گے)۔

يَقُوْلُ مَا اَمَرَ اللّٰهُ۔ اللہ نے جو حکم دیا وہ کہے (یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)۔

نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ۔ اللہ نے جیسا حکم دیا ویسا ہی ہم کہتے ہیں (اُسکا شکر ادا کرتے ہیں)۔

اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ۔ تیرا حکم آسمان اور زمین پر دونوں جگہ چلتا ہے جیسی تیری مہربانی آسمان والوں پر ہے۔

اِنَّ الْاَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ كَقَطْرِ الْمَطَرِ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام آسمان سے زمین پر اس طرح اُترتے ہیں جیسے بارش کے قطرے۔

اَمْرُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ۔ ہماری امامت کا مقدمہ بہت سخت ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)

اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ لَيَحْضُرُ الْمَوْسِمَ

[1] اس کی بحث کافی طویل ہو مختصر طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں آیتوں میں سے نہ کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ اسلام لانے سے پہلے اگر کوئی جاہے جتنے کفر، قتل، زنا چوری کر چکا ہو تو اسکی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے تمام سابقہ اعمال سے تائب ہو اور پھر ایمان لائے اور اسکے بعد نیک اعمال کرنے شروع کر دے۔ اور اسلام [illegible]

كُلَّ سَنَةٍ۔ اس امر کا متولی (یعنی امامت کا) ہر سال موسم میں حاضر ہوگا۔

لَيْسَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ۔ ہم کو کوئی فائدہ نہیں ہونے کا مگر جو تونے تقدیر میں لکھدیا ہے۔

ذَكَرْتُ الَّذِي مِنْ أَمْرِنَا۔ ہم نے اپنا حال یاد کیا

رَجُلٌ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ۔ جس شخص نے اس بات کو پہچانا (کہ تم لوگ آنحضرتؐ کے وصی ہو)۔

يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔ آنحضرتؐ ہم کو ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے اور آپ امام ہوکر سورۂ والصافات پڑھتے تھے۔

كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا۔ آنحضرتؐ تو اللہ کے ایک بندے تھے حکم کے تابع۔

رَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ۔ تو ایسا کام دیکھیگا جو تجھ کو ضرور کرنا پڑیگا (نفس کی خواہش سے اس میں مبتلا ہوجائیگا) یا لوگونکو گناہ کرتے دیکھیگا اور بجز خوشی چارہ نہ ہوگا اس لئے ہر حال میں گوشہ نشینی اور تنہائی تیرے لئے بہتر ہے۔

فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى فِي اللُّقْمَةِ۔ مومن کو ہر کام میں ثواب ملیگا یہانتک کہ کھانا کھلانے میں بھی (یا اپنی بیوی کو کھلانے میں بھی)۔

وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً۔ تم عمدہ مسلمان اُسکو پاؤگے جو اسلام لانے سے پہلے اسلام کو بہت ہی بُرا سمجھتا تھا (یعنی اپنے مذہب اور اعتقاد میں مضبوط تھا وہی اسلام کی حالت میں بھی مضبوط ہوگا اور جس شخص کو دین اور مذہب کی پرواہ نہ ہوگی وہ نہ کفر کی حالت میں اپنے اعتقاد پر راسخ اور ثابت قدم ہوگا نہ اسلام کی حالت میں)۔

أَفْتَحُ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ میں ایسی بات کو کھولوں جسکا سب سے پہلا کھولنے والا بننا میں پسند نہیں کرتا (یعنی نئے کا دروازہ کھولنا)

فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ۔ حضرت عمرؓ نے مؤذن کو حکم دیا کہ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ صبح کی اذان میں کہا کرے (نہ کہ اذان کے باہر اُسکے بعد جیسے مؤذن نے کیا تھا)

أُمِرْنَا إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ۔ ہم کو مسجد سے نہ نکلنے کا حکم ہوا اور آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم مسجد میں ہو (آخیر تک)۔

فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ۔ ایک جماعت میں جسکو یہ حکم دیا کہ لوگوں کو خبردار کردے۔

يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي۔ اُس کو میری حدیثوں میں سے کوئی حدیث پہنچے (وہ کہے میں تو بس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں مانتا) میں صرف قرآن پر چلونگا۔

مترجم:۔ جیسے ہمارے زمانہ میں چکڑالوی مولوی نے یہ ڈھونگ نکالا ہے اور اپنے گروہ کا نام اہل القرآن رکھا ہے اُسکو اتنی سمجھ نہیں کہ قرآن شریف مجمل ہے اس کی تفسیر اور تفصیل بغیر حدیث شریف کے ممکن نہیں ہے اور حدیث بھی اُسی کا کلام ہے جس نے ہم کو اللہ کا کلام پہنچایا پھر اگر حدیث کا اعتبار نہو تو قرآن شریف پر بھی[1] اعتماد نہ ہوگا اور قرآن میں خود حکم ہے کہ اے رسول جو حکم دیں سب اس کو تھام لو اسپر عمل کرو)۔

لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ۔ میں انکو عشا کی نماز میں دیر کرنے کا اور (ہر نماز کیلئے) مسواک کرنیکا حکم دیتا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستحب مامور بہ نہیں ہے)

بِهٰذَا أُمِرْتُ یا أُمِرْتَ۔ پہلی صورت میں حضرت جبرئیلؑ نے یوں کہا مجھ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے یعنی تمکو

---

[1] نماز غنیمت سے بہتر ہے ۱۲ معہ سلہ قرآن اور حدیث میں صحت کے لحاظ سے یہ فرق ہوکہ قرآن مجید حضورؐ کے زمانہ میں لکھا جاتا تھا لیکن حدیث جبیں لکھی جاتی تھیں وہ صرف یاد کرلی جاتی تھیں اور پھر حضورؐ کی وفات کے صدی دو صدی بعد مدون کی گئیں۔ ۱۲ مصح

پہنچا دیگا اور دوسری صورت میں معنی یہ کہ تم کو پروردگار کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہے۔

اَمْسِ۔ گذشتہ کل کا دن یعنی دیروز۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمَّا جَلَسْتُ اِلَیْهِ اَمْسِ ابھی کل کی بات ہے جب میں امیر المومنین عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا (یہاں اس سے گذشتہ زمانہ مراد ہے اردو محاورہ بھی ایسا ہی ہے)

اِمَّعٌ یا اِمَّعَۃٌ۔ جو شخص بے سمجھے بوجھے کسی کی تقلید کرے (پیر من خس است اعتقاد من بس است)

اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَکُنْ اِمَّعَۃً۔ قرآن اور حدیث کا عالم بن یا طالب علم، یہ نہیں کہ مقلد بنجائے انداد ہندہ دوسرے کی رائے پر عمل کرے (ابن اثیر نے کہا مقلد کی کوئی رائے ہی نہیں ہوتی وہ تو اپنے دین میں دوسرے کی رائے کا تابع ہوتا ہے۔ ابن قیم نے کہا مقلد نہ عالم ہے نہ طالب علم نہ اِلٰہ الَّذِیْ نہ اُلٰہ الَّذِیْ خدا محفوظ رکھے۔)

لَا یَکُوْنَنَّ اَحَدُکُمْ اِمَّعَۃً قِیْلَ وَمَا الْاِمَّعَۃُ قَالَ الَّذِیْ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ النَّاسِ۔ کوئی تم میں سے امعہ نہ بنے لوگوں نے عرض کیا امعہ کیا فرمایا جو کہے میں لوگوں کے ساتھ ہوں (جو ہمارے خاندان والوں یا قوم والوں یا زمانے والوں یا ہماری مولویوں اور مشائخ اور پیروں کا طریق ہے بس اسی پر میں چلونگا جیسے مشرک کہا کرتے تھے ہم تو اپنے باپ دادا کے طریق پر چلیں گے اسکو لاکھ دلیلیں بتاؤ لیکن وہ غور ہی نہیں کرتا تقلید نہیں چھوڑتا یہ بیوقوفوں کا شیوہ ہے اور سارا قرآن ایسی تقلید کی مذمت سے بھرا ہوا ہے)۔

مترجم۔ کہتا ہے حنفی اور شافعی تو امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے امعہ ہوگئے ہیں اُن سے کوئی حدیث بیان کرو تو وہ ہرگز نہیں سنتے اور اپنے اماموں کا قول جو حدیث کے خلاف ہو نہیں چھوڑتے اُن سے یہ امر کچھ باعث تعجب نہیں ہے کیونکہ انھوں نے تقلید[1] کا برقعہ اپنے منہ پر ڈال لیا ہے لیکن تعجب تو اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو تقلید چھوڑ دیے کا اور اہل حدیث ہونیکا دعوی کرتے ہیں باوجود اس کے مولوی اسماعیل صاحبؒ اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شوکانی وغیرہ کے ایسے سخت مقلد بن گئے ہیں کہ اُنکے اقوال کے خلاف کسی کی نہیں سنتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اَمَلٌ۔ امید۔

وَاَنْتَ صَحِیْحٌ تَأْمُلُ الْغِنٰی۔ تو بھلا چنگا ہو مالدار ہو جانے کی امید رکھتا ہو۔

فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا یا وَاَمَلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ۔ خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔

طُوْلُ الْاَمَلِ یُنْسِی الْاٰخِرَۃَ۔ آرزو[2] کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے (ساری عمر دنیا کی ترقی اور بہبودی کی فکر میں گذر جاتی ہے)۔

اِنَّ اُسَامَۃَ لَطَوِیْلُ الْاَمَلِ۔ اسامہ بن زید لمبی آرزو دیئے عمر والا ہے (یہ آنحضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب اسامہ نے ایک لونڈی ادھار ایک مہینے کے وعدے پر خریدی تھی)۔

هٰذَا الْاَمَلُ۔ یہ لکیر جو باہر نکل گئی ہے اس کی آرزو ہے۔

اُمٌّ۔ گروہ۔ ماں۔ جڑ۔ اصل، رہنے کی جگہ۔ خادم۔

اِتَّقُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ۔ شراب سے بچے رہو وہ تو تمام خرابیوں کا مجموعہ ہے (شراب جہاں پی اور عقل جاتی رہے اب زنا اور حرامکاری اور چوری اور مار پیٹ جھگڑا اور فساد سب کرنے لگتا ہے۔

[1] تقلید کا قلادہ (پٹہ) اپنے گلے میں ڈال لیا ہے ۱۲ منہ۔ [2] یعنی طول عمر کی آرزو ۱۲ منہ

اَلْقَبْضُ اُمُّ الْاَمْرَاضِ ـ قبض یعنی پاخانہ معمول کے مطابق کھلکر نہ آنا تمام بیماریوں کا مجموعہ ہے (اُسی سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں)۔

اِنَّهٗ اَتٰی اُمَّ مَنْزِلِهٖ ـ وہ اپنے گھر کی سنبھالنے والی[1] کے پاس آیا (یعنی بیوی یا دوسری کسی عورت کے پاس جو اُسکا گھر چلاتی تھی)۔

نِعْمَ فَتًی اِنْ نَجَا مِنْ اُمِّ کَلْبَةٍ ـ کیا ہی اچھا جوان ہے بشرطیکہ بخار سے بچ جائے۔

لَمْ تَضُرَّهٗ اُمُّ الصِّبْیَانِ ـ اُس کو بدلی کی بیماری (جو سردی اور قبض سے بچوں کو ہو جاتی ہے اور بچہ بیہوش بھی ہو جاتا ہے) ضرر نہ کریگی۔

اِنْ اَطَاعُوْهُمَا فَقَدْ رَشَدُوْا وَرَشَدَتْ اُمُّهُمْ ـ اگر یہ لوگ ابوبکر اور عمر رض کا کہنا مانیں گے تب تو ہدایت پائیں گے اور انکا گروہ بھی ہدایت پائیگا۔ یا تب تو وہ زندہ رہیں گے ان کی ماں بھی زندہ رہے گی۔ (رَشَدَتْ اُمُّهُمْ ضد ہے هَوَتْ اُمُّهُمْ کی یعنی اُنکی ماں مری)۔

لَا اُمَّ لَكَ ـ گالی ہے یعنی تیری ماں کا پتہ نہیں (تو رستہ میں پڑا ہوا ملا۔ بعضوں نے کہا تعریف کے مقام پر کہا جاتا ہے)۔

اُمُّ الْکِتَابِ ـ جہاں سے کتاب شروع ہو جیسے سورۂ فاتحہ قرآن کے لئے یا کتاب کی جڑ و اصل مأخذ یا اعلیٰ مطالب اور اصول و مقاصد۔

اُمُّ الْقُرٰی ـ مکہ معظمہ یا تمام بستیوں کا صدر مقام۔

اُمُّ الشَّیْءِ ـ ہر چیز کا زبردست اور موٹا مقام یا اہم حصہ۔

اُمُّ الدِّمَاغِ ـ کھوپری یا دماغ کی جڑ یا بھیجے کے اوپر کی جھلی یا تیسری گولی بھیجے کی تیسری پرت جس میں جان رہتی ہے (اُسکو ذرا سا چھیڑ دو تو آدمی فوراً مرجاتا ہے)

اَمَرَتْكَ اُمُّكَ بِهٰذَا ـ کیا تیری ماں نے تجھے اس کے پہننے کا حکم دیا[2] ہے۔

اُمَّهَاتِیْ یُحَثِّثْنَنِیْ عَلٰی خِدْمَتِهٖ ـ (انس رض نے کہا) میری مائیں (ماں نانی خالہ وغیرہ) آنحضرتؐ کی خدمت کرنے کیلئے مجھکو ابھارتی تھیں۔

عُقُوْقُ الْاُمَّهَاتِ ـ ماؤں کی نافرمانی کرنا۔

اِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اُمَّةً وَّحْدَهٗ ـ وہ قیامت کے دن اکیلا ہوگا مگر جماعت کی طرح دکھلائی دیگا[3]۔

لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّةٌ تُسَبِّحُ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا ـ اگر کتے ایک ایسی خلقت نہوتے جو اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرتی ہے تو میں انکو مار ڈالنے کا حکم دیتا۔

یَهُوْدُ بَنِیْ عَوْفٍ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ـ بنی عوف کے یہودی گویا مسلمانوں کے ایک گروہ ہیں (کیونکہ انہوں نے مسلمانوں سے صلح اور محبت کرلی تھی)۔

اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّیَّةٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ ـ ہم لوگ (عرب کے مسلمان) امّی گروہ ہیں (تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے) نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا (یعنی نجوم اور ریاضی کے فنون و حساب وغیرہ)۔

مترجم :- کہتا ہے آنحضرت ص کے ارشاد کا یہ اثر ابتک مسلمانوں کی قوم میں باقی ہے ان کا دماغ ہندسہ اور حساب اور ریاضی کے شعبوں کے اُتنا مناسب نہیں ہے جتنا ہندو اور پارسیوں کا ہے اکثر اوقات میں مسلمان ریاضی میں ہندوؤں سے کم تر رہتے ہیں۔ البتہ ادب اور شعر شاعری وغیرہ میں سبقت لیجاتے ہیں[4]۔

بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّیَّةٍ ـ میں امّی قوم (یعنی عرب کی قوم) کی طرف جہاں تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا بھیجا گیا

[1] اپنی گھر والی ۱۲ منہ [2] یعنی۔ تو عورتوں کا لباس اور پہناوا ہے اور نسوانی فیشن ہے اور اسکے متعلق جلانیکا حکم ہے ۱۲ منہ [3] یعنی وہ بذات خود ایک جماعت ہوگا ۱۲ منہ [4] حضور کا یہ فرمانا اپنی اس وقت کی قوم ...... کے لئے تھا ہمارا اپنی قوم کی حساب دانی میں کمزوری کا یہ عذر پیش کرنا کہ کیونکہ رسول نے فرمادیا اسلئے ہم کمزور ہیں مناسب معلوم نہیں ہوتا اگر یہی بات تھی تو حضور نے لکھنے کے متعلق بھی تو فرمایا ہے لیکن ہماری قوم میں ایک سے ایک لکھنے میں بڑھ کر ہے اور دوسرے یہ کہ حساب دانی بھی مسلمان قوم میں اپنے عروج پر رہی ہے۔

ہوں۔

اِنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ۔ تم امیوں (اَن پڑھوں) کے پیغمبر ہو (یہ ابن صیاد نے آنحضرت سے کہا)۔

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ اُمَّةً۔ ابراہیم پیغمبر تن تنہا ایک دین پر قائم تھے یا لوگوں کے پیشوا تھے یا نیکیوں اور بھلائیوں کے مجموعہ تھے یا اکیلے تھے مگر ایک جماعت کی طرح تھے۔

وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ۔ ایک مدت کے بعد اس نے یاد کیا (بعضوں نے اَمَةٍ پڑھا ہے یعنی بھولنے کے بعد یاد کیا)۔

اِنَّ لِلّٰهِ اَلْفَ اُمَّةٍ مِّنْهَا الْجَرَادُ۔ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں طرح کی خلقتیں پیدا کی ہیں ٹڈی بھی ان میں کی ایک ہے (سب سے پہلے وہ دنیا سے اٹھ جائے گی)

لَا یَزَالُوْنَ مِنْ اُمَّتِیْ قَائِمَةً بِاَمْرِ اللّٰهِ۔ میری امت میں سے ایک گروہ برابر (قیامت تک) اللہ کے حکم پر قائم رہیگا (شریعت کی پیروی کرتا رہیگا معاویہ رض نے کہا وہ اہل حدیث کا گروہ ہے[1])

مَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُهٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ۔ میری امت کی مثال مینہ (بارش) کی سی مثال ہے معلوم نہیں شروع اچھا ہوتا ہے یا آخیر (اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگلونکا مرتبہ پچھلوں سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ پچھلوں میں بھی بعضا ایسا شخص پیدا ہوگا جو اگلے بہت سے لوگوں سے علم اور فضیلت میں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ بعضوں نے اس حدیث کو موضوعات میں داخل کر دیا ہے)۔

اُمَّتِیْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَیْسَ لَهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ۔ میری امت پر پروردگار کا رحم ہے آخرت میں اس پر عذاب نہیں ہوگا[2] (یعنی دائمی عذاب یا سخت عذاب جو کفار اور مشرکوں کے لئے ہے)۔

عَنْ اُمِّهِ الْعُلْیَا۔ اپنی اوپر والی ماں (یعنی نانی دادی سے)۔

وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً۔ میری امت (دعوت) تہتر فرقوں میں پھوٹ جائے گی[3] (بعضوں نے کہا مراد امت اجابت ہے یعنی اہل قبلہ۔ اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہو کہ بداعتقادی کیوجہ سے ایک مدت کے لئے دوزخ میں جائیں گے اور اہل سنت کا دوزخ میں جانا گناہوں کی وجہ سے ہو سکتا ہے نہ کہ بداعتقادی کی وجہ سے)

لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ اس امت یعنی امت دعوت میں سے جو کوئی میرا حال سنے (اسکو میرا دین پہنچے میری خبر پہنچے) لیکن وہ ایمان نہ لائے تو وہ دوزخ میں جائے گا (معلوم ہوا کہ جس کو دین حق کی خبر نہ پہنچے اور وہ توحید پر مرے خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا ہندو یا چینی یا جین یا بودھ تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یعنی عذاب دائمی نہیں پائے گا کیونکہ وہ معذور ہے)

فِی الْاٰمَّةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ یا فِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ۔ جو زخم سر کا بھیجے کی جھلی تک پہنچے اسمیں تہائی دیت لازم ہوگی۔

مَنْ کَانَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰی سُنَّةٍ فَلِاُمَّةٍ مَّا هُوَ۔ جو شخص حدیث پر جا کر ٹھہرے (یعنی سنت نبوی سے دلیل لے اس پر عمل کرے) اس نے سیدھے راستہ کا قصد کیا یا وہ ایسا راستہ پر ہے جسپر لوگوں کو چلنا چاہیے۔

کَانُوْا یَتَاَمَّمُوْنَ شِرَارَ ثِمَارِهِمْ فِی الصَّدَقَةِ۔ لوگ زکوٰۃ میں برا برا میوہ نکالتے تھے (ایک روایت میں یَتَیَمَّمُوْنَ ہے۔ مطلب وہی ہے لفظی ترجمہ یوں ہوگا کہ بُرے بُرے میووں کیطرف قصد کرتے تھے)۔

[1] ہم کسی گروہ کو خاص نہیں کر سکتے۔ [2] اس سے یہ مطلب نہیں کہ بس اب تو آپ کی امت سے منسوب کر لو تو نجات یافتہ ہو جاؤ گے جیسے کہ یہود و نصاریٰ کا زعم ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہو اگر ایسا نہیں تو وہ امت سے خارج ہے جیسے کہ تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے۔
[3] اسکے بعد حضور نے فرمایا کہ صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا ظاہر ہے کہ وہ فرقہ وہ ہوگا جو خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہوگا (یعنی اعمال صالحہ کرتا ہوگا)۔

اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں آنحضرتؐ کے پاس جانے کا قصد کر رہا تھا۔
ثُمَّ يُؤَمُّ بِاَمِّ الْبَابِ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ۔ پھر دروازی کی جڑ کیطرت قصد کیا جائیگا (وہ دوزخ والوں پر بند کر دیا جائیگا)۔
لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَمَمًا۔ اس امت کا حال ہمیشہ آسان اور اچھا رہیگا۔
لَيَأُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ۔ اس خانہ کعبہ کے قصد سے ایک لشکر آئیگا (یعنی اُسکو گرانے اور تباہ کرنیکیلیے)۔
مَنْ اَمَّ هٰذَا الْبَيْتَ۔ جو شخص اس گھر یعنی خانہ کعبہ کا قصد کرے۔
يَنْزِلُ اِمَامًا۔ حضرت عیسیٰ امام بنکر اترینگے (یعنی حاکم اور خلیفہ ہو کر)۔
وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔ تمہارا امام تم میں سے یعنی قریش میں سے ہوگا (یعنی نماز امام مہدی پڑھائیں گے بعضوں نے کہا مِنْكُمْ سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قرآن شریف پر عمل کرینگے مذہب اسلام پر چلیں گے۔)۔
فَاَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ۔ حضرت عیسیٰؑ تمہاری امامت اللہ کی کتاب اور تمہارے پیغمبرؐ کی حدیث کے موافق کرینگے (اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسےؑ حنفی مذہب پر چلینگے)
كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ۔ میں پیغمبروں کا پیشوا ہوں گا۔ (بعضوں نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی پیغمبروں کے آگے ہونگا مگر یہ صحیح نہیں ہے)
اَلنَّصِيْحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمانوں کے حاکموں کی خیر خواہی یا مسلمانوں کے عالموں کی خیر خواہی۔
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ اِمَامٌ وَّجَمَاعَةٌ فَاعْتَزِلِ الْفِرَقَ۔ اگر لوگوں کا کوئی امام نہ ہو اور ان میں پھوٹ ہو تو سب فرقوں سے الگ رہ (جب وہ سب ملکر ایک امام پر متفق ہو جائیں اُس وقت اُس سے بیعت کرلے۔

مترجم:۔ اسی حدیث پر عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے بعد نہ حضرت علی رضؓ سے بیعت کی نہ معاویہ رضؓ سے نہ یزید سے لیکن ایک روایت تو یوں ہے کہ انھوں نے یزید سے بیعت کر لی تھی) نہ عبداللہ بن زبیر سے اور نہ مروان سے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کی خلافت پر سب نے اتفاق کر لیا تو اُس وقت انھوں نے اُس سے بیعت کر لی ہر حال میں عبداللہ بن عمرؓ کا حضرت علی رضؓ کے ساتھ بیعت نہ کرنا انکی رائے اور اجتہاد پر مبنی تھا جو قابل ملامت نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت علی رضؓ کی فضیلت میں اُن کو کوئی اختلاف نہ تھا جیسے دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک خارجی پر ملامت کی اور کہا تو نہیں جانتا کہ علی مرتضیٰ کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔
وَاَكْتُبُ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ اَوَّلِ الْاِمَامِ۔ بسم اللہ مصحف میں صرف قرآن شریف کے شروع میں لکھ (پھر جب سورت ختم ہو تو ایک لکیر کھینچ دے اور دوسری سورت لکھ۔ حمزہ قاری کا یہی قول ہے)۔
اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ۔ امام نماز میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے (یعنی ہر فعل مقتدی کا امام کے فعل بعد شروع ہو اور امام کے فارغ ہونے سے پہلے مقتدی کا فعل شروع ہو جائے)
نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلّٰى اِمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت جبرئیلؑ اُترے انہوں نے آنحضرتؐ کے امام بنکر نماز پڑھی۔ (بعضوں نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی آنحضرتؐ کے آگے ہو کر۔)
وَالَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ۔ جو چیز تو چاہتا ہے وہ تیرے سامنے آگے ہے۔
فَلَا يَبْصُقُ اَمَامَهٗ۔ اپنے سامنے نہ تھوکے۔

فَاَمَّمْتُ مَنْزِلِیْ۔ میں نے اپنے مکان (جانے) کا قصد کیا۔

فَاَمَّمْتُ مَسْجِدِیْ۔ میں نے اپنی مسجد (جانے) کا قصد کیا۔ (اِمَامٌ کے معنی رستہ کے بھی آئے ہیں جیسے وَ اِنَّھُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ میں)

فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ۔ جبرئیل ؑ نے میری امامت کی میں نے اُنکے ساتھ نماز پڑھی۔

فَاَمَّمْتُھُمْ۔ میں نے پیغمبروں کی امامت کی۔

اِمَّا لَا فَلَا تَبَایَعُوْا حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو کھجور اُسوقت تک مت بیچو جبتک اُسکے اچھے اترنے کا نشان ظاہر نہ ہو جائے۔

اِمَّا لَا فَاذْھَبِیْ حَتّٰی تَلِدِیْ۔ اگر تو اپنا عیب چھپانا نہیں چاہتی (اور یہی چاہتی ہے کہ زنا کی سزا میں سنگسار کی جائے) تو خیر جا بچہ جن کر پھر آ۔

اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَۃَ۔ اگر نہیں تو فلانی عورت سے پوچھ۔

اِمَّا۔ تردید کے لئے بھی آتا ہے جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو۔ اِمَّا کے بدلہ کبھی اِیْمَا بھی کہتے ہیں۔

اَمَّا۔ بفتح ہمزہ حرف شرط اور تفصیل ہے جیسے اَمَّا السَّفِیْنَۃُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِیْنَ۔ آخیر تک۔ اَمَّا کے بدلہ کبھی اَیْمَا بھی کہتے ہیں۔

اَمْ۔ حرف عطف ہے بمعنی یا اور کبھی بَلْ کے معنی میں آتا ہے۔

اَمَا حرف تنبیہ ہے جیسے اَمَا وَاللّٰہِ حَتّٰی تَمُوْتَ۔ خبردار رہو میں تو تیرے مرنے تک بھی کفر اختیار نہیں کرونگا۔

اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ اِمْرَاَتَکَ میں اَمَّا اَنْتَ اصل میں اِنْ کُنْتَ تھا کُنْتَ کو حذف کر کے اُس کے بدلہ مَا لائے اِنْ مَا ہوا اب ہمزہ کو فتحہ دیدیا اور نون کو حذف کر دیا تو معنی یہ ہوں گے اگر تو نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے

اَمْنٌ۔ بے ڈر ہونا، دین، خُلق، عادت، اللہ تعالٰی کا ایک نام مومن بھی ہے یعنی اپنا وعدہ سچ کرنیوالا اپنے نیک بندوں کو عذاب سے بیڈر کرنیوالا۔ (صاحب مجمع نے غلطی سے اس باب میں امنیۃ کو ذکر کیا ہے حالانکہ اسکا مادہ م ن ی ہے)

نَھْرَانِ مُؤْمِنَانِ وَ نَھْرَانِ کَافِرَانِ۔ دو نہریں ایمان والی ہیں (نیل اور فرات) اور دو نہریں کافر ہیں (دجلہ اور بلخ کی نہر) ایمان والی سے یہ مطلب ہے کہ اُس سے کھیتی ہوتی ہے لوگ پیتے ہیں فائدہ اُٹھاتے ہیں اور کافر سے یہ مطلب ہے کہ وہ کام نہیں آتی۔

لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ۔ مومن کو زنا نہ کرنا چاہئے یا زنا کے وقت ایمان نہیں رہتا یا زانی کا ایمان کامل نہیں رہتا۔ یا نفس کی خواہش ایمان پر غالب آتی ہے۔ گویا ایمان نہیں رہا۔ ایمان سے حیا اور شرم مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زنا کرتے وقت وہ بے حیا ہو جاتا ہے[1]۔

اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْہِ الْاِیْمَانُ آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اُس میں سے باہر نکلکر چھتری کیطرح اُسکے سر کے اوپر آجاتا ہے پھر جب زنا چھوڑ دیتا ہے تو ایمان اُسکے پاس لوٹ آتا ہے[2]۔

اَعْتِقْھَا فَاِنَّھَا مُؤْمِنَۃٌ۔ اس لونڈی کو آزاد کر دے کیونکہ وہ مومنہ ہے (آنحضرت ؐ نے اُس سے پوچھا اللہ کہاں ہے اُس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر پوچھا میں کون ہوں اُس نے آپکی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ حالانکہ صرف اس قدر اشارہ ایمان کے لئے کافی نہیں

[1] اصل حدیث یوں ہے لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ یعنی کوئی زانی زنا نہیں کرتا کہ وہ زنا کرتے وقت مومن ہو یعنی ہر زانی زنا کرتے وقت غیر مومن ہو جاتا ہے اس کے بعد اس حدیث کے معنی بالکل واضح ہو جاتے ہیں اور یہاں غیر مومن کے معنی بے حیا کے بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ اسی حدیث میں آگے چل کر چور، قاتل، شرابی، لٹیرے، قاتل، سب کے لئے یہی الفاظ آئے ہیں [illegible]

ہے جب تک شہادتین کا اقرار نہ کرے اور اسلام کے
سوا باقی سب دینوں سے بیزار نہ ہو مگر چونکہ وہ مسلمان
کی لونڈی تھی اور اسلام کی علامتیں اُس پر ظاہر تھیں۔
اسلیے آپ نے اُس کو مسلمان فرمایا اگر کوئی کافر صرف
اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اُس کہنے سے وہ
مسلمان نہیں سمجھا جائیگا جبتک پورا اسلام شرائط
کے ساتھ بیان نہ کرے۔ البتہ جس شخص کا حال معلوم نہ
ہو اور وہ اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اُسکا کہنا قبول
کریں گے)۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ
اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ
وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ۔ ہر ایک پیغمبر کو ایسی
نشانیاں ملیں کہ اُن نشانیوں پر لوگ اس سے پہلے
ایمان لا چکے تھے (یعنی اگلے پیغمبروں کو بھی اُس قسم کی
نشانیاں مل چکی تھیں) مگر مجھکو جو نشانی ملی وہ خدا کی
وحی ہے جو اُس نے میری طرف بھیجی (مطلب یہ ہے کہ
قرآن کی طرح کوئی معجز کتاب اگلے پیغمبروں کو نہیں
ملی تو معجز کتاب، یہ خاص نشانی مجھی کو دیگئی)۔

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَكُتُبِهٖ
ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اُسکے فرشتوں پر اُس کے
پیغمبروں پر اُسکی کتابوں پر ایمان لائے۔ (اگر ایک
پیغمبر کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے)۔

اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ۔ اپنے پیغمبر پر ایمان
لایا اور حضرت محمدؐ پر بھی۔ (مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ
کی بعثت سے پہلے یا دعوت اسلام پہنچنے سے پہلے وہ یہودی
یا نصرانی ہو پھر مسلمان ہو جائے)

سُئِلَ عَنْ اَدْنٰى مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ بِهٖ مُؤْمِنًا۔
آپ سے پوچھا گیا کہ کم سے کم آدمی کتنی باتوں سے مومن ہوتا
ہے۔

اَلْوَسَائِلُ اِلَى اللّٰهِ اَلْاِيْمَانُ الْكَامِلُ۔ اللہ کے
قرب کے وسیلوں میں سے کامل ایمان ہے۔

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ۔ جس میں امانتداری
نہیں اُسکا کچھ ایمان نہیں۔

مَنْ صَامَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان رکھکر
خالص خدا کے لیے روزہ رکھے۔

لِمَ سُمِّيَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا۔ مومن کو مومن کیوں کہتے
ہیں۔

لِاَنَّهٗ يُؤْمِنُ عَلَى اللّٰهِ۔ کیونکہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا
ہے۔

اَخْرِجْنِيْ مِنَ الدُّنْيَا اٰمِنًا۔ مجھکو دنیا سے بیڈر
(مطمئن) کرکے اُٹھا (یعنی گناہوں سے توبہ کرنے
کے بعد)

لَا تُؤْمِنِّيْ مَكْرَكَ۔ مجھ کو اپنے مکر سے بیڈر مت کر
(بلکہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں)۔

مُحَمَّدٌ اَمِيْنُ اللّٰهِ عَلٰى رِسَالَاتِهٖ۔ محمد اللہ کے
پیغاموں کے امانتدار ہیں۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا
جِئْتُ بِهٖ۔ کوئی شخص اسوقت تک مومن نہیں ہوتا
جبتک اُس کی خواہش اُن احکام کے تابع نہ ہوجائے
جنکو میں لے کر آیا ہوں (مطلب یہ ہے کہ نفس امارہ
مضمحل ہو کر احکام شرعیہ بغیر کلفت کے اُس سے ادا
ہونے لگیں اور ان احکام کو بوجھ سمجھ کر ادا نہ کرے بلکہ
اتنی ہی اہمیت اور رغبت کے ساتھ ادا کرے جیسے
کہ دوسرے حاجات جسمانی مثلاً کھانا، پینا وغیرہ دل
لگا کر پوری کرتا ہے)

لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانًا بِيْ۔ اُسکو ایمان کے سوا
اور کوئی چیز نہ نکالے (ایک روایت میں اِلَّا اِيْمَانٌ
بِيْ ہے تو تقدیر عبارت کی یوں ہوگی اِنْتَدَبَ اللّٰهُ

لِمَنْ خَرَجَ قَائِلاً لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي یعنی اللہ تعالےٰ نے یوں فرمایا اُس کو کوئی چیز ایمان کے سوا (گھر سے) نہ نکالے۔

لَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا۔ تم اُسوقت تک مومن نہ ہوگے جبتک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھوگے (اگر تمہارے آپس میں محبت نہ ہو بلکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن ہو تو دونوں میں ایمان نہیں ہوگا)۔

آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو جھٹلایا (یہ حضرت عیسٰیؑ کا قول ہے جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک شخص کو بُرا کام کرتے دیکھا پوچھا تو وہ اللہ کی قسم کھا گیا کہ میں نے ایسا کام نہیں کیا سبحان اللہ پیغمبروں کی پاک نفسی پر تصدق ہونیکو جی چاہتا ہے)۔

اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً۔ ذرا ہمارے پاس بیٹھو ایک گھڑی دین کی باتیں کریں۔

مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ۔ نفاق کا ڈر ہر مسلمان کو رہتا ہے۔ منافق کو نہیں رہتا[۱] (نووی نے کہا اللہ کا ڈر مراد ہے)۔

میں۔ کہتا ہوں حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں اور مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو ہر ایک عمل میں ڈر رہتا ہے کہ شاید خلوص کے ساتھ نہ ہوا ہو بلکہ اسمیں نمایش یا مروت کا کچھ دخل ہوگیا ہو اور منافق کو یہ ڈر نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو ہر ایک نیک عمل لوگوں کو دکھلانے ہی کے لئے کرتا ہے۔

مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان رکھ کر (یعنی یقین کرکے کہ شبِ قدر میں عبادت کرنا حق اور موجب ثواب عظیم ہے) خالص خدا کیلئے (نماز میں) کھڑا رہے۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان رکھ کر خالص خدا کے لئے رمضان میں قیام کرے (تراویح اور تہجد پڑھے)۔

لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ الْيَهُودُ اگر دس یہودی بھی (ہجرت سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے وقت) مجھپر ایمان لاتے تو سب یہودی ایمان لے آتے (بعضوں نے کہا مراد معیّن دس یہودی ہیں جو اپنی قوم کے سردار تھے)۔

أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ لوگ تو (ڈر کے مارے) مسلمان ہوگئے اور عمرو بن عاص (دل سے) ایمان لائے۔

اَلنُّجُومُ أَمَنَةُ السَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا تُوعَدُ۔ ستارے آسمان کے محافظ اور امین ہیں جب ستارے سٹ جائیں گے تو آسمان کے لئے بھی جو وعدہ ہے (پھٹنے اور خراب ہونے کا) وہ آن پہنچیگا۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آسمان ستاروں سے علیٰحدہ ایک الگ جسم ہے اور انکا قول باطل ہوا جو آسمان کو صرف منتہائی نظر کہتے ہیں اور اُس کے وجود کے منکر ہیں ان لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں کیونکہ وہ قرآن کی اور ان احادیث متواترہ کی تکذیب کرتے ہیں جن سے آسمان کا وجود ثابت ہے) اور میں اپنے اصحاب کا محافظ ہوں جب میں دنیا سے چلد ونگا تو میرے اصحاب کیلئے جو وعدہ ہے (آپس میں پھوٹ ہونیکا) وہ آن پہنچیگا اور میرے اصحاب میری امت کے امین اور محافظ ہیں (انکو دین کے احکام بتاتے ہیں) جب میرے اصحاب دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کے لئے جو وعدہ ہے (طرح طرح کی بدعتیں

[۱] یعنی جو شخص نفاق سے ڈرتا رہیگا تو اس سے بچ جائیگا اور جو اس کی فکر ہی نہیں کریگا تو وہ لامحالہ اس میں پڑیگا ۱۲ منہ

اُن میں ظاہر ہونیکا اور فتنے اور فسادات نمودار ہونی
کا اور اسطرح گمراہ ہو جانیکا وہ آن پہنچیگا۔ (بعضوں
نے اس حدیث میں اَمْنَۃٌ بسکون میم پڑھا ہے اور
مشہور روایت اَمَنَۃٌ ہے بفتحہ میم اور نون اور یہ امین
یا آمن کی جمع ہے۔
میں۔ کہتا ہوں اَمَنَۃٌ بھی بمعنی امن آیا ہے جیسے
اس آیت میں اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنْہُ
تو اَمْنٌ اور اَمَانٌ اور اَمَنٌ اور اَمَنَۃٌ سب کے
معنی ایک ہیں یعنی بیڈر اور بےخوف ہونا چین اور
اطمینان سے بسر کرنا۔)
وَتَقَعُ الْاَمَنَۃُ فِی الْاَرْضِ۔ اور زمین میں امن و
امان پھیل جائیگا (فتنہ اور خون ریزی کا دروازہ بند
ہو جائیگا)۔
اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اُمَنَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مؤذن مسلمانوں
کے امانتدار ہیں (نماز روزے گوشت خون پر)۔
اَلْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ۔ مؤذن لوگوں کا امانتدار ہے[1]۔
(وقت پر اذان دے تا کہ لوگوں کے نماز روزے میں
خلل نہ آئے)۔
یَخُوْنُوْنَ وَلَا یَاْتَمِنُوْنَ یا وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ۔ خیانت
کرینگے امانتداری کا اُن میں نام نہ ہوگا یا کسی کو اُنپر
بھروسہ[2] نہ ہوگا۔
اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ لیا جائے
وہ امانتدار ہے (اُسکو اخفائے راز اور نیک
مشورہ دینا ضروری ہے)۔
مترجم:۔ یہ حدیث اہل قانون کی رہنما ہے قانون
والوں نے اسی کی بنا پر یہ تجویز کیا ہے کہ وکیل پر اپنے موکل کا
راز چھپانے میں کوئی جرم نہیں نہ وہ شہادت میں اُن
واقعات کے اظہار پر مجبور کیا جا سکتا ہے جو اُس کے
موکل نے اُس سے بیان کئے ہوں نہ وہ ایک فریق کا
وکیل یا مشیر ہونے کے بعد دوسرے فریق کی وکالت
قبول کر سکتا ہے۔
وَیْلٌ لِلْاُمَنَاءِ۔ تحصیلداروں اور امینوں کے لئے
خرابی ہے اگر وہ ایمانداری نہ کریں۔
اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ۔ مجلسوں میں امانتداری
ضروری ہے (جو باتیں جس مجلس میں ہوں اہل مجلس
کو اُنکا اخفا مناسب ہے مگر وہ بات افشا کر سکتے ہیں جس
میں کسی مسلمان کی ناحق نقصان رسانی تجویز کیجائے
مثلاً اُس کے ناحق قتل کی فکر کیجائے یا کسی عورت سے
زنا کرنے کی یا کسی کا مال چرانے لوٹنے یا ہضم کر جانیکی
اسی طرح اُس بات کا افشا کرنا جائز ہے جس میں دین
اور ملت اور قوم کا نقصان تجویز ہوا ہو)۔
فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانَۃِ اللّٰہِ۔ تم عورتوں کو
اللہ سے اقرار کر کے اپنی خدمت میں رکھا ہے (کہ اُنکو
ناحق نہ ستائیں گے)۔
مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص امانت
(ایمان دہرم) کی قسم کھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں
میں سے) نہیں ہے (اس لئے کہ یہ کافروں کا شیوہ ہے
یا اللہ کی ذات اور صفات کے سوا کسی دوسری چیز کی
کی قسم کھانا اسلام کا طریق نہیں ہے)۔
اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ۔ میں تیرا دین
اور تیرا ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں یا تیری امانت یعنی
اہل و عیال مال اسباب (جنکو آدمی سفر میں جاتے
وقت پیچھے چھوڑ جاتا ہے) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔
اَلْاَمَانَۃُ غِنًی۔ امانتداری سے آدمی مالدار بنجاتا ہے
(لوگ اسکا بھروسہ کرتے ہیں اُس سے معاملات کرتے
ہیں اُسکو کام کاج تجارت سوداگری کے لئے روپیہ
دیتے ہیں)۔
اَلزَّرْعُ اَمَانَۃٌ وَالتَّاجِرُ فَاجِرٌ۔ کھیتی باڑی میں

[1] یعنی وہ شخص ہے جس پر لوگ بھروسہ کرتے ہیں (اپنی نماز کے اوقات اطلاعات وغیرہ کا) ۱۲ منہ [2] یہ امت مرحومہ کے زوال اور گمراہی کی طرف پیشینگوئی ہے ۱۲ منہ

امن ہے اور سوداگر (اکثر) فاسق ہوتے ہیں (جھوٹ بولتے ہیں جھوٹی قسم کھاتے ہیں بدعہدی کرتے ہیں البتہ راستباز ایماندار سوداگر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

مترجم :- کہتا ہے کہ اگرچہ جھوٹ اور بدعہدی اکثر شہروں میں تاجروں اور سوداگروں میں دیکھی گئی مگر بنگلور کے تاجر اور سوداگر اور معاملہ کرنے والے اس امر میں نمبر اول ہیں میں جب سے بنگلور آیا مجھکو باستثناء ایک یا دو شخصوں کے کوئی راستباز ایماندار اور وعدہ کا لحاظ کرنیوالا سوداگر نہ ملا اور تو اور یہاں کے عوام اور خواص دونوں جھوٹ اور وعدہ خلافی کو کوئی چیز نہیں سمجھتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں کو گناہ ہی نہیں جانتے معاذ اللہ۔[1]

لَقَدْ اٰمَنَ اَبُوْبَکْرٍ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بُحَیْرَا ءَ۔ ابوبکر صدیق رض کو تو آنحضرت ﷺ کی پیغمبری کا اُسی وقت سے یقین ہو گیا تھا جب سے بحیرا راہب نے آپ کو بشارت دی تھی۔

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ۔ مومن وہی ہے جس کے شر سے لوگ امن میں ہوں (کسی کو اُس سے بُرائی پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو بلکہ خلق خدا اُس سے امن اور فائدہ حاصل کریں)۔

اُمْنًا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ۔ حبشیو! تم کو کچھ ڈر نہیں ہے (تم بے خطر کسرت اور ورزش کرتے رہو۔ ایک روایت میں اُمِنًا ہے معنی وہی ہیں)

اَبُوْعُبَیْدَۃَ اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔ ابوعبیدہ اس امت کے امین ہیں (یہی لفظ عبدالرحمن بن عوف کے حق میں بھی آیا ہے ہر چند صحابہ مہاجرین اور انصار سب امین تھے مگر کسی میں کوئی صفت غالب تھی کسی میں کوئی صفت جیسے اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ۔ ایماندار پکے

کیسے پکے ایماندار اور امانتدار)

اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْنُ نَفْسِہٖ۔ روزہ نفل رکھنے والا اپنا آپ امانتدار ہے (اُسکو اپنی امانت میں پورا اختیار ہے چاہے روزہ پورا کرے چاہے کھول ڈالے)۔

ثُمَّ الْتَفَتَ فَھِیَ اَمَانَۃٌ۔ ایک شخص نے ایک بات کہی اور ادھر اُدھر دیکھا (کوئی سنتا تو نہیں یا پیٹھ موڑ کر چلدیا) تو وہ بات امانت ہے (تجھ کو اُسکا فاش کرنا درست نہیں)۔

اَلْاَمَانَۃُ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ۔ ایمانداری لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اُتری ہے۔

اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ اَمِیْنًا۔ فلاں قوم کے لوگوں میں ایک شخص امانتدار ہے۔ (ایسی امانتداری کی قلت ہوگی)۔

مترجم :- کہتا ہے ہمارے زمانہ میں یہ مشاہدہ ہو رہا ہے سو آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی معاملہ کا صاف اور راستباز نہیں ملتا بڑے عابد زاہد نمازی تہجد گذار ریش دراز جبہ در بر و دستار بر سر مگر جہاں اُن کو روپیہ دیا یا اُن سے کوئی معاملہ کیا بس پرایا مال ہضم کرکے بیٹھ گئے[1]۔

اٰمَنُ مَا کَانَ بِمِنًی۔ ہم منٰی میں سب زمانوں سے زیادہ بہت امن کی حالت میں تھے (دشمن کا کوئی ڈر نہ تھا)۔

لَاٰ مَنُھَا اَنْ تُصَدَّ۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس سال تم حج سے نہ روکے جاؤ۔

فَاَمِنَاہُ وَدَفَعَا اِلَیْہِ۔ دونوں نے اس کا بھروسہ کیا اور اسکو دیدی۔

فَمَنْ اَظْھَرَ خَیْرًا اَمِنَّاہُ وَقَرَّبْنَاہُ۔ جو شخص بھلائی ظاہر کریگا اُس کو ہم امن دینگے اُس کی تعظیم

[1] یہ صرف بنگلور ہی کا حال نہیں بلکہ ہر شہر کا یہی حال ہے حضور کی پیشینگوئیاں حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں ایسے مواقع پر وہ حدیث یاد رکھنی چاہیے کہ ہر نبی کی امت میں ناخلف پیدا ہوتے ہیں (تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا) تو جو شخص ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے لیکن جو یہ بھی نہ کرے اس میں رائی برابر بھی ایمان نہیں (عن ابن مسعود) ۱۲ مص ۱۹۵۲ اور اب تو ما شاء اللہ روز بروز ترقی ہوتی جا رہی ہے ۱۲ امر

ذالحرم کرینگے۔
مَا اٰمَنُ یَهُوْدِ عَلٰی کِتَابٍ میں تو کسی خط کے لکھنے یا
پڑھنے میں یہودی پر بھروسہ نہیں کرتا (کیونکہ یہودی
دل سے مسلمان کا دشمن ہوتا ہے اسی طرح مجوسی بھی
یہ لوگ ہر حال میں مسلمانوں کی تباہی چاہتے ہیں۔)
فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِیَ بِعَمَلِهٖ۔ پلصراط پر گذرنے
والوں میں کوئی ایماندار بھی ہوگا جو اپنے (برے)
اعمال کی وجہ سے وہاں رہجائیگا گذر نہ سکیگا) (ایک
روایت میں مُؤْمِنُ کے بدل مُوْثَقٌ ہے دوسری
میں مُوْبَقٌ۔ ایک روایت میں بَقِیَ کے بدل یَعْنِیْ
ہے یعنی نیک عمل کیوجہ سے (اپنے آپکو) بچالیگا۔)
اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ۔ عالم لوگ بھی امانتدار ہیں۔
کَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ حُلَلِ الْاِیْمَانِ۔ اللہ نے آپ کو
ایمان کے جوڑے پہنائے۔ (بعضوں نے کہا ایمان
سے مراد بیخوف رکھنا ہے یعنی آپ کو اپنی امت میں مطمئن
و بیخوف کر دیا مغفرت کا وعدہ کرکے)

اَمَهٌ۔ بھول جانا۔ اقرار کرنا (ابن عباسؓ کی قرأت میں
یوں ہے وَادَّکَرَ بَعْدَ اَمَهٍ یعنی بھول جانے کے
بعد یاد کیا)۔
مَنِ امْتُحِنَ فِیْ حَدٍّ فَاَمِهَ ثُمَّ تَبَرَّأَ فَلَیْسَتْ
عَلَیْهِ عُقُوْبَةٌ۔ ایک شخص کو کسی جرم میں تکلیف
دیگئی (مارا، پیٹا، دھمکایا) اس نے اقرار کیا پھر
انکار کیا تو اس کو سزا نہ ملیگی (کیونکہ وہ اقرار صالح
نہیں ہے جو زور زبردستی سے کیا گیا اور باطل اور
لغو ہے)
مترجم:۔ یہ حدیث بھی قانون والوں کی رہنما
ہے قانون کے رو سے اقرار بیجا کالعدم ہے اور اسی
لئے پولس کے سامنے مجرم کا اقرار قانوناً لغو سمجھا
جاتا ہے کیونکہ پولس اپنی حسین کارگذاری ظاہر کرنے کی
لئے اکثر مجرموں کو ڈرا اور دھمکا کر اور تکلیفیں دیکر
اقرار کرالیتی ہے۔ یہ جو شریعت کا مسئلہ ہے اَلْمَرْءُ
یُؤْخَذُ بِاِقْرَارِهٖ۔ تو اس سے مراد اقرار صالح
ہے نہ کہ اقرار بیجا یعنی جو اقرار کسی غرض سے کیا گیا
ہو مثلاً مریض وارثین کا حق تلف کرنے کے لئے
کسی کے قرض کا اقرار کرلے یا ایک شخص جو زندگی
سے تنگ اور خودکشی کا طالب ہو وہ کسی کے قتل
کا اقرار کرلے اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ اقرار
جھوٹ ہے۔

اَمَةٌ۔ لونڈی۔ (اس کی تصغیر اُمَیَّةٌ ہے)
لَا تَضْرِبْ ظَعِیْنَتَكَ كَضَرْبِ اُمَیَّتِكَ اپنی
بیوی کو لونڈی کی طرح مت مار۔

اٰمِیْنَ۔ قبول کر (اسم فعل ہے، بعضوں نے کہا اللہ کا نام
ہے۔)
تَاْمِیْنَ۔ آمین کہنا (ماضی اٰمَّنَ مضارع یُؤَمِّنُ
امر اٰمِّنْ آیا ہے)
وَقَدْ اُمِّنَ مِنَ الْمُؤَاخَذَةِ۔ وہ شخص مواخذہ
سے بیڈر و بیخوف کیا گیا (لیکن صحیح یہ ہے کہ اُمِّنَ
بہ تشدید میم راوی کی غلطی ہے اُؤْمِنَ ہونا چاہئے
کیونکہ تامین کے معنی بیڈر و بیخوف کرنا نہیں ہیں)
اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا۔ جب امام آمین کہے تو
تم بھی آمین کہو۔
اٰمِیْنَ خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آمین پروردگار
کی مہر ہے۔ (جیسے مہر خط کے آخر میں کیجاتی ہے اسی
طرح آمین بھی دعا کے آخر میں کہی جاتی ہے)
اٰمِیْنَ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔ آمین کے کہنے سے بہشت
کا ایک درجہ ملیگا۔
لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ۔ یہ بلال نے آنحضرتؐ سے
عرض کیا۔ ہوتا یہ تھا کہ آنحضرتؐ بلالؓ کے

۵۱ ترجمہ:۔ آدمی اپنے اقرار پر پکڑا جائیگا ۱۲ معں ۵۲ لفظی ترجمہ:۔ آپ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کیجئے ۱۲ معں

سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیتے اور
آمین کہہ لیتے تو بلال رضؓ نے آپ سے یہ درخواست
کی کہ) سورۂ فاتحہ پڑھ کر ذرا ٹھہر جایا کیجئے تاکہ میں بھی
سورۂ فاتحہ ختم کر لیا کروں اور آپ کے آمین کے
ساتھ آمین کہوں۔
مترجم:۔ اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو امام
کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور
یہ بھی نکلا کہ امام آمین پکار کر کہے تاکہ مقتدی اس
کے ساتھ آمین کہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ
اتنے زور سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج جاتی تھی
بعضے حنفی جن کو احادیث سے کچھ غرض نہیں ہے زور
سے آمین کہنے پر ناراض ہوتے ہیں کیسے اس میں
ناراضگی کی کونسی بات ہے آمین کے معنی یا اللہ
قبول کر کیا یہ کوئی گالی ہے یا وہ اپنی دعاؤں کا قبول ہونا
پسند نہیں کرتے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ النُّوْنِ

اِنَّ۔ اور اَنَّ دونوں کے معنی تحقیق اور تاکید۔ اور
کبھی اِنَّ ہاں کے معنی میں بھی آتا ہے (اور کبھی اِنَّ
اور اَنَّ کو اِنْ اور اَنْ بہ تخفیف نون بھی استعمال
کرتے ہیں جیسے وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ) اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی
میں (پڑے ہوئے) تھے۔ اور اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔
بیشک سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے)
اِنَّ وَرَاكِبَهَا۔ ہاں اور اس کے سوار پر بھی لعنت
ہے۔
قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ۔ آپ نے فرمایا بس یہ (تمہارا
کہنا کہ انصار نے ہم پر بڑے بڑے احسان کئے ہیں یہی
انکے احسانوں کا بدلہ ہے)۔

وَلْيُظْهِرْ ثَنَاءً حَسَنًا فَاِنَّ ذٰلِكَ۔ اگر احسان کا
بدلہ نہ ہو سکے تو محسن کی تعریف کیجئے یہی اسکا بدلہ
ہے۔
وَيَقُوْلُ رَبُّكَ وَاِنَّهٗ۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے
اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔
مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ۔ نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر آدمی
کے سمجھدار اور ذی علم ہونے کی دلیل ہے (جیسے خطبہ
لمبا پڑھنا اور نماز مختصر جہالت اور بیوقوفی اور
کم علمی کی دلیل ہے)۔
يُسْمَعُ لَهٗ اَنِيْنٌ۔ اس لکڑی میں سے باریک آواز
سنائی دیتی تھی۔
يَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ۔ بچہ کیطرح گُن گُن رونیکی
آواز نکال رہی تھی۔
لَآ اَفْعَلُهٗ مَا اَنَّ فِي السَّمَآءِ نَجْمٌ۔ میں تو یہ
کام نہیں کرونگا جبتک کہ آسمان میں ایک ستارہ بھی
رہے (یہاں اَنَّ کَانَ کے معنی میں ہے۔)
اِنْ۔ کبھی شرط کے لئے آتا ہے بہ معنی اگر، اور جب لا کے
ساتھ ملتا ہے تو نون کو لام کے ساتھ بدل کر لام کو
لام میں ادغام کر دیتے ہیں مثلاً اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ اگر تم اس کی مدد نہیں کروگے تو دیکھو
(اس سے پہلے) اللہ نے (خود) اس کی مدد کی تھی
(اب پھر کر دیگا)۔ اور کبھی نہیں کے معنی میں آتا ہے
اور کبھی مخفف ہوتا ہے اِنَّ کا۔ اور کبھی اِذَا کے
معنی میں آتا ہے جیسے وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَلَاحِقُوْنَ۔ یعنی اللہ جب چاہے گا ہم تم سے مل
جائیں گے۔
اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ۔ اگر تو بہشت کیلئے
پیدا کیا گیا ہے۔
اَلْجُلَيْبِيْبُ اِنَّهٗ لَا نَعَمَ اللّٰهِ۔ بھلا جلیبیب

کو (اپنی بیٹی دوں) یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اللہ کی بقا
کی قسم (ایک روایت میں ابنتہٖ ہے ایک میں الابنتہ ہے
ایک میں الامۃ ہے یعنی جلیبیب کو کہیں لڑکی یا
چھوکری مل سکتی ہے۔ ایک میں اُمیّۃ۔ ایک میں
اُمنۃ ہے امیہ اور اُمنہ شاید اس لڑکی کا نام ہوگا)
فھل لھا اجر ان تصدقت۔ اگر میں خیرات
کردوں تو اُسکو ثواب ملیگا۔
ان تذر ورثتک اغنیاء۔ اگر تو اپنے وارثوں
کو مالدار چھوڑ جائے (تو یہ تیرے لئے بہتر ہے)
فلیقل انی احسب کذا ان کان یعلم۔ اگر
وہ اسکا حال جانتا ہو (کہ وہ اچھا نیک شخص ہے)
تو یوں کہے میں ایسا سمجھتا ہوں مگر قطعی طور پر کسی
کو جنتی نہیں کہنا چاہیے)۔
ان یک من عند اللہ یمضہ۔ اگر یہ خواب اللہ
کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کریگا (ضرور یہ میری
نکاح میں آئیگی)۔
ان اللہ یقدر علی یعذبنی۔ اگر اللہ مجھ پر قدرت
پائے گا تو مجھ کو عذاب دیگا (ایک روایت میں
یوں ہے ان اللہ یقدر علی ان یعذبنی۔
اس صورت میں یہ عبارت محذوف ہوگی۔ اِن
دفنتمونی بلا احراق۔ یعنی اگر بن جلائے اور میری
راکھ اڑائے تم مجھ کو گاڑ دوگے تو اللہ کو میرے
عذاب کرنے کی قدرت حاصل ہوگی)
ان یدری یظل۔ وہ نہیں جانتا کہ کیا ہوتا
ہے۔
فو اللہ ان صلیتھا۔ خدا کی قسم میں نے تو عصر
کی نماز) ابھی تک نہیں پڑھی (تم نے تو خیر آخیر
وقت میں پڑھ بھی لی)۔
لئن کانت عائشۃ سمعتہ۔ حضرت عائشہؓ
نے جب ایسا سنا ہو (یہاں اِن شک کے لئے نہیں
ہے)۔
ارکبھا وان۔ اُس پر سوار ہو اگرچہ وہ قربانی کا
جانور ہی کیوں نہ ہو۔
ان اللہ ادخلک الجنۃ۔ اگر اللہ تجھ کو بہشت
میں لے گیا۔
مدمن الخمر ان مات لقی اللہ کعابد
وثن۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہے وہ اگر اسی
حال میں مرجائے (توبہ نہ کرے) تو اللہ سے اس طرح
ملیگا جیسے بُت پوجنے والا ملیگا۔
او املک ان نزع اللہ من قلبک الرحمۃ
بھلا میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالے تیرے دل
سے رحم چھین لے (ایک روایت میں ان نزع
اللہ۔ ہے یعنی میں اللہ تعالے کے چھیننے کو روک
نہیں سکتا)۔
اَن ج۔ کبھی اسم ہوتا ہے جبکہ انا کا مخفف ہو جیسے اَن
فعلت یعنی انا فعلت۔ یا ضمیر مخاطب ہو جیسے انت
انتِ اور کبھی حرف جیسے اَن مصدریہ جو فعل کو
مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اَن مخففہ اَنّ
کا اور اَن تفسیریہ اور اَن زائدہ اور اَن تاکید
اور اَن شرطیہ اور اَن تعلیلیہ اور اَن نافیہ اور
بمعنی اِذا اور لئلا وغیرہ۔
ان تبذل الفضل۔ جو مال ضرورت سے زیادہ
ہو اُسکا خرچ کر ڈالنا۔
ان کان ابن عمتک۔ یہ فیصلہ آپکا اس وجہ سے ہے
کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔
ان کانت جارتک اوسم۔ تیری سوکن کا
تجھ سے زیادہ خوبصورت ہونا کہیں تجھ کو دھوکہ
نہ دے (تو اُسکیطرح ناز کرنے لگے پھر اُس کا

خمیازہ بھگتے)۔
اَنْ کَمَا کُنْتُمْ۔ جس حال میں ہو اُسی میں رہو جیسے کھڑے ہو ویسے ہی کھڑے رہو)۔
اَنْ یَکُوْنَ الْفَیْءُ ذِرَاعًا۔ یہ ایک ہاتھ ہوئے پر (جب سایہ ایک ہاتھ بڑا ہو جائے)۔

اَنَا۔ میں۔

اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی (جو کوئی یوں کہے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں یعنی اپنے آپ کو یا مجھکو یونس پیغمبر سے بہتر کہے (جب آنحضرت نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مجھ کو حضرت یونس سے افضل کہے تو مرزائی قادیانی کا یہ قول کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اُس سے بہتر غلام احمد ہی کسقدر مکروہ اور قبیح ہوگا اللہ اُس کے معتقدوںکو سمجھ عطا فرمائے)
اَنَا اَنَا۔ میں تو میں ہی ہوں (مطلب یہ ہے کہ جب کوئی گھر میں سے پوچھے کون تو اپنا نام بیان کرے یوں نہ کہے کہ میں ہوں جیسے جاہلوں کی عادت ہے اس سے کیسے پتہ چلیگا کہ کون آیا ہے)
اَنَا وَلَا وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ۔ کوئی یہ نہ کہے کہ خلافت کا حقدار میں ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ اور مسلمان ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں کرتے۔
(ایک روایت میں اَنَا اَوْلٰی ہے یعنی میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں ایک روایت میں اَنَا وَلِیٌّ میں خلافت کا حقدار ہوں ایک میں اَنَا وَلَاہٗ مجھ کو آنحضرت نے خلافت دی ایک میں اَنّٰی وَلَّاہُ یعنی اُسکو کب خلافت دی)
اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ۔ مجھ کو امید ہے وہ شخص میں ہونگا۔
اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ۔ میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تجھی تک میری دوڑ ہے۔

وَاَنَا وَاَنَا۔ اور میں بھی اور میں بھی یہی (گواہی دیتا ہوں جو موذن گواہی دیتا ہے)

اَنَبٌ۔ بیگن۔

تَاْنِیْبٌ۔ جھڑکنا ملامت کرنا۔ قائل کرنا۔
لَا تُؤَنِّبْنِیْ۔ مجھ کو شرمندہ مت کر (ملامت کر کے) (یہ حضرت عمرؓ نے طلحہ رضہ سے کہا اور امام حسنؓ رضہ نے جب معاویہ سے صلح کی تو لوگوں نے کہا تم نے مسلمانوں کا منہ کالا کیا تو آپ نے یہی کلمہ کہا)
مَا زَالُوْا یُؤَنِّبُوْنَنِیْ۔ مجھ کو برابر ملامت کرتے رہے۔
مَنْ اَنَّبَ مُؤْمِنًا اَنَّبَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ جو کوئی مومن کو ناحق جھڑکے گا تو اللہ بھی اُس کو دنیا اور آخرت میں جھڑکے گا
اَھْلُ الْاَنَابِیْبِ۔ برچھے والے۔
اُنْبُوْبٌ۔ برچھا کی جوف دار کھوکھلا۔

اَنْبِجَانٌ۔

ایک مقام کا نام ہے وہاں کمبل بنے جاتے ہیں۔
وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَھْمٍ۔ مجھ کو ابوجہم کی سادی کملی (انبجان کی) لادو (اور نقشی چادر جو ابوجہم نے آپ کو تحفتًا پیش کی تھی وہ آپ نے اس کو واپس کردی چونکہ نماز میں آپ کا خیال اُس کے نقش ونگار کی طرف گیا اور اُس کے بدلے سادی کملی ابوجہم ہی کی منگالی تاکہ اُس کو تحفہ واپس کرنیکا رنج نہ ہو)۔
مترجم :۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ نقش ونگار کے بوریے یا کپڑے یا جائے نماز پر نماز پڑھنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نمازی کا خیال اُسطرف جائے اور خشوع میں خلل آئے۔

اَنْتَ۔ تو۔

نِعْمَ اَنْتَ۔ تو میرے سب ایلچیوں میں بہت اچھا
ہے (یہ شیطان کا قول ہے)

اُنْثٰی۔ مادہ۔ مؤنث عورتوں کی خوشبو جسمیں رنگ
ہو جیسے زعفران کسم مہندی وغیرہ (ذکورہ مردونکی
خوشبو جیسے مشک کافور عود وغیرہ جسمیں رنگ
نہ ہو)

کَانُوْا یَکْرَھُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ وَلَا
یَرَوْنَ بِذُکُوْرَتِہٖ بَاْسًا۔ صحابہ عورتونکی
خوشبو لگانا برا سمجھتے تھے اور مردوں کی خوشبو
میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

اَلشَّیْطَانُ اَتٰی قَوْمَ لُوْطٍ فِیْ صُوْرَۃٍ حَسَنَۃٍ
فِیْھَا تَاْنِیْثٌ۔ شیطان ایک ایسی اچھی صورت
میں حضرت لوط ع کی قوم کے پاس آیا جسمیں زنانہ
پن تھا[1]

رَاَیْتُ التَّاْنِیْثَ فِیْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ۔ میں نے
عباس کے لڑکے میں زنانہ پن پایا۔

فَضْلُ مِئْنَاثٍ۔ مئناث کی فضیلت یعنی اُس
عورت کی جو لڑکیاں بہت جنتی ہو (مذکار وہ
عورت جو نر اولاد بہت جنتی ہو)۔

اَذْکَرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاِنَاثًا۔ مرد بچہ یا عورت
بچی اللہ کے حکم سے۔

اُنْجُوْج۔ یا اَنْجُوْج۔ عود، لوبان (اسکا بیان اوپر گذر
چکا النجوج میں)

اَنْجَشَۃُ آنحضرت ص کا کالا غلام تھا یَا اَنْجَشَۃُ الْقَوَارِیْرَ
اے انجشہ شیشوں کا خیال رکھ یعنی عورتوں کا
جو شیشوں کیطرح نازک ہوتی ہیں۔

اَنَحَ۔ یا اُنُوْح دم چڑھنے کی آواز یا دمہ کی آواز۔

رَاٰی رَجُلًا یَاْنِحُ بِبَطْنِہٖ۔ حضرت عمر رض نے
ایک شخص کو دیکھا جو اپنا پیٹ مشکل سے اُٹھاتا تھا
اُسکا دم چڑھ رہا تھا (بہت بڑی توند والا تھا)
(آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا اللہ کی برکت آپنے
فرمایا نہیں بلکہ اللہ کا عذاب ہے)

اَنْدَرٌ۔ کھلیان یا اناج کا ڈھیر۔

کَانَ لِاَیُّوْبَ اَنْدَرَانِ۔ حضرت ایوب علیہ السلام
کے دو کھلیان تھے۔ (اناج کے گودام)

اَنْدَرْوَرْدِیَّۃٌ۔ چھوٹی ازار جو گھٹنوں تک ہوتی ہے
یا جانگیا۔ اندرورد ایک مقام کا نام ہے۔

اِنَّہٗ اَقْبَلَ وَعَلَیْہِ اَنْدَرْوَرْدِیَّۃٌ۔ حضرت علی رض
اندروردی ازار پہنے ہوئے آئے۔

وَعَلَیْہِ کِسَاءٌ اَنْدَرْوَرْدٌ۔ سلمان فارسی رض
اندرورد کی ایک کملی اوڑھے ہوئے (مدائن سے شام
کو آئے)۔

قُلْ اَنْدَرَایَمْ۔ (عبد الرحمن بن یزید سے پوچھا
ذمی کافروں کو جب اُنکے گھروں پر جائیں کیونکر سلام
کریں انھوں نے کہا بس) یوں کہو میں اندر آؤں
(یعنی سلام کرنا ضروری نہیں ہے)

اُنْسٌ۔ یا اَنَسٌ یا اَنَسَۃٌ الفت اور دل لگی۔

کَاَنَّہٗ اٰنَسَ شَیْئًا۔ جیسے انھوں نے ایک نئی بات
دیکھی جو پہلے نہ تھی (یہ حضرت ابراہیم ع کے تشریف
آوری کی برکت اور روشنی تھی جو گھر میں پھیل گئی
تھی)۔

کَانَ اِذَا دَخَلَ دَارَہٗ اِسْتَاْنَسَ۔ آپ جب
بھی اپنے گھر میں جاتے تو خبر لیتے (خیریت دریافت
کرتے باتیں کرتے یا اندر آنے کی اجازت لیتے)

مَا الْاِسْتِیْنَاسُ قَالَ یَتَکَلَّمُ الرَّجُلُ بِالتَّسْبِیْحَۃِ
وَالتَّحْمِیْدَۃِ وَالتَّکْبِیْرَۃِ وَیَتَنَحْنَحُ وَ
یُؤْذِنُ اَھْلَ الْبَیْتِ۔ استیناس کسکو کہتے
ہیں (جسکا ذکر قرآن میں ہے حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا) فرمایا

[1] یعنی پہلے پہلے جب قوم لوط نے لواطت شروع کی تو وہ وہاں کے ان حسین لڑکوں سے شروع کی جن میں نسوانیت اور نزاکت پائی جاتی تھی پھر عام ہو گئی
وہی مذکورہ شیطان آجکل ہماری مسلمان نام قوم میں آیا ہوا ہے ۱۲ معص۔

کچھ بات کرنا۔ سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا۔ کھنکھارنا گھر والوں کو خبردار کر دینا (شاید ننگے کھلے پڑے ہوں یا کوئی اور ایسی بات ہو)

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَيَاْسَهَا مِنْ بَعْدِ اِينَاسِهَا۔ کیا تو نے جنوں کو نہیں دیکھا اور انکی دہشت اور حیرانی کو اور دل لگی کے بعد اُن کی ناامیدی کو (یعنی پہلے فرشتوں کی باتیں چرانے میں جو اُن کی دل لگی تھی اب وہ جاتی رہی اور امید مایوسی میں تبدیل ہو گئی)۔

حَتّٰى يُؤْنَسَ مِنْهُ الرُّشْدُ۔ جبتک اُس کی سلامت روی اور عقلمندی معلوم نہ ہو جائے (آدمی کو بھی اِنس (انسان) اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اُس سے الفت ہوتی ہے اور وہ دکھائی دیتا ہے)

اَسْتَأْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ میں آپ کا دل بہلانے کے لئے بیٹھ کر باتیں کرنے اور آپ کو خوش کرنے کی فکر میں ہوں۔

وَاَنَا قَائِمٌ اَسْتَأْنِسُ۔ میں کھڑا ہوا اس فکر میں تھا کہ آنحضرت ﷺ کو کیونکر خوش کر دوں (اور آپ کا رنج دور ہو)۔

اُنْسٌ بِالْعَفْوِ۔ آپ قصور معاف کر کے دوست بنا لیتے تھے۔

عَنِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔ پالتو (گھریلو) گدھوں سے جو آدمیوں میں رہتے ہیں (جنگل کا گدھا گورخر حرام نہیں ہے)۔

لَوْ اَطَاعَ اللّٰهُ النَّاسَ فِي النَّاسِ لَمْ يَكُنْ نَاسٌ۔ اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کے بارے میں انہی لوگوں کی خواہش پر چلتا تو پھر لوگ ہی دنیا میں نہ رہتے (ہر ایک دوسرے کی تباہی چاہتا یا ہر ایک بیٹے کی خواہش کرتا بیٹی کوئی نہیں پسند کرتا پھر نسل انسانی مٹ جاتی)۔

اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلٰى اُنَيْسِيَانٍ۔ چلو ایک چھوٹے آدمی کے پاس چلیں (برخلاف قیاس انسان کی تصغیر ہے قیاس کے روسے تصغیر اُنَيْسَانٌ ہے)۔

اِنْ اَوْحَشَتْهُمُ الْغُرْبَةُ اٰنَسَهُمْ ذِكْرُكَ۔ اگر تنہائی اور مسافرت کی اُنکو وحشت ہوتی ہے تو تیری یاد میں ان کا دل لگ جاتا ہے۔

اَنْفٌ۔ ناک۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ۔ مسلمان اُس اونٹ کی طرح ہیں جس کی ناک میں زخم ہو گیا ہو وہ درد کی وجہ سے مہار کھینچنے والے کا تابع رہتا ہے (بعضوں نے کہا غریب اونٹ کی طرح۔ ایک روایت میں كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهِ۔ اپنی ناک تھام کر نکلے۔ (تاکہ دوسرے لوگوں کو یہ گمان ہو کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ بُری بات کا چھپانا حسن ادب ہے اور کذب وریا میں داخل نہیں ہے)۔

لِكُلِّ شَيْءٍ اُنْفَةٌ وَاُنْفَةُ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيْرَةُ الْاُوْلٰى۔ ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا پہلی تکبیر ہے یعنی تکبیر تحریمہ۔ (بعضوں نے اُنُفَةٌ بضمہ ہمزہ پڑھا ہے)

اِنَّمَا الْاَمْرُ اُنُفٌ۔ دنیا کا معاملہ تیرے اختیار میں ہے (تو چاہے اچھا کام کرے چاہے بُرا تقدیر کوئی چیز نہیں ہے)۔

اُنْزِلَتْ عَلَيَّ سُوْرَةٌ اٰنِفًا۔ مجھ پر ابھی ایک سورت اُتری ہے۔

سَاَلْتُهُ عَنْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَفَةٌ =

میں نے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا اللہ کی پاکی کرنا ہے۔

وَاِنَّ عَهْدِیْ بِهَا اٰنِفًا وَّهِیَ خَضْرَآءُ۔ ابھی ابھی میں نے اُسکو دیکھا وہ سبز تھی (ہری بھری) (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

وَضَعَهَا فِیْ اُنُفٍ مِّنَ الْکَلَاءِ وَصَلَفٍ مِّنَ الْمَآءِ۔ اُس کو ایسی گھانس پر رکھا جسکو کسی جانور نے نہیں چرا اور ایسے پانی پر جو صاف ستھرا تھا۔

رَوْضَةٌ اُنُفٌ۔ ایسا چمن جس کو کسی جانور نے نہیں چرا۔

فَحَمِیَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَفًا۔ اُس کام کو بُرا جان کر اُسکو غیرت اور حمیت آگئی (بعضوں نے اَنْفًا بسکون نون پڑھا ہے یعنی اُس کو سخت غصہ آیا جیسے کہتے ہیں۔

وَرِمَ اَنْفُهٗ۔ اُسکی ناک پھول گئی (یعنی اُسکو بہت غصہ آیا)۔

فَکُلُّکُمْ وَرِمَ اَنْفُهٗ۔ تم سب کو غصہ آیا (ناک پھول گئی)۔

اَمَا اِنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَجَعَلْتَ اَنْفَكَ فِیْ قَفَاكَ۔ اگر تو ایسا کریگا تو اپنی ناک گُدّی میں کریگا (یعنی سچا سیدھا راستہ چھوڑ کر جھوٹا اُلٹا راستہ اختیار کریگا)

مَنْ اَحْدَثَ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ۔ جسکا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ ناک تھام کر نکلے (تاکہ لوگ سمجھیں کہ اُس کی نکسیر پھوٹی ہے)۔

فَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ۔ اب نئے سرے سے عمل شروع کر (تیرے اگلے پچھلے بڑے کام سب بخش دیئے گئے)۔

اُنُوْفُ النَّاسِ۔ سردار اور اشراف لوگ۔

شُجَاعَةُ الْمَرْءِ عَلٰی قَدْرِ اَنَفَتِهٖ۔ آدمی کی بہادری اُتنی ہوگی جتنی اس میں غیرت اور حمیّت ہوگی۔

اَنَقٌ۔ خوشی۔ اور سرور۔

شَیْءٌ اَنِیْقٌ۔ وہ چیز جسکو دیکھکر تعجب ہو (یعنی نادر اور عمدہ چیز)۔

یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَاَنِقْنَنِیْ۔ آنحضرت صلعم سے چار حدیثیں روایت کرتے تھے وہ مجھ کو بہت اچھی لگیں (بعضوں نے اَیْنَقْنَنِیْ۔ روایت کیا ہے یہ غلط ہے اور صحیح مسلم میں ہے لَا اٰنَقُ بِحَدِیْثِهٖ۔ میں اُس کی حدیث کو پسند نہیں کرتا)

اِذَا وَقَعْتُ فِیْ اٰلِ حٰمٓ وَقَعْتُ فِیْ رَوْضَاتٍ اَتَاَنَّقُ فِیْهِنَّ۔ جب میں ان سورتونکو پڑھتا ہوں جن کے شروع میں حمٓ ہے گویا میں ایسے چمنوں میں جاتا ہوں جن کی بہار دیکھ کر خوش ہورہا ہوں (مطلب یہ ہے کہ ان سورتونکی فصیح اور بلیغ آیات سے مجھ کو بیحد لذت حاصل ہوتی ہے)۔

مَا مِنْ عَاشِیَةٍ اَطْوَلُ اَنَقًا وَّلَا اَبْعَدُ شِبَعًا مِّنْ طَالِبِ الْعِلْمِ۔ کوئی جانور رات کو چرنیوالا طالب علم سے بڑھ کر مزہ اُٹھانیوالا اور دیر میں سیر ہونیوالا نہیں ہے (طالب علم کبھی تحصیل علم سے سیر نہیں ہوتا ہمیشہ "هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ"۔ کہتا رہتا ہے)۔

تَرَقَّیْتُ اِلٰی مَرْقَاةٍ یَقْصُرُ دُوْنَهَا الْاَنُوْقُ میں ایسے پایہ پر چڑھ گیا ہوں کہ عقاب بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکا حالانکہ عقاب بڑا بلند پرواز ہوتا ہے اور اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر انڈے دیتا ہے

یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے۔
طَلَبَ الْاَبْلَقَ الْعَقُوْقَ فَلَمَّا لَمْ یَجِدْہُ اَرَادَ بَیْضَ الْاَنُوْقِ۔ اُس شخص نے نرا ابلق اونٹ ڈھونڈا جب وہ نہ ملا تو عقاب کے انڈے لینے چاہے (حالانکہ دونوں نایاب ہیں نر کو تو حمل ہونا ناممکن اور عقاب کے انڈوں تک رسائی دشوار ہے اور یہی کہ ایک مثل مشہور ہے کہ اَعَزُّ مِنْ بَیْضِ الْاَنُوْقِ۔ یعنی عقاب کے انڈوں سے زیادہ کمیاب جب ایک شخص نے اپنی اولاد اور کنبہ والوں کیلئے وظیفہ کی درخواست کی تو یہ شعر معاویہ بن ابی سفیان نے پڑھا)۔

اُنُکٌ۔ سیسہ۔
مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنِہِ الْاٰنُکُ۔ جو شخص ایسے لوگوں کے بات کیطرف کان لگائے جو اُسکو سننا برا جانتے ہوں[1] تو قیامت کے دن اسکے کان میں سیسہ پلایا جائیگا
مَنْ جَلَسَ اِلٰی قَیْنَۃٍ لِیَسْمَعَ مِنْھَا صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص رنڈی کے پاس اسکا گانا سننے کے لئے بیٹھے قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ پلایا جائیگا۔[2]

اَنْکَلِیْس۔ یا اَنْقَلِیْس بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔
لَاتَاْکُلُوا الْاَنْکَلِیْسَ۔ یعنی بام مچھلی نہ کھاؤ (بام مچھلی حلال ہے مگر حضرت علی رضہ نے اسلئے اُسکو کھانے سے منع کیا کہ اُسکا گوشت خراب مادہ پیدا کرتا ہے)
اُنْمُلَۃٌ۔ پور یا انگلی کا سرا (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اسکو باب لنون مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔

اَنٰی۔ وقت آجانا۔
اَنّٰی۔ جہاں، کہاں، کب، کیونکر، کیسے، کہاں سے،
نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ اللہ تعالیٰ کا حجاب نور ہے میں اُسکو کیسے دیکھ سکتا ہوں (حجاب تک پہنچتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں سورج کی چمک سے ہزار ہا حصہ زیادہ چمک ہے پھر اُس کی ذات کو کیونکر دیکھ سکیں گے۔)
اَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ۔ تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا۔
اَنّٰی عَلِقْتَھَا۔ اسکو کہاں سے لیا۔ اٰنِیَۃُ الْجَنَّۃِ۔ بہشت کے برتن۔
اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ۔ کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔
وَقَدْ کُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ بِکُمْ۔ میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا۔
اٰذَیْتَ وَاٰنَیْتَ۔ تو نے لوگوں کو ستایا اور دیر میں بھی آیا۔
ھَلْ اٰنَی الرَّحِیْلُ۔ کیا کوچ کا وقت آگیا (ایک روایت میں اٰنَ الرَّحِیْلُ ہے)
غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنَاہُ۔ کھانا پکنے وقت تاک کر دا آؤ بلکہ جب بلاوا ہو اُسوقت آؤ)
اَلْاِسْتِیْنَاءُ بِالسَّحُوْرِ۔ سحری کھانے میں دیر کرنا۔
کَانَتْ لَھُمْ فِیْھِمْ اَنَاۃٌ۔ اُنکو اُنکے بارے میں مہلت تھی۔
فِیْكَ اَنَاۃٌ۔ تجھ میں سنجیدگی اور وقار ہے۔
اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللہِ وَالْعُجْلَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ آہستگی اور بردباری اللہ کیطرف سے ہے اور جلدی اور بیقراری شیطان کیطرف سے ہے۔
رَجُلٌ اٰنٍ۔ بردبار آدمی۔
اَنْیٌ۔ ساعت، وقت۔
اٰنَاءَ اللَّیْلِ۔ رات کی گھڑیاں۔
اِنَاءٌ۔ برتن (اٰنِیَۃٌ اُس کی جمع ہے)

[1] یعنی یہ نہیں چاہتے ہوں کہ وہ یہ بات سنے ۱۲ منہ [2] یہ بات صرف رنڈی سے مخصوص نہیں بلکہ جس کسی گانے والی کا گانا سنے یا رنڈی کا نام اسلئے لیا کہ اس زمانہ میں صرف رنڈیاں ہی اس قسم کے گانوں کے لئے مخصوص و مشہور تھیں شریف زادیوں کا یہ کام نہ تھا لیکن آجکل تو اس قسم کا کوئی تخصیص اور تمیز نہیں ہے ۱۲ منہ

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْوَاوِ

اَوْ - حرف عطف ہے بمعنی یا - اور کبھی بمعنی واو کے آتا ہے کبھی بل کے معنی میں - کبھی الی کے معنی میں، کبھی اِنْ شرطیہ کے معنی میں -

اِلاَّ اِیْمَانٌ بِیْ اَوْ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ - بجز مجھ پر ایمان کے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کے یہاں اَوْ واو کے معنی میں ہے، چنانچہ ایک روایت میں واو بھی منقول ہے)

قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْدَعَا - (یہ راوی کا شک ہے یعنی) آپ نے یوں فرمایا اے اللہ مجھ کو بخشدے یا اور کوئی دعا کی -

اَوْکَشَعَرَۃٍ سَوْدَاءَ - یا جیسے کالے بال - (یہ راوی کا شک ہے بعضوں نے کہا آنحضرت ہی نے دونوں مثالیں بیان کی ہیں)

مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری دفعہ گرنے کے ساتھ - (یہ راوی کا شک ہے)

اَوَخَیْرٌ - اور اَوَ اِنَّ جِبْرِیْلَ اور اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ - اور اَوَغَیْرُ ذٰلِکَ - ان سب میں ہمزہ استفہام ہے اور واو عطف ہے اور معطوف علیہ محذوف ہے،

عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ اَوَغَیْرُ ذٰلِکَ[1] میں بھی وہی حال ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے اَوَقَعَ ھٰذَا اَوَغَیْرُ ذٰلِکَ صَحِیْحٌ[2] - (بعضوں نے اَوْ بسکون واو پڑھا ہے اور اَوْ کو بمعنی بَلْ رکھا ہے) -

اَوْ مُسْلِمٌ - (اسمیں اَوْ شک کیلئے ہے یعنی تجھ کو دل کا حال کیا معلوم تو قطعی مومن اسکو کیسے کہہ سکتا ہے) البتہ مسلم کہہ سکتے ہیں -

مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ - یعنی اجر کے ساتھ یا لوٹ کا مال اور اجر کے ساتھ - (تو غَنِیْمَۃٍ کے بعد مَعَ اَجْرٍ محذوف ہے بعضوں نے کہا اَوْ واو کے معنی میں ہے) -

اَوْ کَمَا قَالَ - (یہ راوی کا شک ہوتا ہے) یعنی آنحضرت نے ایسا فرمایا یا اُس کے مثل دوسرا کلام فرمایا -

اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ اَوَ غَیْرَ ذٰلِکَ - یعنی اور کوئی سوال کر (بعضوں نے اَوْغَیْرَ ذٰلِکَ پڑھا ہے یعنی اَتَسْأَلُ ھٰذَا اَوْ تَسْأَلُ غَیْرَ ذٰلِکَ - تو یہ مانگتا ہے اور اسکے سوا کچھ اور مانگتا ہے) -

اِشْتَدَّ عَلَیْہِ الْحَرُّ اَوِ الْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰہُ - اُسپر گرمی اور پیاس کی شدت ہوئی یا جو اللہ نے چاہا (اس میں اَوْ شک کے لئے ہے یا یہ مراد ہے کہ وہ سختی گرمی اور پیاس کی سختی تھی یا دوسری قسم کی سختی تھی -)

اَوْبٌ - لوٹنا، رجوع کرنا اور ابر، اور ہوا اور سرعت، اور قصد، اور استقامت، اور طرف جانب وغیرہ

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ - اللہ کیطرف رجوع کرنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جب گائے یا اونٹ کے بچے گرمی سے جلنے لگیں (مراد چاشت کی نماز ہے یہی صلٰوۃ الاوابین ہے)

ثَمَانُ رَکَعَاتٍ الزَّوَالِ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْاَوَّابِیْنَ - سورج ڈھلنے پر آٹھ رکعتوں کا نام صلٰوۃ الاوابین ہے (اسکو صلوۃ فی الزوال بھی کہتے ہیں یہ روایت شاذ ہے اور آنحضرت ﷺ سے اس نماز کا پڑھنا ثابت نہیں ہے اور شاید آٹھ رکعتوں سے ظہر کے فرض اور سنت مراد ہوں) -

[1] ترجمہ:- جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا کیا اور اسکے علاوہ ۱۲ منہ [2] ترجمہ:- کیا ایسا واقع ہو گیا اور اسکے علاوہ جو تھا وہ صحیح تھا ۱۲ منہ

تُوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا - پروردگار کی درگاہ میں توبہ توبہ پھر توبہ۔
اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ - لوٹنے والے توبہ کرنیوالے۔
جَآءُوْا مِنْ کُلِّ اَوْبٍ - ہر طرف سے آن پہنچے۔
فَآبَ اِلَیْہِ النَّاسُ - ہر طرف سے لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے۔
شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی اٰبَتِ الشَّمْسُ - انھوں نے نماز سے ہمکو روکا یہانتک کہ سورج ڈوب گیا۔
لَا تُصَلِّ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَؤُوْبَ الشَّمْسُ عصر کے بعد نفل نماز مت پڑھ یہانتک کہ سورج ڈوب جائے۔
طُوْبٰی لِعَبْدٍ نُوْمَۃٍ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ - مبارک ہے وہ گمنام بندہ جسکی کوئی پروا نہ کرے۔
اٰبْزَنٌ - وہ برتن جسمیں آدمی کو بٹھا کر ایک سرپوش اوپر سے ڈھانپ دیتے ہیں سر اُس کا سرپوش کے باہر رہتا ہے باقی سارا بدن اندر رہتا ہے اور دواؤں کا جوشاندہ اُسکے بدن کو لگتا ہے۔ (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ زَنْ اس لفظ میں بمعنی عورت ہے شاید یہ برتن خاص عورتوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا تو یہ غلط ہے بلکہ زن یہاں زدن سے نکلا ہے اور یہ برتن عورت اور مرد دونوں کے استعمال میں آتا ہے۔)
مَآبٌ - لوٹنے کا مقام یعنی مرجع۔
تَاْوِیْبٌ - دن کو چلنا، تسبیح کہنا۔
اٰبُ - ایک فصل جو تموز (جولائی) کے بعد ہوتی ہے ماہ اگست (رومی مہینہ کا نام)۔
اَوْدٌ - گراں بار کرنا، تھکانا۔
اَوَدٌ - کجی، ٹیڑھاپن۔

اَقَامَ اَوَدَہٗ بِثِقَافِہٖ - اُس کی کجی سیدھی کرکے رفع کی۔
وَاعُمَرَاہُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَشَفَی الْعَمَدَ - ہائے عمر جس نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا اور بیمار کو چنگا کیا۔ (یہ صہیبؓ نے حضرت عمرؓ کی وفات پر کہا)۔
اُوَارٌ - گرمی، اور پیاس، آگ کا شعلہ، دھواں۔
فَاِنَّ طَاعَۃَ اللّٰہِ جُنَّۃٌ مِّنْ اُوَارِ نِیْرَانٍ مُّوْقَدَۃٍ - اللہ کی عبادت جلتی ہوئی آگونکی گرمی کا بچاؤ ہے۔
اَبْشِرِیْ اُوْرِیْ شَلَمْ بِرَاکِبِ الْحِمَارِ بیت المقدس خوش ہوجا گدھے کا سوار آتا ہے (یہ حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہے۔ بعضوں نے اُوْرِیْ شَلِمْ پڑھا ہے یہ لفظ عبرانی ہے یعنی سلامتی کا گھر)
اَوْسٌ - عوض دینا۔
رَبِّ اُسْنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ - اے پروردگار جو تیرا حکم ہے اُسکا بدل مجھ کو عنایت فرما (ایک روایت میں اُسْنِیْ ہے ایک میں اٰتِنِیْ ہے معنی وہی ہیں)
اَوْطَاس - ایک مقام کا نام جو طائف کے پاس ہے۔
اَوْقٌ - گرانی اور شامت۔
اُوْقِیَّۃٌ یا وَقِیَّۃٌ - ایک وزن ہے چالیس درم کا (اُس کی جمع اَوَاقِیُّ ہے)۔
لَا صَدَقَۃَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ - پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔
اَوَّلٌ - پہلا (اُس کی جمع اُوَلٌ ہے)
وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ - ہمارا طریق اگلے عربوں کا طریق تھا۔
اَلرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ - جو کوئی خواب کی پہلے تعبیر دے اُسی کے موافق تعبیر ہوگی (اس لئے خواب اُس شخص سے بیان کرنا چاہئے جو فن تعبیر جانتا ہو اور نیک ہو۔

صالح اور خدا ترس متقی ہو خواب دیکھنے والے کا دل سے دوست اور خیر خواہ ہو۔)

بِسْمِ اللّٰہِ اَلْاُوْلٰی لِلشَّیْطٰنِ۔ (یہ ابوبکر صدیق رضہ کا قول ہے) یعنی میں نے جو پہلے قسم کھائی تھی (کہ یہ کھانا نہ کھاؤنگا) وہ شیطان کا اغوا تھا۔

وَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ فِی الْاِسْلَامِ۔ یعنی مہاجرین کی اولاد جو ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہوئی اُن سب میں وہ پہلے پیدا ہوئے[1]۔

اَوَّلُ مَا نَزَلَ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ یعنی (وحی بند ہوجانے کے بعد) سب سورتوں میں پہلے سورۂ مدثر اُتری (ورنہ سورۂ اقرأ شروع میں اُتر چکی تھی)۔

اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (یعنی اس امّت میں) سب سے پہلے پروردگار کا تابعدار میں ہوں۔

اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ الدِّمَاءُ۔ (یعنی حقوق الناس میں) سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا (اور حقوق اللہ میں تو سب سے پہلے نماز کی پرسش ہوگی)

سُئِلَ عَلِیٌّ اَھُوَ اَوَّلُ بَیْتٍ قَالَ لَا قَدْ کَانَ قَبْلَہٗ بُیُوْتٌ لٰکِنَّہٗ اَوَّلُ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ۔ حضرت علی رضہ سے پوچھا گیا خانہ کعبہ کیا دنیا میں پہلا گھر ہے (اُس سے پہلے کوئی گھر دنیا میں نہ تھا) انہوں نے کہا نہیں اس سے پہلے بھی گھر تھے مگر خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا (یعنی پہلا مندر ہے جو پوجا پاٹ کیلئے تیار کیا گیا)

اَوَّلُ بَیْتٍ حُجَّ بَعْدَ الطُّوْفَانِ۔ (ابن عباس رضہ نے کہا طوفان نوح کے بعد خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جس کا حج کیا گیا۔

اَوَّلُ مَا یُکْسٰی اِبْرَاھِیْمُ۔ سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے

معلوم ہوا کہ پیغمبر بھی ننگے کھلے اُٹھیں گے)۔

اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ سب سے پہلے جو حیض بھیجا گیا وہ بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا (اُن سے پہلے عورتوں کو حیض نہیں آتا تھا، ابن مسعود اور حضرت عائشہ رضہ کا یہی قول ہے لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ حیض وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھدی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ حیض ابتدائے آفرینش سے عورتوں کو ہوتا آیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اس حدیث اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کا مطلب یہ ہے کہ حیض عذاب کے طور پر پہلے بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا یعنی معمول سے زیادہ اُنکو خون آنے لگا اور استحاضہ کی بیماری میں گرفتار ہوگئیں)۔

اَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا اَوَّلُ۔ کون اُسکو پہلے لکھتا ہے۔ (یعنی ہر ایک فرشتہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ اُسکو لکھے)

اَلصَّلٰوۃُ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَکْعَتَانِ۔ شروع شروع میں ہر ایک نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں

مَاتَ عَامًا اَوَّلَ۔ وہ ایک سال پہلے گذر گئے۔

بَایَعْتُ فِی الْاَوَّلِ یَا فِی الْاُوْلٰی۔ میں نے پہلے زمانہ میں یا پہلے گروہ میں بیعت کی۔

فَلْیَکُنْ اَوَّلُ مَا تَدْعُوْھُمْ اَنْ یُّوَحِّدُوْا۔ یا اَوَّلُ مَا تَدْعُوْھُمْ اِلٰی اَنْ یُّوَحِّدُوْا۔ یعنی پہلے توحید کی اُنکو دعوت دے (پھر رفتہ رفتہ اسلام کی دوسری باتیں بتلا)۔

مَا ھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ۔ ای ابوبکر رضہ کے خاندان یہ تیمم کی رخصت تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے (بلکہ اس سے پہلے کئی برکتیں تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو حاصل ہوچکی ہیں)

اَنْ لَّا یَسْاَلَنِیْ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ

[1] یعنی سعید بن جبیر رضہ جن کو حجاج ظالم نے بعد میں شہید کیا ۱۲ منہ

یا اَوَّلَ میں سمجھا تھا کہ تم سے پہلے یہ حدیث مجھ سے کوئی نہ پوچھیگا۔

یُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ یا اَلْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ۔ نیک لوگ دنیا سے اٹھالئے جائیں گے پہلا پھر پہلا (یعنی تیسرے کی نسبت اسیطرح تیسرا چوتھے کی نسبت پہلا ہوگا۔)

اَوَّلُ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ۔ پہلی نشانی قیامت کی جو نمودار ہوگی وہ سورج کا پچھم (مغرب) کیطرف سے نکلنا ہے (یعنی قیامت کے وجود کی، لیکن قیامت کے قرب کی نشانیوں میں پہلی نشانی امام مہدی ؑ کا نکلنا ہے پھر دجّال کا پھر حضرت عیسیٰ کا اُترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ پھر دابۃ الارض کا اسکے بعد کہیں جاکر سورج پچھم سے نکلیگا۔)

مترجم :۔ سورج کا پچھم سے نمودار ہونا کچھ خلاف عقل نہیں ہے، زمین کی حرکت جو مغرب سے مشرق کیطرف پھرتی ہے اگر اُلٹی کردی جائے یعنی مشرق سے مغرب کیطرف پھرنے لگے تو سورج ڈوبنے کے بعد پھر پچھم سے دکھلائی دینے لگیگا۔ اگر سورج حرکت کرتا ہو جیسے احادیث کی ظاہر عبارات سے نکلتا ہے تب بھی اس میں کیا تعجب ہے کہ وہ قادر کریم اُس کو مغرب سے مشرق کیطرف پھرا دے۔ بہرحال جن کم علموں نے ان امور کا انکار کیا ہے یہ اُن کی بیوقوفی ہے۔ پروردگار عالم ہر ایک امر پر قادر ہے۔

اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِیٍّ بَعَثَهٗ اِلٰٓی اَهْلِ الْاَرْضِ۔ (لوگ قیامت کے دن جب پریشان ہوجائیں گے تو کہیں گے) نوح پیغمبر کے پاس چلو وہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے زمین والوں (کافروں) کیطرف بھیجا۔

مترجم :۔ معلوم ہوا کہ ادریس ؑ حضرت نوح ؑ کے بعد بھیجے گئے ہیں تو وہ نوح کے دادا نہ تھے۔ بعضوں نے کہا کہ نوح ؑ کے دادا تھے مگر وہ نبی تھے رسول نہ تھے حضرت نوح سب سے پہلے رسول ہیں اور آدم اور شیث علیہما السلام گو حضرت نوح ؑ سے پہلے تھے مگر وہ زمین والوں (کافروں) کیطرف نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ اپنی اولاد کو تعلیم اور تلقین کرتے رہے جو مومن تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ کھانے کے شروع اور آخر دونوں میں اللہ کی مدد سے میں کھاتا ہوں۔

کَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔ جیسے حضرت عثمان ؓ نے تاویل کی (کہ منیٰ میں باوجود سفر کے نماز پوری پڑھنے لگے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ سفر میں قصر اور اتمام دونوں جائز سمجھتے تھے کیونکہ قرآن میں یوں ہے فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ۔ یعنی قصر کرنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بعضوں نے کہا انھوں نے منیٰ میں اقامت کی نیت کرلی تھی)

یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔ آنحضرت ؐ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کلمہ بہت فرماتے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ۔ قرآن کی تفسیر کرتے اس کی پیروی کرتے (قرآن میں یہ ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ[1])۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِیْلَ یا اللہ ابن عباس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اسکو تاویل سکھلا دے (تاویل کے کئی معنی آئے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ تاویل کہتے ہیں ظاہری معنی کو چھوڑ کر کسی دلیل کیوجہ سے دوسرے معنی اختیار کرنے کو، اگر وہ دلیل نہ ہوتی تو ظاہری معنی کو ضرور لیا جاتا اور

[1] ترجمہ (تو اے محمدؐ) تم اللہ کی پاکی اسکی تعریف کیا کرو اور (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو ۱۲ منہ۔

بلا دلیل جو تاویل کیجائے وہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے۔ کبھی تاویل ایک بات کی حقیقت ظاہر ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسے بَلْ یَنْظُرُوْنَ تَاْوِیْلَهٗ[1] کبھی تاویل تفسیر کو کہتے ہیں اس حدیث میں یہی معنی مراد ہے۔ کبھی خواب کی تعبیر کو کہتے ہیں)۔

تَاَوَّلْتُ قُبُوْرَهُمْ۔ میں نے اُس کی یہ تعبیر سمجھی کہ ان تینوں صاحبوں کی قبریں ایک ہی جگہ ہونگی۔

اَوِّلْهَا یَفْقَهُهَا۔ اسکی تفسیر کر دو تاکہ وہ سمجھ لے۔

مَا مِنْ اٰیَةٍ اِلَّا وَعَلَّمَنِیْ تَاْوِیْلَهَا۔ حضرت علی رضؓ نے کہا قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر آنحضرتؐ نے مجھ کو نہیں سکھلائی۔

کَانَ یَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلَاثًا۔ آنحضرتؐ پہلی صف والوں کیلئے تین بار دعا کرتے تھے۔ (پہلی صف وہی ہے جو امام سے قریب ہو خواہ پوری صف ہو مسجد کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک یا تھوڑی جگہ پر مثلاً چبوترے پر محراب یا صحنچی میں۔)

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ۔ قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے۔

من صَامَ الدَّهْرَ فَلَا صَامَ وَلَا آلَ۔ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اُس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ وہ بھلائی کیطرف لوٹا۔

اَلْعَالِمُ الَّذِیْ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ یَسْتَعْمِلُ اٰلَةَ الدِّیْنِ فِی الدُّنْیَا۔ جو عالم اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا (بلکہ دنیا کماتا ہے) تو وہ دین کا ہتھیار دنیا میں چلاتا ہے۔

حَتّٰی آلَ السُّلَامٰی۔ یہاں تک کہ ہڈی میں مغز لوٹ آیا۔

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ زکوٰۃ حضرت محمدؐ اور آپ کی آل کے لئے حلال نہیں ہے (آل سے آپ کے اہل بیت مراد ہیں امام شافعیؒ نے کہا بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب۔ بعضوں نے کہا آل سے آپ کے تابعدار مراد ہیں تو اصحاب بھی اس میں داخل ہوں گے۔ ایک حدیث میں ہے مَنْ سَلَکَ طَرِیْقِیْ فَهُوَ آلِیْ۔ جو شخص میرے طریق پر چلے وہ میری آل ہے)

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنِ الْاٰلُ فَقَالَ ذُرِّیَّةُ مُحَمَّدٍ فَقِیْلَ لَهٗ مَنِ الْاَهْلُ فَقَالَ الْاَئِمَّةُ۔ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ آل سے کیا مراد ہے فرمایا حضرت محمدؐ کی اولاد پوچھا اہل کون ہیں فرمایا امام۔

لَقَدْ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ ابو موسیٰ اشعری کو تو داؤد پیغمبر کے باجوں میں سے ایک باجہ دیا گیا ہے (یہاں آل داؤد سے خود داؤد مراد ہیں)۔

قَطَعْتُ مَهْمَهًا وَّآلًا۔ میں تو ایک اُجاڑ جنگل در ریتی پر سے گذرا (آل اُس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو دور سے پانی کیطرح چمکتی ہے یعنی سراب)

وَاِنَّ آلَ اَبِیْ لَیْسُوْا اَوْلِیَاءَ۔ فلاں شخص کی آل حاکم نہیں ہے (ابی کے بعد خالی سفیدی کتاب چھٹی ہوئی تھی مراد ابی اُسیہ ہے مسلم کی روایت میں یَعْنِیْ فُلَانًا۔ زیادہ ہے۔ آپؐ نے حکم بن عاص (مروان کے باپ) کیطرف اشارہ کیا)

اَلْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَاٰلِ یٰسِیْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ مسلمان ابراہیمؑ اور عمران اور یاسین اور حضرت محمدؐ کی اولاد ہیں۔

[1] ترجمہ:۔ ہم اس کے انجام اور حقیقت کے انتظار میں ہیں ۱۲ معں

مِنْ اٰلِ حٰمٓ۔ اُن سورتوں میں سے جن کی شروع میں حٰمٓ ہے۔

اَوْمٰی۔ (اس کو باب الواو مع المیم میں ذکر کرنا تھا) اشارہ کیا (مصدر ایماء ہے)

کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ یُوْمِیْ اِیْمَآءً۔ آنحضرتؐ (نفل) نماز گدھے پر سوار رہ کر پڑھتے (سجدے اور رکوع میں) اشارہ کرتے۔

اَوْمٰی لِلرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ رکوع اور سجدے کے لئے اشارہ کیا۔

اَوَان۔ وقت۔

یَحْتَلِبُ شَاۃً اٰوِنَۃً۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو وہ بکری کا دودھ بار بار دوہتا تھا (اُسکو تھن میں کچھ نہ چھوڑتا تھا فرمایا اتنا دودھ چھوڑ دے جو دوسرا دودھ لے کر آئے)

ھٰذَا اَوَانُ قَطَعَتْ اَبْھَرِیْ۔ یہ وہ وقت ہے کہ میری زندگی کی رگ کٹ گئی۔

اَوْہ۔ یا اٰہِ یا اَوِّہٖ یا اَوِّ یا اَوَّہْ۔ کلمہ درد اور رنج ہے

اَوْہِ عَیْنُ الرِّبٰوا۔ افسوس یہ تو بالکل سود ہے۔

اَوَّہْ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِیْفَۃٍ یُّسْتَخْلَفُ۔ افسوس ہے محمدؐ کی آل کو ایک خلیفہ سے (کیسا صدمہ پہنچیگا) جو خلیفہ بنایا جائیگا (مراد یزید ہے جس کی وجہ سے امام حسین اور آپ کی آل کو کیسا صدمہ پہنچا)

اَوَّاھًا مُّنِیْبًا۔ بہت آہ کرنے والا اللہ کیطرف رجوع کرنے والا۔

اَوْہِ عَلٰی اِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ تَلَوُا الْقُرْاٰنَ فَاَحْکَمُوْہُ۔ افسوس میرے ان بھائیوں پر جنہوں نے قرآن پڑھا اور اُس کو یاد کیا (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)

اُوِیٌّ۔ یا اِوَآءٌ۔ پناہ لینا۔ جگہ پکڑنا۔ جگہ دینا۔ جھکنا، مائل ہونا۔

اَوْیَۃٌ اور اِیَۃٌ اور مَاْوِیَۃٌ اور مَاْوَاۃٌ بخشنا رحم کرنا۔

اِیْوَاءٌ۔ پناہ دینا۔ جگہ دینا۔

لَا یَاْوِی الضَّآلَّۃَ اِلَّا ضَالٌّ۔ گمے ہوئے جانور کو وہی جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (جو پرایا مال مار لینا چاہے)۔

مَنْ تَطَھَّرَ ثُمَّ اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ بَاتَ فِرَاشُہٗ کَمَسْجِدِہٖ۔ جو شخص وضو کرکے اپنے بستر پر جگہ لے اُسکا بستر اُسکی مسجد کیطرح ہوگا (عبادت کا ثواب اُسکو ملتا رہیگا)۔

یُخَوِّیْ فِیْ سُجُوْدِہٖ حَتّٰی کُنَّا نَاْوِیْ لَہٗ۔ آنحضرتؐ سجدے میں اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھتے (اور ہاتھوں کو پسلیوں سے الگ) یہاں تک کہ ہمکو آپ پر ترس آجاتا (کہ بڑھاپے میں اتنی مشقت)

کَانَ یُصَلِّیْ حَتّٰی کُنْتُ اٰوِیْ لَہٗ۔ آنحضرتؐ اتنی نماز پڑھتے کہ مجھ کو آپ پر ترس آتا۔ (آپ کی محنت دیکھ کر)۔

لَا تَاْوِیْ مِنْ قِلَّۃٍ۔ اپنے خاوند پر اُسکی مفلسی کے باوجود رحم نہیں کرتی۔

اُبَایِعُکُمْ عَلٰی اَنْ تَاْوُوْنِیْ وَتَنْصُرُوْنِیْ۔ میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ کو پناہ دوگے اور اپنے گھیرے میں کرلوگے اور میری مدد کروگے (اَوٰی اور اٰوٰی دونوں کے معنی ایک ہیں اور لازم اور متعدی دونوں آئے ہیں)

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ حَتّٰی یَاْوِیَہُ الْجَرِیْنُ۔ میوہ چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جبتک کہ کھلیان اُس کو جگہ نہ دے (یعنی وہ توڑ کر کھلیان میں جمع نہ کیا جائے)۔

اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰی اِلَی اللّٰہِ فَاٰوَاہُ۔ ان میں کو ایک نے تو اللہ کی طرف جگہ لی اللہ نے اُس کو جگہ دی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاٰوَانَا۔ شکر خدا کا جو ہم کو کافی ہوا اور جس نے ہم کو ایک ٹھکانا دیا رہنے کی جگہ دی۔

مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔ جو شخص بدعت نکالنے والے کو جگہ دے (اُس کی حمایت کرے)

وَلَآ اُوْدِیْکَ۔ میں تجھ کو اب جگہ نہیں دینے کا (یعنی تجھ سے رجعت نہیں کرنیکا)۔

اِنِّیْ اَوَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ اَذْکُرَ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔ میں نے اپنے اوپر یہ قرار دیا کہ جو کوئی میری یاد کریگا میں اُسکی یاد کرونگا (اور صحیح یوں ہے اِنِّیْ وَاَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ۔ یعنی میں نے اوپر یہ وعدہ کر لیا ہے ٹھہرا لیا ہے لازم کر لیا ہے۔ تو راوی نے غلطی سے وَاَیْتُ کو الٹ کر اَوَیْتُ کر دیا)

فَاسْتَاٰی لَھَا۔ یا فَاسْتَآءَ لَھَا۔ (مُسَاءَۃٌ سے بروزن اِسْتَقٰی یا اِسْتَاقَ) - یعنی یہ خواب آپ کو برا معلوم ہوا (بعضوں نے فَاسْتَاٰلَھَا۔ پڑھا ہے یعنی اُسکی تعبیر چاہی تاویل سے کذا فی النہایہ - اور طیبی نے اُس پر اعتراض کیا کہ مساءۃ معتل العین مہموز اللام ہے اور جب فَاسْتَاٰی فَاسْتَقٰی کے وزن پر ہو تو اُسکا معتل اللام ہونا لازم آتا ہے اسی طرح اگر فاستال۔ فَاخْتَارَ کے وزن پر ہو تو سین اصلی ہوگا اور سَاَلَ سے مشتق ہوگا نہ کہ اَوَّل سے اَوَّل تاویل سے صاحب مجمع نے کہا طیبی کا اعتراض صحیح ہے اور نہایہ میں جو لکھا ہے وہ کاتب کی غلطی ہوگی)۔

بَیْنَ نَخْلَۃٍ وَّ آءَۃٍ درمیان کھجور کے درخت اور آرہ کے درخت کے (آرۃٌ ایک درخت ہے اصل میں اَوَاۃٌ تھا)

اَلْجُمُعَۃُ عَلٰی مَنْ اٰوَاہُ اللَّیْلُ۔ جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا اُس شخص پر فرض ہے جو نماز پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ سکے (اگر مسجد اتنی دور ہو کہ جمعہ پڑھ کر رات تک اپنے گھر نہ پہنچ سکے تب جمعہ میں حاضر ہونا فرض نہ ہوگا)۔

بَالَ حَتّٰی کُنْتُ اٰوِیْ لَہٗ مِنْ فَکِّ وَرِکَیْہِ آنحضرتؐ نے پیشاب کیا تو دونوں رانوں کو ایسا ملایا کہ مجھ کو آپ پر رحم آگیا کہ کہیں آپکے سرینوں میں موچ نہ آجائے - جب بیٹھ کر پیشاب کرے تو رانوں کو ملا لینا بہتر ہے اور جب کھڑے ہو کر کرے تو جدا رکھنا بہتر ہے)

فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔ کتنے لوگ (یعنی کافر) ایسے ہیں (جو اللہ کو نہیں پہچانتے) جن کا نہ کوئی کام بنانے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا۔

مَنْ اٰوٰی یا اٰوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِہٖ۔ جو کوئی یتیم کو کھانے کے لئے جگہ دے (یعنی اُس کو کھانا کھلائے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُکَ بِاِیْوَائِکَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ یا اللہ میں تجھ کو اُس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تو نے اپنے اوپر کیا ہے۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْھَاءِ

اِھَابٌ۔ کچا چمڑا جس کی دباغت نہیں کیگئی۔ (اُسکی جمع اُھُبٌ ہے)۔

وَفِی الْبَیْتِ اُھُبٌ عَطِنَۃٌ۔ گھر میں کئی بدبودار کچے چمڑے پڑے تھے۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِھَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک چمڑے میں رکھا جائے پھر وہ چمڑا آگ میں ڈالا جائے تو نہیں جلیگا۔ (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن کو دوزخ کی آگ نہیں جلائیگی)

اَیُّمَا اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ۔ جو چمڑا دباغت

کر لیا جائے وہ پاک ہو چکا (یہ حدیث ہر چمڑے کو شامل ہے۔ بعضوں نے کہا اور سور اور آدمی کو مستثنےٰ رکھا ہے، اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ ہر ایک چمڑا دباغت سے پاک ہو جائیگا اور سور کا چمڑا علیحدہ نہیں ہو سکتا لیکن سور کے بال پاک ہیں جن سے موزہ وغیرہ سیا جاتا ہے البتہ سور کی چربی نجس ہے کیونکہ وہ گوشت ہے اور سور کا گوشت بنص قرآنی پلید رجس ہے اسیطرح دم مسفوح (بہتا ہوا خون) نجس ہے)۔

حَقَنَ الدِّمَاءَ فِیْ اُهُبِهَا۔ خونوں کو بدنوں میں محفوظ رکھا یعنی خونریزی نہ ہونے دی یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)

اِلَّا اُهُبَةٌ ثَلٰثَةٌ یا اِلَّا اَهَبَةٌ ثَلٰثَةٌ۔ یعنی گھر میں کوئی سامان نہ تھا مگر تین کچے چمڑے پڑے تھے۔

اِهَاب یا یَهَاب۔ ایک مقام کا نام جو مدینہ کے اطراف میں ہے۔

حَتّٰی یَبْلُغَ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ یا یَهَابَ۔ یہانتک کہ مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچے۔

لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ۔ تاکہ اپنے جہاد کے سامان کی تیاری کریں۔

اَلْمَیِّتُ لَا یُغْلَمُ فِیْ قَبْرِهٖ حَتّٰی یَاْخُذَ اُهْبَتَهٗ۔ مردہ فوراً اپنی قبر میں نہ گھسیڑ دیا جائے اسکا سامان کر لینے دیا جائے۔

اَهْلٌ۔ لائق، سزاوار، بیوی، کنبے والے۔

نِسَاؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَلٰکِنْ الخ۔ یعنی آنحضرتؐ کی بیبیاں آپ کے اہل بیت میں داخل ہیں (یعنی اُن کی تعظیم اور محبت بھی دوسرے اہل بیت نبوی کیطرح لازم ہے) مگر اصلی اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے (یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد)

سُئِلَ الصَّادِقُ مَنْ اَهْلُ بَیْتِهٖ قَالَ الْاَئِمَّةُ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا اہل بیت کون ہیں؟ فرمایا امام۔ پھر پوچھا گیا عترت کون ہیں؟ فرمایا کملی والے (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السّلام)۔

اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ۔ تعریف اور بزرگی کے لائق۔

اِنَّهٗ لَیْسَ بِكِ عَلٰی اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔ تیرے خاوند کی نگاہ میں تجھ کو کوئی ذلت نہیں (بلکہ تو بہر دلعزیز ہے) تیری مرضی اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے ہی پاس رہتا ہوں مگر پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا اور اگر تو چاہتی ہے تو تین دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر ایک ایک دن دوسری بیبیوں کے پاس گھوم کر آتا ہوں (کیونکہ نئی بی بی اگر ثیبہ ہو تو خاوند تین روز تک اگر باکرہ ہو تو سات روز تک اُس کے پاس رہ سکتا ہے پھر برابر برابر تقسیم اور دورہ کرنا چاہیئے)

اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔ یہ جنازہ ملکی لوگوں میں کسی کا ہے (یعنی کافر کا جنازہ ہے)

اَنَا اَهْلُ التَّقْوٰی۔ میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں (کیونکہ مجھ کو سب قدرت ہے)

اَعْطَی الْاٰهِلَ حَظَّیْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا۔ بیوی بچے والے کو آپ نے دو حصے دیئے اور اکیلے مجرد کو ایک حصہ دیا۔

لَقَدْ اَمْسَتْ نِیْرَانُ بَنِیْ کَعْبٍ اٰهِلَةً۔ بنی کعب کی آگیں بال بچے والی ہو گئیں۔

اَقُوْلُ لَهٗ اِذَا لَقِیْتُهٗ اسْتَعْمَلْتُ عَلَیْهِمْ خَیْرَ اَهْلِكَ۔ میں جب پروردگار سے ملونگا تو یہ عرض کرونگا

کہ میں نے تیرے بندوں میں سے اُس شخص کو لوگوں پر حاکم کیا جو اُن سب میں بہتر تھا۔ یہ ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا جب لوگوں نے مرتے وقت اُن سے کہا کہ آپ نے عمر کو خلیفہ بنایا ہے تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دوگے)۔

مترجم:۔ بات یہ ہے کہ اُن کی نظر میں اسوقت سب لوگوں سے زیادہ خلافت کے لائق حضرت عمر رضؓ تھے انھوں نے اُنہی کو خلافت دی اور سچ بھی یہ ہے کہ عمرؓ کو خلیفہ بنانا مسلمانوں کے لئے ایک نعمت ہوئی آپنے کمال عدل وانصاف سے حکومت کی اسلام کو وہ رونق دی کہ باید وشاید مکہ والوں کو اہل اللہ کہتے ہیں جیسے کعبہ کو بیت اللہ۔

اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ۔ قرآن کے حافظ اور اس پر عمل کرنے والے خاص خدا کی لوگ ہیں (قرآن والے اللہ والے اور اُس کے خاص مقرب بندے ہیں)

اَهْلًا وَّ سَهْلًا۔ تو اپنے لوگوں میں اور اچھی نرم ہموار زمین میں آگیا (یہ محاورہ ہے جو عرب لوگ آنیوالے سے خوش آمدید کے طور پر کہتے ہیں)

اِدَّهَنَ بِسَمْنٍ اَوْ اِهَالَةٍ۔ گھی یا چربی لگائی۔

نَهٰى عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔ آنحضرت صؐ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا (یعنی جو بستی میں رہتے ہیں البتہ جنگلی گدھا حلال ہے)۔

يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ۔ آنحضرت صؐ کو اگر جو کی روٹی اور بدبودار تیل یا چربی کی بھی کوئی دعوت دیتا تو آپ قبول کرلیتے اور کسی کی دل آزاری گوارا نہ فرماتے۔

مترجم:۔ سبحان اللہ صدقے آپ کے اخلاق اور عادات کریمانہ کے کہ اب ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ بعضے لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث گنتے ہیں لیکن ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی ضیافت میں نہیں جاتے جبتک اپنے پیغمبر کے اخلاق اور عادات اختیار نہ کرینگے اُنکا شمار اہل حدیث میں کبھی نہیں ہوسکتا۔

كَاَنَّهَا مَتْنُ اِهَالَةٍ۔ جہنم ایسی ہو جیسی پگھلی ہوئی چربی کی پشت

اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ۔ آپ کے گھر والوں یعنی مردوں میں سے آپ کسکو زیادہ چاہتے ہیں۔

اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا۔ جب کوئی شخص اللہ کی رضامندی کیلئے اپنے گھر والوں (یعنی بال بچوں بیوی کنبے والوں) پر خرچ کرے تو اسمیں بھی خیرات کا جیسا ثواب ملیگا یہاں تک کہ اُس لقمہ پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے)۔

فَلَمَّا رَاٰى شَوْقَنَا اِلٰى اَهَالِيْنَا۔ جب آپنے دیکھا کہ ہم اپنے عزیزوں کنبے والوں میں جانیکے لئے مشتاق ہیں۔

اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ۔ اگر تو چاہتی ہو تو میں تیرے مالکوں کو یکمشت تیرا بدل کتابت ادا کردیتی ہوں (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے بریرہ سے کہا)

فَقَالَ اَهْلُ الْكِتٰبِ هٰٓؤُلَاۤءِ اَقَلُّ عَمَلًا مِّنَّا۔ اہل کتاب یعنی یہودی ——— کہنے لگے ان لوگوں نے یعنی مسلمانوں نے کام تو ہم سے کم کیا (تو اہل کتاب سے یہاں یہودی مراد ہیں اسلئے کہ نصارٰی نے جتنی دیر کام کیا وہ مسلمانوں سے زیادہ نہیں ہے)

اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ وہ دوزخ کا مستحق ہوگیا (اگر اللہ تعالےٰ معاف کردے تو وہ دوسری بات ہے)

اِنَّ لِلْمَاۤءِ اَهْلًا۔ ہر پانی کے کچھ لوگ ہیں جو وہاں بستے اور رہتے ہیں یا پانی کی بھی ایک مخلوق ہے جو اسمیں رہتی ہے

اَهْوَازٌ۔ نو گانوں جو بصرے اور ایران کے درمیان ہیں رامہرمز اور عسکر کرم اور تستر اور جندیسابور اور سوس اور سوق اور نہر تیرا اور ایذج اور مناذر (مجمع میں سات لکھے ہیں)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْیَاءِ

اَیْبَةٌ۔ یا اَیْبٌ۔ لوٹنا۔
سَرِیْعُ الْاَیْبَةِ۔ جلدی لوٹنے والا۔ دشمنی کے بعد پھر جلدی سے دوست بن جانے والا۔
کَانَ طَالُوْتُ اَیَّابًا۔ طالوت بادشاہ قوم کا سقا (بہشتی) تھا۔
اَیْدٌ۔ زور، قوت، طاقت۔
اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَایَزَالُ یُؤَیِّدُكَ۔ جبرئیل برابر تیری مدد کرتے رہیں گے۔
وَاَمْسَکَهَا مِنْ اَنْ تَمُوْرَ بِاَیْدِهٖ۔ اپنے زور سے اُسکو تھامے رکھا کہ ہلنے نہ پائے۔
اَیْرٌ۔ ذکر، عضو تناسل۔
مَنْ یَّطُلْ اَیْرُ اَبِیْهِ یَنْتَطِقْ بِهٖ۔ جس کے باپ کا ذکر لمبا ہو (اُس کے باپ کی اولاد بہت ہو) تو وہ اُسکا کمر بند بنائے (یہ ایک مثل ہے مطلب یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کی کثرت پر وہ پھولا رہے زور جتلائے)
اَیَّار۔ ایک رومی مہینہ کا نام ہے خریزان سے پہلے نیسان کے بعد ماہ مئی۔
اَیْسٌ۔ قہر اور غلبہ۔
اِیَاسٌ۔ ناامیدی۔
تَاْیِیْسٌ۔ نرم کرنا، اثر کرنا۔
اَلْاِیَاسُ غِنًی۔ ناامیدی بھی تونگری ہے (آدمی جب ناامید ہو جاتا ہے تو مستغنی رہتا ہے امید ہی انسان کو محتاج بناتی ہے)۔
اَلْاِیَاسُ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ۔ لوگوں کے پاس جو مال و متاع ہے اُس سے ناامید ہونا۔
اٰیِسَة۔ وہ عورت جو حیض سے ناامید ہو گئی ہو۔ (بوڑھی ہو کر)

قَدْ اَیِسَ الشَّیْطٰنُ مِنْ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ۔ شیطان اس سے تو ناامید ہو گیا کہ لوگ عرب کے جزیرہ میں اُس کی پوجا کریں (بت پرستی کریں یعنی قیامت کے قرب تک عرب میں بت پرستی نہ ہوگی البتہ قیامت کے قریب پھر بت پرستی جاری ہوگی جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دوس کی عورتیں ذی الخلصہ کے گرد چوتڑ مٹکائیں گی)
وَجِلْدُهَا مِنْ اَطُوْمٍ لَا یُؤَیِّسُهٗ۔ اسکی کھال اطوم[1] کی ہے اُسکو کوئی چیز نرم نہیں کرتی اسمیں اثر نہیں کرتی۔
اَیْضٌ۔ لوٹنا۔
حَتّٰی اٰضَتِ الشَّمْسُ۔ یہانتک کہ سورج لوٹ گیا (یعنی اپنی اصلی حالت پر آگیا پھر روشن ہو گیا)۔
وَاَیْضًا۔ ابھی اور ایمان تیرے دل میں جمیگا اور میری محبت تجھ کو زیادہ ہو گی یا مجھ کو بھی تجھ سے ایسی ہی الفت ہے۔
اِفْعَلْ کَذَا اَیْضًا۔ پھر ایسا ہی کر جیسے کر چکا ہے۔
اَیْکَةٌ۔ بن جہاں گنجان درخت ہوں جنگل یا ایک مقام کا نام ہے (بعضوں نے لیکہ پڑھا ہے۔ بعضوں نے کہا ایکہ ایک بستی کا نام اور لیکہ ایک شہر کا نام ہے جہاں حضرت شعیب کی قوم آباد تھی)۔
اِیْل۔ عبرانی یا سریانی زبان میں اللہ کا نام ہے۔
اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَ سَبَقْتَانِیْ۔ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھ کو (دشمنوں کے ہاتھوں میں) کیوں چھوڑ دیا (یہ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا)
اِیَالَة۔ سیاست، اور حکمرانی۔
قَدْ بَلَوْنَا فُلَانًا فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَهٗ اِیَالَةً۔ ہم فلاں شخص کو آزمایا لیکن اسمیں حکومت اور ملکرانی کی لیاقت نہیں پائی۔
صَاحِبُ اِیْلِیَاءَ۔ ایلیا کا حاکم (یہ بیت المقدس کے شہر کو کہتے ہیں)۔
اِبْنُ عُمَرَ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ مِّنْ اِیْلِیَاءَ۔ ابن عمر نے ایلیا (بیت المقدس) حج کا احرام باندھا۔
اِنَّ اَوَّلَ اَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُوْسٰی وَاٰخِرُهُمْ عیسٰی

[1] ملاحظہ ہو مادہ (ا ط م) میں ذی الخلصہ کا ذکر ۱۲ منہ۔ الطوم کچھوے یا اس مچھلی کو کہتے ہیں جسکی کھال سخت پتھر کی مانند ہو ۱۲ منہ

بنی اسرائیل کے سب سے پہلے پیغمبر حضرت موسیٰ تھے اور سب سے پچھلے آخری حضرت عیسیٰ تھے (اور ان دونوں کے درمیان بہت سے پیغمبر گذرے ہیں اور حضرت یوسف گو بنی اسرائیل تھے مگر انہوں نے بادشاہت کی اور صرف پیغمبری کے طور پر نہیں رہے)

اَیْلَۃٌ - ایک شہر جو مصر اور شام کے درمیان ہے۔

عَرْضُہٗ مَا بَیْنَ صَنْعَآءَ اِلٰی اَیْلَۃَ - حوض کوثر کا عرض اتنا ہے جتنا صنعار سے ایلہ تک کا فاصلہ۔

اِیَالَۃٌ - سیاست اور حکمرانی۔

اٰلَ الْمَلِکُ رَعِیَّتَہٗ - بادشاہ نے اپنی رعیت کی خوب سیاست کی۔

اَیِّمٌ - بے خاوند والی عورت، کنواری ہو یا شوہر دیدہ (ثیبہ) مطلقہ ہو یا اُسکا خاوند مرگیا ہو اور بغیر بیوی والا مرد۔

اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا - بے خاوند والی عورت (یعنی ثیبہ) اپنی ذات پر زیادہ اختیار رکھتی ہے (اُسکا نکاح ولی بغیر اُس کی رضامندی کے نہیں کرسکتا۔)

تَاَیَّمَتِ الْمَرْاَۃُ وَ آمَتْ - جب عورت بے خاوند کے رہ جائے تو نکاح نہ کرے (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)

اِمْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِہَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ - وہ عورت جو اپنے شریف اور خوبصورت خاوند کو کھودے (مرجائے یا طلاق دیدے)۔

تَاَیَّمَتْ مِنْ زَوْجِہَا ابْنِ خُنَیْسٍ - حضرت حفصہ رض اپنے خاوند ابن خنیس کو کھو بیٹھیں (یعنی آنحضرت صلعم سے پہلے اُن کے نکاح میں تھیں)۔

مَاتَ قَیِّمُہَا وَ طَالَ تَاَیُّمُہَا - اس عورت کا کام چلانے والا (یعنی خاوند) مرگیا اور مدت سے بے خاوند بیٹھی ہے (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)۔

تَطُوْلُ اَیْمَۃُ اِحْدٰکُنَّ - تم میں سے کوئی مدت تک بے خاوند بیٹھی رہتی ہے۔

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَیْمَۃِ وَ الْعَیْمَۃِ - آنحضرت صلعم مجردی اور پیاس سے (یا دودھ پینے کی خواہش سے) پناہ مانگتے تھے۔

اَتٰی عَلٰی اَرْضٍ جُرُزٍ مُجْدِبَۃٍ مِثْلِ الْاَیْمِ - ایک ایسی بنجر اور خشک زمین پر آئے جو سانپ کی طرح (چکنی صاف) تھی۔

اَیْمٌ اور اَیْنٌ - باریک ملائم سانپ۔

اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَیْمِ - سانپ کے مارنے کا حکم دیا۔

وَ اَیْمُ اللّٰہِ لَوْ کُشِفَ الْغِطَآءُ لَشَغَلَ مُحْسِنٌ بِاِحْسَانِہٖ - قسم خدا کی اگر پردہ اٹھ جائے تو نیک اپنی نیکی میں مصروف رہیگا

قِیْلَ اَیْمَ ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ - یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے (یہ اَیْمَ اصل میں اَیُّ مَا ہُوَ تھا)۔

وَ اَیْمَ ہٰذَا - یہ شخص کون ہے (جسکے ہاتھ بندھے ہوئے تھے)

اَیْمَ تَقُوْلُ - تو کیا کہتا ہے۔

اَیْمَنُ - داہنا ہاتھ، داہنی طرف مبارک خوش نصیب (اسکو باب الیاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)

اَلْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ - داہنا پھر داہنا (یعنی جو اُس کے بعد داہنے جانب میں ہو)۔

اَیْمَنَ وَ اَشْاَمَ - داہنی طرف اور بائیں طرف (اَیْمَنَ کے معنی یمن میں گیا اور اَشْاَمَ کے معنی شام میں گیا بھی آیا ہے)

لَا اِیْمَنُ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ - مجھ کو ڈر ہے کہیں لوگوں میں لڑائی نہ پڑ جائے (یہ اُس قوم کی لغت ہے جو علامت مضارع کو مکسور پڑھتے ہیں مثلاً نِعْلَمُ، تِعْلَمُ کہتے ہیں اصل میں لَا اٰمَنُ تھا ہمزہ ثانیہ بوجہ کسرہ ما قبل یا سے بدل گیا)۔

اَیْنٌ - تھکن اور ماندگی، اور سانپ، اور مرد، اور اونٹ، اور وقت ہنگامہ۔

فِیْہَا عَلَی الْاَیْنِ اِرْقَالٌ وَ تَبْغِیْلٌ - وہاں تھکاوٹ کے ساتھ بھگانا اور خچر کی طرح دوڑانا ہے۔

اَیْنَ - کہاں۔

اَیَّانَ - کب، کس وقت۔

اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ اَوْ بِالصَّلٰوۃِ - کہاں جاتا ہے پہلے نماز

پڑھنا چاہیئے (پھر خطبہ) یا پہلے نماز پڑھنا کدھر گیا۔
أَمَا آنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْرِفَ مَنْزِلَهُ۔ کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص (ابوذرؓ) اپنا ٹھکانا پہچان لیتا
اَيْنَ اللهُ۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے۔
مترجم:۔ یہ آنحضرتؐ نے ایک لونڈی سے پوچھا۔ اب جس نے ایسا پوچھنے سے منع کیا ہے وہ جاہل ہے کیا وہ پروردگار کی صفات کو پیغمبرؐ سے بھی زیادہ جانتا ہے اپنی منطق اور حکمت خاک میں جھونک، اور طیبی نے جو کہا کہ آنحضرتؐ کا مقصود اس سوال سے یہ نہ تھا کہ اللہ کا مکان کہاں ہے بلکہ الٰہ ارضیہ کی نفی منظور تھی یعنی اُن بتوں کی جنکی عرب لوگ پرستش کرتے تھے یہ خواہ مخواہ کا مکابرہ ہے۔ اَيْنَ لغت میں سوال مکانی کے لئے موضوع ہے اور مکان کا لفظ شرع میں اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے وارتفاع مکانی اور عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ شعر پڑھا اور آپ نے سکوت فرمایا۔ ؎
تَعَالَى عُلُوًّا فَوْقَ الْعَرْشِ اِلٰهُنَا ٭ وَكَانَ مَكَانُ الْحَقِّ اَعْلٰى وَاَعْظَمَا
فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ۔ پھر اُسکے مرنے کے بعد جو اُس نے نماز پڑھی وہ کہاں گئی (یعنی اُسکا ثواب ضرور اُس کو ملے گا۔)
اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ۔ نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے۔
لَا يَثْبُتُ الشَّيْءُ اِلَّا بِاَيْنِيَّةٍ وَّمَاهِيَّةٍ۔ کوئی چیز بغیر اینیت (یعنی مکان) اور ماہیت (شکل) کے ثابت نہیں ہو سکتی (تو متکلمین کا یہ کہنا کہ اللہ کسی جہت اور مکان میں نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں اُسکے وجود کی نفی کرنا ہے کیونکہ یہ معدوم کی صفت ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ اِنَّ اللهَ اَيَّنَ الْاَيْنَ وَكَيَّفَ الْكَيْفَ (اللہ تعالیٰ نے مکان بنایا اور کیفیت بنایا) تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز قدیم نہیں ہے وہ اُس وقت بھی موجود تھا جب اَيْن تھا نہ مکان نہ کیف وہ اپنے عرش پر ہے۔ لیکن عرش کا محتاج نہیں۔ عرش بنانے سے پہلے بھی موجود تھا)

اَيْوَانُ۔ محل۔
مِنْ اِرْتِجَاجِ اَيْوَانِ كِسْرٰى۔ کسریٰ کا محل لرز جاتا۔
اِيْهِ۔ ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ اُس وقت کہتے ہیں جب کسی سے یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ اور زیادہ گفتگو کرے (گویا اردو میں اور فرمایئے اور ہوں کی جگہ بولا جاتا ہے)
اِيْهٍ۔ تنوین کے ساتھ بھی حالت وصل میں کہتے ہیں۔
اِيْهًا۔ نصب کے ساتھ خاموش کرنے کیلئے بولتے ہیں۔
قَالَ عِنْدَ كُلِّ بَيْتٍ اِيْهِ۔ (آنحضرتؐ امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سُن رہے تھے) اور ہر شعر پر فرماتے اِيْهِ۔ یعنی اور پڑھو اور پڑھو۔
اِيْهًا اَصِيْلُ۔ اصیل خاموش رہ بس کر۔
اِيْهًا وَاللهِ۔ یہ لفظ کبھی تصدیق اور اظہار رضامندی کیلئے بھی بولتے ہیں یعنی ہاں! اِیۡہ حال کے محاورہ میں عرب لوگ اچھا کے معنی میں ہاں کی جگہ بولتے ہیں جو اَیْ وَاللهِ کا مخفف ہے اِيْهًا وَالْاِلٰهِ۔ (یہ عبداللہ بن زبیر کا قول ہے جب لوگوں نے طعن کی راہ سے اُنکو کہا دو کمربند والی کے بیٹے اُنکا مطلب یہ تھا کہ یہ تو میری عین تعریف اور منقبت ہے) پھر کہو پھر کہو۔
مترجم:۔ اُن کی والدہ اسمار بنت ابی بکرؓ نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمربند پھاڑ کر دو ٹکڑے کر کے ایک میں تو آپکا توشہ باندھ دیا تھا اور دوسرے سے مشکیزہ، پھر وہ غار میں لٹکا دیا تھا تاکہ وہ دونوں لے لیں۔ حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے بھی تحقیر کی غرض سے عبداللہ بن زبیر کو بھی کہا تھا اِبْنُ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ یہ قصہ مشہور ہے حالانکہ یہ ایسی فضیلت اور منقبت تھی کہ حجاج کی ہفتاد پشت کو بھی نصیب

نہیں ہوئی تھی۔

اِیْہِ اِیْہِ یَا اَبَا نَجِیْدٍ۔ ابو نجید اور کچھ کہہ اور کچھ کہہ۔

اِنِّیْ اُؤَیِّہُ بِھَا کَمَا یُؤَیِّہُ بِالْخَیْلِ فَتَجِیْبُنِیْ (یہ ملک الموت کا قول ہے) یعنی میں روحوں کو اسطرح پکارتا ہوں جیسے گھوڑوں کو پکارتے ہیں وہ میرا پکارنا سُن لیتی ہیں۔ (بدنوں سے نکل آتی ہیں)

اَھَا اَبَا حَفْصٍ۔ ہائے ابو حفص، (یہ حضرت عمرؓ کی کنیت ہے)

اَیْھَاتَ لَا مَاءَ لَکُمْ یا اَیْھَا لَا مَاءَ لَکُمْ۔ پانی تم سے بہت دور ہے یہاں پانی نہیں مل سکتا۔

اِیْہِ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ خطاب کے بیٹے اور کچھ کہہ۔

اَیْھًا اور وَیْھًا اور اَیْھَکَ اور وَیْھَکَ۔ تحریض (شوق دلانے) اور اغرار (اُبھارنے) کیلئے بولا جاتا ہے۔

وَاھًا۔ تعجب کیلئے، اردو میں واہ واہ تعجب کے مقام پر بولتے ہیں۔ اور تعریف کے مقام پر یہ عربی سے نکلا ہے۔

اِیْھًا عَنَّا۔ ہم کو مت چھیڑو۔

اٰیَۃٌ۔ شخص، جسم، نشانی، پند، نصیحت، عبرت، قرآن کا ایک جملہ جس پر یہ نشانی (○) بنی ہوتی ہے (اور آیۃ اصل میں اَیَیَۃٌ یا اٰیِیَۃٌ تھا) (اور آیَاتٌ اور آیٌ جمع اور آیَاءٌ جمع الجمع)

اَحَلَّتْھُمَا اٰیَۃٌ وَّحَرَّمَتْھُمَا اٰیَۃٌ۔ دو لونڈیوں (کو اپنے پاس لونڈی رکھنا جو آپس میں بہنیں ہوں) ایک آیت (اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ) کی رو سے درست ہے اور دوسری آیت (وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ) کی رو سے نادرست ہے (یہ حضرت عثمان رضؓ کا قول ہے)۔

لَوْ لَا اٰیَۃٌ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَا حَدَّثْتُکُمْ۔ اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا اخیر تک[1] تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔

یَکْفِیْکَ اٰیَۃُ الصَّیْفِ۔ تجھ کو گرمی کے دنوں میں جو آیت اُتری یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ آخیر تک[2] کافی ہے (دوسری آیت جو کلالہ کے باب میں ہے وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَۃً[3] وہ جاڑے کے دنوں میں اتری ہے)۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ میری باتیں لوگوں کو پہنچا دو ایک ہی بات سہی (تو آیت سے یہاں حدیث مراد ہے[4])

اٰیَۃٌ لِّمَنْ تَوَسَّمَ۔ اسلام بہبودی کی نشانی ہے اُس کے لئے جو بھلائی کا طالب ہو۔

نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِاٰیٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔ جبرئیل قرآن کی کئی آیتیں لے کر اُترے۔

اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِأَتَیْنِ۔ قیامت کی نشانیاں دو سو برس کے بعد ظاہر ہوں گی۔

مترجم:- اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں ہجرت کے دو سو برس کے بعد ہیں اور دو سو برس تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی اب دو سو کے بعد یہ بُعدیت زمانی ہے، ہزاروں لاکھوں برس کو شامل ہے اور آنحضرت ص نے یہ فرما کر صحابہ کو مطمئن کر دیا کہ دو سو برس تک ابھی قیامت کی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہونے کا فکر نہ کرو بعضوں نے کہا ہزار کے بعد دو سو برس مراد ہیں یہ جو دوسری حدیث میں ہے اگر دجال میرے سامنے نکلا تو میں اُس سے بحث کر دونگا شاید اس سے پہلے آپ نے فرمائی ہو اُس کے بعد آپ کو معلوم کرایا گیا ہوگا کہ دو سو برس تک قیامت کی علامات کبریٰ ظاہر نہیں ہونگی۔ واللہ اعلم۔

اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ۔ سورج گہن اور چاند گہن اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں (کسی کے مرنے یا جینے سے اُن میں گہن نہیں لگتا)

قُلْتُ اٰیَۃٌ (اسماء کہتی ہیں) میں نے کہا کیا یہ کوئی عذاب یا قیامت کی نشانی ہے (حضرت عائشہؓ نے اشارہ سے جواب دیا ہاں)۔

اٰیَۃُ الْحِجَابِ۔ حجاب کی آیت یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ آخیر تک[5]۔

[1] ترجمہ:- جو لوگ ہمارے نازل کردہ کھلے دلائل اور ہدایات کو ہمارے کتاب میں لوگوں کے سامنے کھول دینے کے بعد چھپاتے ہیں تو ان پر اللہ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں آخر (البقرہ ۱۵۹-۱۶۰) [2] (سورۃ النساء ۱۷۶) [3] (سورۃ النساء ۱۲) [4] بعض لوگ ظاہر کلام کو قرآنی

اَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَھَابِ اَزْوَاجِہٖ - آپ کی بیویوں کے گذر جانے سے بڑھکر کون سی نشانی ہوگی۔ (یعنی آنحضرتؐ کی بیویوں کی وفات قیامت کی بڑی نشانی ہے کیونکہ آپ کی بیبیاں صحابیت کیساتھ زوجیت کا بھی شرف رکھتی تھیں اور دوسری حدیث میں ہو کہ صحابی میری امت کے لئے باعث امن ہیں)۔

ثُمَّ اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ - (اللہ کا دیدار جو قیامت میں بے اڑچن اور بے تکلیف ہوگا) اُسکا نمونہ مخلوقات میں کیا ہو

وَکُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً - ہم تو نبوت کی نشانوں (یعنی معجزوں کو یا قرآن کی آیتوں) کو باعث برکت سمجھتے تھے۔

فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللّٰہُ - اُن نشانیوں میں جو اللہ نے دکھلائیں (جنکا ذکر سورۂ نجم میں ہو لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی)

اٰیَۃُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ - ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے۔

نَسَخَتْھَا اٰیَۃٌ مَّدَنِیَّۃٌ - سورۂ فرقان کی اس آیت اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ کو مدینہ میں جو آیت اتری وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا نے منسوخ کردیا (یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اُن کے نزدیک قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں یعنی جو عمداً ناحق کسی مومن کو مارے اُسکو دوزخ کا عذاب ضرور ہوگا۔)

قَرَأَ اٰیَۃَ النِّسَاءِ - آپ نے سورۂ نساء کی آیت یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ پڑھی۔

اٰیَۃُ الرَّجْمِ - رجم کی آیت یعنی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا آخیر تک

لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَاتُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ - جب سورہ بقرہ کی آیتیں (یعنی سود کی حرمت کی آیتیں) اُتریں۔

کَانُوْا یَسْاَلُوْنَ عَنِ الْاٰیَاتِ - وہ آنحضرتؐ سے نشانیاں (یعنی معجزے) مانگتے تھے (مثلاً کہتے تھے صفا پہاڑ سونے کا ہوجاوے یا آسمان سے ہمارے سامنے ایک کتاب اترے۔

مترجم ہرچند اللہ تعالیٰ ایسی صاف نشانیاں بھی دکھلا سکتا ہو مگر اُسکو یہ منظور ہو کہ ایمان بالغیب قائم رہے اور دنیا میں کفر اور ایمان دونوں چلتے رہیں اگر ایسی صاف نشانیاں اتریں تو سب کے سب مومن ہوجائیں گے اور ایمان بالغیب نہ رہیگا

عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ - یہود نے آپ سے اُن نو نشانیوں کو پوچھا (جو حضرت موسیٰؑ کو دیگئی تھیں) اور دسویں نشانی جو یہودیوں سے خاص تھی وہ آپ نے زیادہ بیان کردی کیونکہ انھوں نے اُسکو امتحاناً چھپا رکھا تھا اسی لئے جب آپ نے برابر جواب دیا تو انھوں نے آپ کے ہاتھ چومے)

اِنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ اٰیَۃً - ہمکو اپنے پروردگار کی ایک نشانی معلوم ہے (وہ یہ کہ پروردگار کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے جس میں یہ بات ہو وہ سچا پروردگار ہے)۔

اَیْھُقَانٌ - ایک گھانس ہو خوشبودار جسکو جرجیر بری بھی کہتے ہیں۔ (رالون کی بھاجی) (cress) یہ حرف، رشاد بری وغیرہ سے مشابہ ہوتی ہے۔

رَضِیْعُ اَیْھُقَانَ - ایہقان کو (دودھ کیطرح چوسنے والا) مطلب یہ ہو کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں ایک روایت میں رَصِیْعُ اَیْھُقَانَ صاد مہملہ سے ہو یعنی ایہقان نامی بوٹی سے آراستہ)۔

اِیَّا - ایک اسم مبہم ہے تمام ضمائر منصوبہ اُس سے متصل ہوتی ہیں جیسے اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاکَ اِیَّاہُ وغیرہ۔

اِنِّیْ اَوْ اِیَّاکَ فِرْعَوْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ - (یہ آنحضرتؐ نے ابوجہل سے فرمایا) یعنی میں یا تو دونوں میں سے کوئی ایک اس امت کا فرعون ہے (مطلب یہ ہو کہ تو فرعون ہو اور ابہام تعریض کیلئے ہے جیسے کہتے ہیں یا تو میں جھوٹا ہوں یا تو جھوٹا ہے حالانکہ کہنے والے کو اپنے صدق کا یقین ہوتا ہے اور اسطرح کہنے سے یہ غرض ہوتی ہو کہ مخاطب جھوٹا ہے)۔

کَانَ مُعَاوِیَۃُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ الْاٰخِیْرَۃِ کَانَتْ اِیَّاھَا - معاویہؓ جب دوسرے سجدہ سے سر اُٹھاتے تو بس یہی سجدے سے سر اُٹھانا ہوتا یعنی سیدھے کھڑے ہوجاتے جلسۂ استراحت نہ کرتے)۔

اِیَّایَ وَکَذَا۔ اُسکو مجھ سے الگ رکھ اور مجھ کو اُس سے الگ رکھو
وَاِیَّاکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اور آپ یارسول اللہ (یہاں
اِیَّاکَ بمعنی اَنْتَ ہے)

اَیٌّ۔ اسم ہے معرب کبھی شرط کیلئے آتا ہے کبھی استفہام کیلئے کبھی
۔ زائد ہوتا ہے جیسے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ (اَیٌّ کا تثنیہ اَیَّانِ اور جمع
اَیُّوْنَ یہ مذکر کیلئے ہے اور مونث کیلئے اَیَۃٌ اَیَّتَانِ اَیَّاتٌ)۔
فَتَخَلَّفْنَا اَیَّتُھَا الثَّلَاثَۃُ۔ ہم تینوں آدمی پیچھے رہ گئے۔
(یعنی غزوۂ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نہیں گئے اَیَّتُھَا
الثَّلَاثَۃُ سے خود اپنے آپکو مراد لیا جیسے اَنَا اَنَا فَاَفْعَلُ کَذَا
اَیُّھَا الرَّجُلُ اور اَیَّتُھَا الرَّجُلُ سے خود متکلم اپنے آپکو مراد لیتا ہے)
اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ۔ بھلا ابوسلمہ سے بڑھکر کون سا مسلمان
بہتر ہوگا۔
مترجم:۔ بی بی ام سلمہ کو آنحضرتؐ کے نکاح میں آنے
کی توقع نہ تھی تو باقی مسلمانوں میں وہ ابوسلمہ کو بہتر سمجھتی
تھیں اُن سے افضل کسی کو نہیں جانتی تھیں اور حضرت
صدیق اکبر اُن صحابہ سے افضل ہیں جن کی وفات آنحضرت
کے بعد ہوئی اور جو صحابہ آنحضرتؐ کے سامنے گذر گئے
جیسے حضرت حمزہ سعد بن معاذ وغیرہ اُن سے بھی ابوبکر صدیق
افضل ہیں یا نہیں اسمیں اختلاف ہے اور شاید بی بی ام سلمہ
اُن لوگوں پر صدیق اکبر کے افضل ہونیکی قائل نہیں ہونگی۔
اَیُّکُمْ سَمِعَ۔ تم میں سے کس نے آنحضرتؐ سے فتنوں
کے باب میں سنا ہے (یہ استفہام ہے اگر حضرت عمرؓ
بھول گئے ہوں یا امتحان ہے اگر انکو یاد ہو تو)۔
اَیْشْ۔ مخفف ہے اَیُّ شَیْءٍ کا عام کر عرب اَیُّ شَیْءٍ کی جگہ
یہی اور لِاَیِّ شَیْءٍ کی جگہ لَیْش بولتے ہیں۔
اَیُّ سَاعَۃٍ ھٰذِہٖ۔ بھلا یہ کونسا وقت آنیکا ہے (یہ
حضرت عمر نے حضرت عثمان سے کہا تھا جب وہ جمعہ کی نماز
میں دیر سے آئے تھے۔

اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ اَلَمْ تَرَوْا۔ بھلا بجلی کے برابر
کون سی چیز جلد گذرنیوالی ہے تم نہیں دیکھتے۔
لِاَیِّ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ آپ نے کس وجہ سے
ایسا فرمایا۔
اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا اَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا
وَاَیُّ قَرْیَۃٍ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ خُمُسَہٗ
لِلّٰہِ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ۔ یعنی جو ملک بدون جنگ کے
فتح ہو تو امام کو اختیار ہے اُس میں سے جتنا چاہے
مجاہدین کو دے اور جو ملک جنگ سے فتح ہو وہ سب
مجاہدین کا حق ہے صرف پانچواں حصہ امام لے۔
اِیْ۔ حرف ایجاب ہے بمعنی ہاں۔
اِیْوَ۔ مخفف ہے اِیْ وَاللّٰہِ کا یعنی ہاں، اچھا۔
اَیْ۔ حرف ندا ہے اور حرف تفسیر۔ بمعنی یعنی
اَیَا۔ اور ھَیَا دونوں حرف ندا ہیں۔
اَیَاۃٌ۔ سورج کی روشنی۔
اَیَّانَ۔ کس وقت، کب (محیط میں ہے کہ اَیَّانَ ظرف ہے
وہ زمانہ مستقبل سے سوال کے لئے آتا ہے اور اکثر
اُس کا استعمال بڑی شان والے امر میں کیا جاتا ہے
جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یا اَیَّانَ مُرْسٰھَا۔
اور بمعنی متٰی کے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے وَمَا یَشْعُرُوْنَ
اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ۔ اور کبھی شرط کے معنی کا متضمن
ہوتا ہے جیسے اَیَّانَ تَاْتِنَا نُحَدِّثْکَ (یعنی جب تو
ہمارے پاس آئے گا تو ہم تجھ سے باتیں کرینگے)۔
اِیَّانَ۔ بکسر ہمزہ بھی اسی معنی میں آیا ہے۔

ختم شد

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
2.12.2011